ہر دو عم جناب شاہ محمد عمر و شاہ محمد مظہر اور راقم سطور کے ہین استفادہ باطنی حضرت
مصنف یعنی اپنی برادر کلان سی بہی کیا ہی آپکا حال اس رسالہ مین نہونا خالی
غرابت سے نہین لہذا ابتدا اس فصل کی آپکے ذکر مختصر سی کی ولادت شریف آپکی
موضع مغلپورہ قریب مقام سبزی منڈی بیرون شہر دہلی بفاصلہ دو میل شب شنبہ
بست و پنجم شعبان سنہ ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجریہ مین واقع ہوئی آثار صلاح و تقوی
زمانہ طفولیت سے آپکی ذات شریفہ مین پیدا تھے صغر سن مین شیرینی تلخی مین فرق نہ
کرتے تہے بمشاہدہ حال مذکور آپکے والد فرماتے تہے کہ یہ فرزند درویش ہوگا آپ
فرمایا کرتے تہے کہ مین چار سالہ تہا کہ حضرت والد مجکو اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ
غلام علی قدس سرہ کی خدمت مین لیگئے تہے ہنوز صورت شریف حضرت شاہ صاحب
کی خوب یاد ہے برکات صحبت شریف سے ابتک بہرہ یاب ہون اوسی عمر مین طالبین آپکے
گرد بیٹھکر عرض کرتے ہمکو توجہ دیجیے آپکی توجہ سے اونکو تاثیر ہوتی تہی صغر سن سے طبیعت
راغب علوم دینیہ واقع ہوئی تہی لہذا بعد حفظ قرآن شریف تحصیل اوائل علوم
مولنا حبیب اللہ مرحوم سے کی اوسی زمانہ مین کہ عمر شریف پانزدہ سالہ تہی آپکی
والد ماجد آپکو اپنے ہمراہ حرمین شریفین کو لیگئے حج و زیارت سے مشرف ہوے
عالم علامہ شیخ محمد عابد انصاری سندہی مدنی سے کہ بڑے محدث و فقیہ تہے سند
علم حدیث کی حاصل کی اجازت حدیث مسلسل بالاولیۃ بلکہ جمیع مرویات شیخ کہ
کتاب حصر الشارد مین ہین آپکو دی بعد مراجعت بلدہ ٹونک مین آپکے والد ماجد
کا انتقال ہوا آخر وقت مین آپکو وصیت کی تہی اتباع سنت و اجتناب دنیا و اہل دنیا
اور فرمایا تہا کہ اگر اونکے دروازہ پر جاؤگے ذلیل ہوگے والا تمہارے دروازہ پر مثل

وتدقیق وبہایت شوق وذوق سے کی تھی تمام تمام رات مطالعہ مین گذرجاتی تھی وقت حلقہ
توجہ اپنے پیرومرشد کی خدمت مین حاضر ہوا کرتے چونکہ اژدہام خلایق سے مکان بھرجاتا حضرت
کی آپ پر نظر پڑتی اشارہ سے بلاکر ایک طرف اپنی مسند کے بٹھاکر بڑی زور و قوت سے توجہ آپکو دیتے
تک دیتے تھے اکثر آپکے پیرومرشد آپکی طرف خطاب کرکے فرمایا کرتے کہ ہماری توجہ تمہاری جانب
سے موقوف نہین ہوتی حاضر غائب ایکسان رہتی ہے حالت غیبت مین اپنے والد ماجد سے توجہ
لیتے تھے پندرہ برس خدمت مین اپنے پیرومرشد حضرت شاہ صاحب کی حاضر رہے آپکی خاص توجہات سے
سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ نہایت تک طی فرمایا نسبت اس خاندان عالیشان کی بہت
بلند حاصل کی کیفیت ہر مقام آپ پر بخوبی منکشف ہوئی انہار اربعہ جو آپکا رسالہ ہے اوسمین
لکھا ہے کہ حضرت پیرومرشد نے اپنی توجہات سے مقامات مجددیہ مین مجکو سرفراز فرمایا ہے حسب استعداد
ناقص اپنی کے کیفیت و برکات و حالات ہر مقام جدا جدا اور اسرار و انوار علاحدہ علاحدہ مجکو
دریافت ہوئی بعض اسرار لایق استتار ہین کہ اونکے بیان کا حکم مجکو نہین ہے سبحان اللہ قوت توجہ
حضرت پیر دستگیر کیا بیان کیجائے ہر مقام مین کہ اول توجہ دیتے تھے یون مکشوف ہوتا تھا کہ اوس
مقام کو اپنے محل سے لاکر مجھپر ڈالدیا یا مجھہ لاشی کو پستی امکان سے اوٹھاکر اوس مقام عالیمین داخل
کردیا عنایت و شفقت حضرت کی جو اس نااہل پر تھی اگر تمام عمر خاکروبی آپکے آستانہ فیض
نشانہ کی اپنی آنکھون سے کرون عشر عشیر بھی آپکے حق تربیت کا ادا نہوسکے گر بر تن من
زبان شود ہر موی یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ایکروز آپنے از غایت بندہ نوازی اس غلام کو
طلب فرماکر اپنے قریب بٹھاکر فاتحہ ارواح مبارک حضرات پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم پڑھکر متوجہ
ہوے دیکھا مینے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مجدد الف ثانی

تشریف لائے ہین حضرت مجدد حضرت کی جانماز پر تشریف رکھتے ہین اور اوپر سر مبارک حضرت مجدد
کے تہوڑے فاصلہ سے عرصہ ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم توجہ شریف اس فدوی پر مبذول فرماتے ہین اس طور سے کہ فیض آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا بواسطہ حضرت مجدد اس خاکسار پر پہونچتا ہے اور اس ذرہ بے مقدار کو درخشان کرتا ہے
ایسی کیفیت عجیب وغریب حاصل ہوئی ہے کہ نہ قلم کو قوت تحریر نہ مجکو طاقت تسطیر دیر تک یہ حالت
جہونتی دریائے نسبت خاصہ مین ڈوبا رہا اور انہین ایام مین بروز عید قربان مجمع عام مین
اس سگ آستانہ کو دستار وکلاہ وپیرہن خاص اپنے دست شریف سے پہنایا اور اجازت و
خلافت مطلقہ سے معزز فرمایا الحمد للہ برکت توجہ وعنایت حضرت پیر دستگیر سے مناسبت سات
نسبت اس خاندان کی حاصل ہوئی حق تعالے قادر ہے کہ انتہای تمنائے دلی ملے ۔ ہوئی عبارت
حضرت مصنف قدس سرہ کی آپ فرمایا کرتے تہے کہ حضرت شاہ صاحب نے مجکو بشارت سیر مرادی
اور مشرب محمدی کی دی ہے بالجملہ آپکے پیرومرشد یعنی حضرت شاہ صاحب کے نزدیک مرتبہ آپکا
اپنے خلفا مین بہت بڑا تہا ہزارون مرید سیکڑون خلفا مین چار خلفا کو امتیاز دیا تہا حضرت
شاہ ابو سعید مجددی والد حضرت مصنف دوسرے حضرت مصنف تیسرے جناب شاہ رؤف احمد
مجددی چوتہے حضرت مولوی بشارت اللہ بہرائچی رحمۃ اللہ علیہم چنانچہ یہ امتیاز مکتوبات حضرت
شاہ صاحب سے ظاہر ہے اپنے خلفا کے احوال مقامات مین بقلم خود حضرت شاہ صاحب نے لکہے ہین اول
نام آپکے والد کا لکہا ہے بعدہ نام آپکا چنانچہ آپکا حال بدست شریف یون لکہا ہے کہ حضرت احمد
سعید فرزند حضرت ابو سعید علم وعمل وحفظ قرآن مجید واحوال نسبت شریفہ مین اپنے والد
ماجد کے قریب ہین اور یہ بہی بدست شریف لکہا ہے حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابو
سعید حافظ وعالم وفاضل اپنے والد ماجد سے کم نہین ہین اجازت تعلیم طریقہ کی فقیر سے انکو پہنچی ہے

تمام ہوئی عبارت حضرت شاہ صاحب کی مولوی محمد جان رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شاہ صاحب
کے بڑے خلیفہ صاحب ارشاد مکہ معظمہ مین رہے اور وہین رحلت کی نقل کرتے تہے کہ حضرت شاہ صاحب
آپکی تعریف بلند استعدادی و توصیف سرعت سیر و سلوک بہت فرماتی تہے یہانتک کہ ایکبار
مین حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین حاضر تہا والد ماجد آپکے اور آپ بہی حاضر تہے کہ حضرت
شاہ صاحب نے بجانب حاضرین مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان دونو مین کون عالی مرتبہ اور فاضل معلوم
ہوتا ہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا آخر خود ہی فرمایا کہ میری نظر مین پسر بہتر ہے آپکے والد
ماجد فرماتی تہے کہ حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تہے کہ مجھ ناکس سے چار شخص ظہور مین آئے ابوسعید
احمد سعید رؤف احمد بشارت اللہ حضرت شاہ صاحب نے اپنے مکتوبات مین زیب قلم فرمایا ہے
حضرت ابوسعید حضرت احمد سعید حضرت رؤف احمد مولوی بشارت اللہ میرے برگزیدہ صحاب
ہین اور لکہا ہے حضرت ابوسعید اسعدہم اللہ سبحانہ احمد سعید جعلہ اللہ محمودا
رؤف احمد رأف اللہ بہ بشارت اللہ جعلہ اللہ مبشرا بقبولہ اللہ تعالی تم چار شخصونکو سلامت
رکہے کہ ارتباط محبت بہتر قرابت سے ہے اور ہر ایک کی عمر مین برکت عطا کرے کہ طریقہ کو شہرت ہو
اور رواج پائے آمین انتہی آپ فرماتی تہے کہ حضرت پیر و مرشد نے مجکو مشرف فرمایا تہا اپنی
امامت خاص سے اور آپکے حکم سے توجہ آپکی مریدونکو زمانہ حیات مین آپکے دیتا اور
رسائل سلوک طریقت کی اونکو پڑہاتا تحقیقات مقامات مجددیہ کی اونکو سمجہاتا چنانچہ
حضرت سید اسمعیل مدنی اور حضرت مرزا عبد الغفور ضرجوی کہ بڑے بڑے اصحاب و اجلّ
خلفا حضرت شاہ صاحب کی تہے آپسے توجہ لیتے تہے اور رسائل تصوف پڑہتے تہے آپکے والد
ماجد کی اگر کوئی تعریف کرتا تو وہ فرماتے تہے کہ مین اس لائق نہین ہون [illegible]
کہ جامع کمالات ظاہری و باطنی ہین الحق لائق مدح کی ہین [illegible] تہے کہ [illegible]

الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کی عنایت خاص مجہپر ہی چنانچہ اپنی خلافت خاص سے مجکو مشرف فرمایا ہی اور آپکی مقامات خاصہ مین اسیوجہ سے کمال قوت حاصل ہے

فصل دوسری بیان جلوس مسند ارشاد مین جب آپکے والد ماجد کا

عزم بالجزم حرمین شریفین کا ہوا آپکو اپنی اور اپنے پیر و مرشد کی جای پر قایم مقام کیا تولیت نظم و نسق خانقاہ شریف و کتب خانہ وغیرہ کی آپکو دی چنانچہ اوسی سال مین کہ سنہ ۱۲۴۹ بارہ سو اونچاس ہجری تھی اور عمر شریف تینتیس برس کی آپنے مسند نقشبندیہ مجددیہ پر جلوس فرمایا بکمال استقامت ظاہر و باطن زینت مسند ارشاد ابا رکرام و مشایخ عظام ہوئے خلایق اطراف و جوانب ربع مسکون نے ہندوستان و خراسان و بلخ و بخارا وغیرہ سے ابہر استفادہ علوم ظاہری و باطنی آپکی طرف رجوع کی بعد وفات اپنے پیر و مرشد کی یعنی زمانہ حیات اپنے والد ماجد مین اکثر اشتغال درس و تدریس فرماتی تھے بعد جلوس بر مسند ارشاد افادۂ علوم ظاہری و افاضہ نسبت باطنی منحصر آپکی ذات والا صفات سے ہوا سیکڑون آدمی استفادہ کے واسطے حاضر خدمت رہتی تھے آوازہ فضل و کمال آپکا تمام عالم مین مشہور ہوا اجل علماء زمانہ و اکمل فضلاء وقت آپکی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر استفادۂ علوم ظاہری و سلوک باطنی کرتے تھے طالبین و مریدان کی جانب توجہ آپکی باقسام ترتیب مصروف رہتی تھی ہر ایک شخص کو موافق استعداد تعلیم فرماتی تھے بعض سلوک تفصیلی سے بہرہ ور ہوئے اکثر سلوک اجمالی سے مشرف ہوے کوئی توجہ غایبانہ سے ترقیات مقامات سلوک کرتا کسیکو بطور طفرہ کے توجہ فرماتے بعضونکو مجاہدات و ریاضات کا حکم دیتے بعضونکو اپنے حال پر چھوڑ دیتے غرض وجود مسعود آپکا مثل طبیب حاذق کی تھا مضرات و منافع ہر ایک کے دیکھکر اوسکی ترتیب فرماتی بہت

علماء بہیت استفادہ ظاہری حاضر ہوکر مستفید ہوئے ہیں جو کہ استفادہ ظاہر و باطن سے
مشرف ہوئے ہیں وہ بہت ہیں حد شمار سے زیادہ سب اہل علم و فضل و کمال ہیں تین وقت
حلقہ توجہ منعقد ہوتا تھا بعد نماز صبح و بعد ظہر و بعد مغرب اول مریدین ختم مشائخ کرام
پڑھتے صبح کو پہلے ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ کا کہ سات حضرات ہیں حضرت خواجہ
عبد الخالق غجدوانی حضرت خواجہ عارف ریوگری حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی حضرت
خواجہ عزیزان علی رامیتنی حضرت خواجہ محمد بابا سماسی حضرت خواجہ امیر کلال حضرت
خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ غوث الخلیقہ حضرت خواجہ محمد بن محمد بہاؤ الدین
نقشبند بخاری مشکلکشا رحمۃ اللہ علیہم باین طور کہ اول و آخر سورۂ فاتحہ سات
سات بار پھر اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ پھر سورۂ الم نشرح اوناسی مرتبہ
بعدہ سورہ قل ہو اللہ احد ہزار مرتبہ بعد اسکے ختم امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت
شیخ احمد فاروقی قدس اللہ تعالیٰ سرہ باین طور کہ اول و آخر درود شریف سو سو
مرتبہ بعدہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ پانچ سو مرتبہ پانچوین حصہ مین لفظ
العلی العظیم زیادہ کرکے معمول تھا بعدہ ختم اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ غلام علی
قدس سرہ کا باین الفاظ یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا ارحم الراحمین و صلی
اللہ علی سیدنا محمد پانچ سو مرتبہ بعد آپکے انتقال کے آپکا ختم باین الفاظ پڑھا
جاتا ہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پانچ سو
مرتبہ اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ آپکے بڑے فرزند جانشین جناب والدی
و جدی حضرت شاہ عبد الرشید قدس سرہ کا ختم بعد رحلت باین الفاظ معمول ہے
سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود

شریف سوسو مرتبہ الفاظ درود تیسیر اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا
محمد و بارک وسلم یہ ختم ہائے مذکورہ صبح کی ہیں بعد نماز ظہر اول ختم حضرت
غوث الثقلین جناب سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیۃ شریف حسبنا
اللہ ونعم الوکیل ۵ پانچ سو مرتبہ درود شریف اول و آخر سوسو مرتبہ بعدہ ختم
حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران حضرت خواجہ بہا و الدین نقشبندی بخاری رضی اللہ
تعالیٰ عنہ باین الفاظ یا خفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانچ سو مرتبہ
درود شریف اول و آخر سوسو مرتبہ بعدہ ختم قطب العارفین غوث و قیوم حضرت خواجہ
محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیۃ شریفہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین ۵ پانچ سو مرتبہ درود شریف اول و آخر سوسو مرتبہ یہ ختم ظہر ہیں
بعد نماز مغرب اول ختم صلوٰۃ تنجینا باین الفاظ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ
آل سیدنا محمد صلوٰۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی
لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا
عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات
فی الحیوٰۃ وبعد الممات انک علیٰ کل شئ قدیر ۵ تین سو تیرہ مرتبہ ثواب اسکا
ہدیہ روح پر فتوح حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین
کرکے ختم حضرات خواجگان نقشبندیہ جو بعد صبح کی مذکور ہوا معمول تھا یہ چند الفاظ اس وقت
زیادہ پڑھے جاتے ہیں یا قاضی الحاجات یا کافی المہمات یا رافع الدرجات
یا دافع البلیات یا حل المشکلات یا شافی المرضیٰ یا مسبب الاسباب
یا مجیب الدعوات یا ارحم الراحمین ۵ آپکا معمول تھا بعد ہر ختم شہ انکے

دعا مانگتے اوٹھاکی مع اہل حلقہ فرماتے ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا اوسکی روح کو ہدیہ
کرتے اور اوسکے وسیلہ سے فیضان فیوض وحصول حاجات ظاہری و باطنی دینا
حضرت حق جل وعلا سے چاہتے بعد فراغ ختم سہ وقت مریدین حاضرین کو توجہ دیتے
اس طور سے کہ اہل حلقہ ہر فرد اپنے مقام تعلیم یافتہ کی جانب منتظر فیض الٰہی دوزانو
مراقب ہوکر بیٹھتا اور توجہ بجانب ہر شخص فرداً فرداً اس ہیئت سے فرماتی کہ تسبیح دست
مبارک مین لیکر شمار انفاس کرکے او سر مبارک کو حرکت خفیفہ دیتے اوسوقت مین
ایک آواز ہلکی بھی دہن شریف سے پیدا ہوتی اس صورت سے القاء فیوض وسکینہ
بصرف ہمت قویہ دلہائے سالکین پر فرماتے ورود تجلیات ہر مقام وکیفیات
عروج ونزول علیحدہ علیحدہ متوجہ الیہ پاتا کبھی بجمال ذوق وشوق وعشق الٰہی اشتعال
سے نمک پاشی جراحت دلہائے عاشقین مشتاقین پر کرتے اہل حلقہ کی عجب حالت
ہوتی تھی کوئی حالت وجد مین کوئی مبتلائے آہ ونالہ کوئی گریان کوئی خندان کوئی
مستغرق دریائے بیخودی کوئی بیتاب شورش ومستی کوئی فانی مشاہدہ جمال محبوب
حقیقی غرض وہ وقت عجیب وغریب ہوتا تھا کہ دیکھنے پر موقوف تھا۔ ع
لذت می نشناسی بخدا تا نہ چشی ٭ حاضرین حلقہ شریف مقاصد دلی وتمنائے قلبی سے
زیادہ ہر ایک فائز المرام ہوتا ہر سال مین کئی اشخاص کو شرف اجازت وخلافت سے
مشرف فرماتے آپ فرماتے تھے چونکہ زمانہ قرب قیامت ہے ظلمات کفر وبدعت
محیط عالم ہین لہذا مہما امکن ارسال اجازت یافتگان باطراف جہان بنظر رشد و
ہدایت طالبان ملحوظ ہے کہ قلوب خلایق انوار ہدایت سے متجلی ہون کفر وبدعت سے محفوظ
[illegible] مختصر آپکی فضائل وکمالات ظاہری وباطنی کی

تھے بمجال تعظیم و تکریم پیش آتی تھی بلکہ مخالفین کو قدرت مخالفت و سرتابی تھی
تاوقتیکہ آپ دہلی مین تشریف رکھتے تھے فرقۂ وہابیہ کو مجال دم زدن نتھا اس فرقہ کا
بکمال شد و مد بزبان و تحریر فرماتے چند رسالے اور فتوے بے تعداد لکھے ہین چونکہ جامعیت
علوم بدرجۂ غایت تھی جو رسالہ یا فتوی لکھا کسینے رد نہ کیا اللہ تعالے نے ذات عالی
مرتبت آپکی حامی دین متین نائب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ ظاہر
و باطن مین کی تھی اور وجود شریف آپکا مثل آفتاب جہان تاب روشن کن جہان و اہل جہان
تھا ؎ گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم ؏ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؎ اے آفتاب سے تیرا
شب پرہ آفتاب ؏ چشمک زند بدور تو شب پرہ آفتاب سیکڑون ہزارون بلکہ لاکھون
نے بیواسطہ و بواسطہ فیوضات الہیہ و تجلیات غیر متناہیہ حاصل کئے درس
علوم ظاہر مثل تفسیر و حدیث و فقہ و اصول و تصوف ہر روز ہوتا تھا زبان
گوہر فشان بیان نکات عجیبہ و تحقیقات دقیقہ و معارف حقیقت و اسرار طریقت و
رموز شریعت مین ترجمان لسان الغیب تھی ہر بیان کو وہ طاقت اور ہر تحقیق کو وہ قوت
تھی کہ سامع کیسا ہی ذہین و طباع ہوتا بجز قبول و تسلیم چارہ نتھا بحر مواج
معارف حقیقت و دریاے ناپیدا کنار علوم شریعت تھی رسالہ حق المبین فی رد اجوبہ اترین
و ذکر الشریف فی اثبات المولد المنیف و فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ کس زور
قوت سے تحریر فرماے ہین جس مسئلہ کو ثابت کیا ہے بادلہ شرعیہ ثابت
کیا ہے و سعید البیان فی مولد سید الانس و الجان اور ایک رسالہ تصوف
مین مسمی بانہار اربعہ تالیف کیا ہے نہر اول مین اذکار و اشغال و مراقبات
طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رقم فرماے ہین نہر دوم مین اشغال

واذکار طریقہ قادریہ زیب قلم کئی تھے سویم مین اذکار و اشغال طریقہ چشتیہ ضبط کئے تھے چہارم مین شرح اصطلاحات طریقہ نقشبندیہ مشروحا بیان فرمائی ہین خاتمہ مین شجرہائی ہر سہ طریقہ لکھی اس رسالہ کو بہت قبولیت ہوئی بعض علمائی مکہ معظمہ مین اوسکا ترجمہ بزبان عربی ۱۲۵۷ھ بارہ سو ستاون ہجری مین کیا اور بطلب بعض علماء محبین ترجمہ فوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ اس فقیر نے مدینہ منورہ مین ۱۲۸۴ھ بارہ سو چوراسی مین لکھا چنانچہ یہ دونون رسالے طبع کئی گئے ایک مجلد مکتوب فیض آیات بحر معارف کنز دقایق آپکی ہی مجالس آپکی منبع انوار الٰہیہ و مصدر فیوضات نبویہ مصطفویہ تھی معائنہ ارواح طیبہ انبیاء و اولیا و مشاہدہ نزول ملائکہ اہل بصیرت کو ہوتا تھا بلکہ جملہ حاضرین از خواص و عوام پر توہ انوار و برکات و فیوضات و تجلیات سے بہرہ ور ہوتی ذکر دنیا و اہل دنیا کہ موجب غفلت ہی ہرگز نہوتا تھا۔

فصل تیسری اوصاف و اخلاق کے بیان مین

اخلاق صوریہ و اوصاف معنویہ آپکے ایسے تھے کہ فقیر کو مجال و قدرت نہین کہ ضبط قلم کرے حلم ایسا تھا کہ کسی سے کیسی ہی تقصیر و خطا صادر ہو کبھی بشدت بلکہ بنرمی بھی مواخذہ نکیا غصہ اور قہر کا تو ذکر کیا گفتگو نرم و شیرین و دلپذیر کہ سننی والا فریفتہ ہوتا کلام ایسی تامل و آہستگی سے ادا فرماتی تھی کہ فقیر نے کسی سے نہین بلکہ جمیع اصحاب اسکی قائل تھی اخلاق و محبت و شفقت و عنایت بہ نسبت اہل و اولاد و مریدین و محبین و مخلصین کے ایسی تھی کہ ہر ایک شخص کو یقین تھا کہ مجھ پر عنایت ہے اور کسی پر نہین سخاوت اس درجہ تھی کہ واسطی غیر کے بہتر شی ذات کے واسطی بدتر اختیار فرماتے تھے بلکہ حالت عسرت مین بھی دوسرے کی حاجت کو اپنی حاجت

[illegible] آپکا ضرب المثل تہا استقامت ایسی تہی کہ کوہ ہل جاوے
آپکو جنبش نہو توکل حصہ آپکا تہا سو سے زیادہ آدمی ہمیشہ آپکے خانقاہ مین رہتے
انکا مایحتاج الیہ آپ پر منحصر تہا کل حوائج ضروری وغیر ضروری کے متکفل آپ ہی
تہے ایک پیسہ کی بہی کہین سے مقرر آمدنی نہ تہی فقیر بقسم کہہ سکتا ہی کبہی کسی وقت کی
تکلیف کسیکو نہ پہنچی علاوہ تلمذ ظاہری و استفادہ باطنی کے سیکڑون اہل حاجت ظاہری
از قسم مرض وغیرہ اپنی حاجات مرادات پاتے بعد حلقہ صبح کے ہر روز بہت مرد و زن
اہل حاجت واسطے حصول مقاصد حاضر خدمت والا ہوتے کوئی پانی دم کراتا کوئی
تعویذ لکہواتا کوئی تشتریان لکہواتا کوئی دم کرواتا کوئی کچہہ مطلب عرض کرتا کوئی
حصول مراد کی دعا طلب کرتا آپ سب کے حاجت روائی کرتے وہ اپنی مرادین
بوسیلہ ذات اقدس پاتے اہل دنیا اگر حاضر ہوتے مکارم اخلاق ایسے دیکہتے
کہ دریاے حیرت مین غوطہ کہاتے فرمایا کرتے تہے کہ حضرت پیر و مرشد اکثر اہل دنیا کو
اپنی مجلس مین نہ آنے دیتے تہے مگر ہم اپنے اخلاق سے کچہہ کہہ نہین سکتے رقیق القلب
ایسے تہے کہ خارج از بیان ہے باوجود ایسے اخلاق کے ہیبت ظاہری ایسی تہی کہ کوئی
کیسا ہی باجلال و حشم ہو مجال دم زدن آپکی حضور مین نہ تہی ع ہیبت حق است
این از خلق نیست ہیبت این مرد صاحب دلق نیست مرتبہ حضور و یاد الہی ایسا
تہا کہ کسی وقت غفلت نہوتی تہی ع از درون شو آشنا و ز برون بیگانہ وش
اینچنین زیبا روش کم می بود اندر جہان مرحمت خلق اللہ پر شیوہ مرضیہ آپکا
نہایت متواضع تہے باوصف کہ ذات شریف جامع کمالات ظاہری و باطنی تہی
کبہی کسی نے آپکی زبان سے یہ نہین سنا کہ یہ کمال ہمکو حاصل ہے ادنی خادم کے

اپنی ذات کو کم سمجھتے تھے اہل فضل وکمال سے تکریم وتعظیم پیش آتے خصوصاً علما
ومشائخ کی سرِ قدم تعظیم کرتے محل نصیحت مین کوتاہی نفرماتے صلہ رحمی موافقت
یاران جمیع طینیت تھی حیا ایسی تھی کہ کسی کی جانب بہ نظر غور نہ دیکھتے قناعت ایسی
تھی کہ جو موجود ہوتا اوسی کو خوش رہتے کہانے پینے مین کچھہ قید نہ تھی جو کچھہ میسر ہوا
خواہ اچھا خواہ برا نوش کرتے کلام بہت کم فرماتے طعام بہت کم کہاتے شب و
روز مین پاؤ آثار سے کم نوش جان فرماتے بہت کم سوتے سفر وحضر مین تہجد تک
قضا نہوتی قرآن شریف ایسے حسن لحن اور تجوید سے پڑہتے کہ کیفیت اوسکی موقوف
بر سماع تھی خصوصاً تراویح مین سیکڑون آدمی بارادہ استماع نزدیک و دور سے
حاضر ہوکر متاثر ہوتے جو لوگ صاحب نسبت وارباب وجدان تھے اونکا حال اور ہی
ہوتا تھا سامعین پر پرتو اقرآت حقیقی کا پڑتا فیضان قرات شریف نمونہ شجر موسوی
تھا کوئی پردہ حائل نہ رہتا ؎ مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ٭ ورنہ در
صحبت رندان خبری نیست کہ نیست ٭ امامت نماز پنجگانہ وجمعہ وعیدین بذات خود دہلی
مین فرماتے تھے مگر بعذر وقت عذر اپنے بڑے فرزند والد ماجد فقیر جناب حضرت شاہ
عبد الرشید قدس سرہٗ کو بجائے اپنے قایم مقام فرماتے سلامت عقل واستقامت ذہن
واصابتِ فکر وحسن رائے بدرجہ غایت تھی عقلائے وقت تصفیہ امور مشکلہ مین اگر عاجز ہوتے
آپ سے حل کراتے جس مقدمہ مین حکام وقت سالہا سال فیصلہ نکر سکتے تھے اگر خصمین
آپکو حکم کرتے ایک ہی مجلس مین فیصلہ فرما دیتے خصمین بکمال خوشی قبول کرتے
حکام کو نہایت تعجب ہوتا بلکہ حکام وقت نی درخواست کی اگر اجازت ہو مقدمات مشکلہ
بمشورہ عالی حل کرین فرمایا ہمین فرصت اس کام کی نہین ہے شمائل ظاہری ایسے تھے

کہ جو آپکو دیکھتا شیفتۂ جمال و فریفتۂ کمال ہوتا معتدل القامت مائل بدرازی
سر مبارک کلان پیشانی نورافشانی کشادہ آنکھین مشاہدۂ جمال بیمثال معشوق
حقیقی سے سرشار و مخمور چہرۂ زیبا چون آفتاب تابان یا مہتاب درخشان جسکی دیکھنی
سے خدا یاد آتا تہا ریش مبارک کلان بہت گہنی سینۂ بیکینہ تک اعضای جسم مبارک
نہایت نرم بغایت نازک جو قریب ہوتا خوشبو سے معطر ہوجاتا روح مجسم نور مطہر کبہی سامنے ہوجاتے
سے نہ جنبش غایتی دارد نہ سعدی راسخن پایان ٭ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان
باقی ٭ بالجملہ اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپکے لاتعد و لاتحصی ہین میرا کیا مقدور
ایک شمہ بہی لکہون ہان بموجب خواہش دوستان چند سطرین اکتفا کی ع گر آن
جملہ را سعدی انشا کند ٭ مگر دفتری دیگر املا کند ٭ **فصل چوتھی بعض کرامات**
کی بیان مین چند کرامات ہدیہ محبین مشتاقین کرتا ہون سب سے بڑی کرامت
دوستان خدا کی نزدیک محبت خدا و اتباع سنت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
وسلم و تصفیہ قلوب مریدین و تزکیہ نفوس طالبین اور زندہ کرنا دلہای مردہ کا دور
کرنا اونسے گرفتاری ما سوا ہدایت خلق الہی حصول مرتبۂ دوام حضور دائمی کا حل
مشکلات قضای حاجات ہے یہ سب اوصاف آپکی ذات جامع کمالات مین از قسم بدیہیات
موجود تہی مگر عوام تصرفات جو بطور خرق عادات کے ظاہر ہوتے ہین اونکو کرامت جانتے ہین
یہ بہی بہت ظہور مین آئی ہین **کرامت** عم اکبر مولانا شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے
تہی کہ بسبب اتفاق سفر مین راہ بہول کر نہایت پریشان تہا کہ ناگاہ دیکہا آپکو ظاہر
ہوکر لگام اسپ کی پکڑ کر راہ راست پر لے آئے چند بار ایسا ہی واقعہ ہوا پہر باطمینان تمام
لگام اسپ چہوڑ کر بآرام مسافت سفر طے کرتا کبہی واقعہ مذکورہ پیش نہ آتا کرامت

چچا صاحب [illegible] کے عقد نکاح کو قریب دس سال کی منقضی ہو گئی تھی بسبب بعض
عوارض کے اولاد نہیں ہوئی تھی جناب دادی صاحبہ مرحومہ ہمیشہ اس بارہ میں عرض
کرتی تھیں اقارب زوجہ بھی مشکوک تھے لہذا آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی قادر ہے اگر تولد
ہونا نوشتہ میں نہیں ہے تب بھی ممکن ہے تغیر و تبدل اوسیکے ہاتھہ میں ہے انشاء اللہ تعالے
فرزند پیدا ہوگا بموجب بشارت آپکے فرزند دلبند پیدا ہوا بلکہ بعدہٗ دو فرزند اور
بھی پیدا ہوئے۔ کرامت عم اصغر مولوی شاہ محمد مظہر علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ جب بارادۂ
حج بندر بمبئی میں پہنچا بسبب وقوع قتال عرب و ترک آمد و رفت جہاز موقوف تھی لہذا
دو ماہ تک انتظار میں منقضی ہوئے کوئی جہاز میسر نہوا پریشان حال ہوکر استمداد آپسے
چاہی دیکھا کہ حضرت کنارہ دریا پر عصا بدست استادہ ہیں مالکان جہاز ونکو نام بنام
فرماتے ہیں کہ میرے فرزند کو آٹھ دن انتظار میں گذرے اوسکو ابتک سوار نہیں کیا
جلدی سوار کرو تین دن گذرے تھے کہ جہاز واسطے سوار کے موجود ہوا سوار ہوکر روانہ
ہوئے جب بندر حدیدہ سے آگے روانہ ہوا طوفان بشدت طغیانی پیدا ہوا پردے
پہٹ گئے و کل ٹوٹ گیا حال جہاز دیکھکر اہل جہاز کی نوبت مایوسی کی ہوئی ناخدا
معلم بھی مایوس تھے اوسوقت استغاثہ و استمداد آپسے کی دیکھا کہ آپ ظاہر ہوئے
جہاز کو اپنی پشت پر اوٹھا کر اوس طوفان عظیم الطغیان سی علیحدہ کر دیا ہوا موقوف
ہوگئی دریا ساکن ہو گیا جہاز مع اہل جہاز محفوظ و سلامت رہا۔ کرامت ملا حسین
بخاری خلیفہ جلیل حضرت شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہا کہ بڑے صاحب نسبت قوی
و کشف جلی تھے نقل کرتے تھے کہ ایکروز بوقت حلقہ صبح آپکی خدمت میں مراقب
بیٹھا تھا حالت غیبت میں دیکھا کہ ایک بزرگ آپکے دہنی طرف بیٹھے ہیں ایک کتاب

اونکے ہاتھہ مین ہے مینے پوچھا یہہ کیا کتاب ہے اونہون نے فرمایا کہ یہہ وہ کتاب ہے کہ اسمین
نام اولیاء متقدمین و متاخرین لکھتا ہون بس یہی میری خدمت ہے مینے عرض کیا
کہ نام آپکا بھی لکھا فرمایا کہ ہان لکھا ہی واسطے صحت کے لایا ہون عم اصغر شاہ محمد مظہر
بھی فرماتے تھے کہ مجکو بھی ایسا ہی مشاہدہ ہوا بلکہ نام آپکا زمرۂ اولیاء متقدمین
مین مثل حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی حضرت معروف کرخی حضرت داؤد طائی
حضرت حبیب عجمی رضی اللہ تعالی عنہم مین لکھا دیکھا تھا اسنے بزرگی آپکی سمجھنا چاہیے
کرامت عم اصغر شاہ محمد مظہر فرماتے تھے کہ ایکبار آپ واسطے عیادت مریض کے
تشریف لیگئے مین بھی ہمراہ تھا ایک لڑکا نہایت حسین حالت نزع سکرات موت
مین گرفتار جسمین حرکت دیکھا قریب ہے کہ جان اوسکی نکل جاے والدہ اوسکی آپکی
مریدتھی لڑکے کو آپکے قدمو پر ڈالکر بہت عجز و زاری سے عرض کرنے لگی کہ یہہ ایک
لڑکا میرا رہگیا ہی اسکا بھی دم آخر ہی بہت روئی اور بیقرار ہوئی یہانتک کہ
حضرت بھی چشم پر آب ہوئے دریای رحمت جوش مین آیا آپنے اوسکی طرف بحال
محبت توجہ فرمائی بعد توجہ بنہایت تضرع دیر تک دعا کی اور اوسکی ماکی خاطر
جمع کی کہ تیرا لڑکا زندہ رہیگا اوسیوقت اوس لڑکے نے حرکت کی اور آنکھیں
کھولدین بلکہ کھانا مانگا حضرت نے بہت خوشی سے چند لقمے اپنے دست مبارک سے
اوسکو کھلائے آپکی ہمت توجہ اور برکت دعا سے لڑکا اچھا ہوگیا ع فیض
روح القدس ار باز مدد فرماید * دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد **کرامت**
نواب علاء الدین احمد خان مرحوم رئیس لوہارونی بواسطہ ایک شخص کے عرض
کرایا کہ میری اہلیہ حاملہ ہی مجکو تردد ہی کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی آپ فرمادیجئے اگر

فرمایا خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالی لڑکا پیدا ہوگا جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ظہور مین آیا لڑکا
میان عبد اللہ شاہ مرحوم آپکے خادم نقل کرتے تھے کہ ایکبار مجکو شوق وطن غالب ہوا حضرت سے
اجازت طلب کی اپنی اجازت ندی مین قصد کیا کہ حضرت سے اجازت زیارت حضرت خواجہ
قطب الدین کی کہ شہر دہلی سے تین کوس ہے لیکر وہانسے وطن کو جاؤن چنانچہ ایسا ہی عرض
کیا کہ خواجہ صاحب کی زیارت کو جاتا ہون حضرت نے اجازت زیارت کی دی اور حضرت
سے جو کوئی لفظ زیارت خواجہ صاحب بلا قید اسم عرض کرتا حضرت کے نزدیک حضرت خواجہ
باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت مراد ہوتی جب بجانب زیارت حضرت خواجہ
قطب الدین روانہ ہوا راہ مین قدم میرے الٹے پڑتے تھے ہر چند چاہتا تھا کہ آگے قدم
جاؤن ممکن نتہا بلکہ دیکھنے والے بحیرت نگران تھے کہ یہہ شخص کیسی راہ چلتا ہے دیوانہ
ہوگیا ہے کہ بجانب پشت الٹا چلتا ہے اوسوقت سمجھا کہ یہہ حضرت کا تصرف ہے آخر
عاجز ہوکر بجانب زیارت حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ روانہ ہوا زیارت
شریف پر حاضر ہوکر بہت نادم ہوا بکمال عجز وزاری رویا اور مراقب ہوکر بیٹھا
کہ ناگاہ مجکو غیبت ہوئی اوسی حالت مین کیا دیکھتا ہون کہ شہر کا دروازہ بند ہے
مین اوسکو کھول کر باہر نکل آیا سپاہی بقصد گرفتاری میرے پیچھے دوڑے تھے مین
ہر چند بھاگا مفید نہوا مجکو بستہ گرفتہ حاکم کے پاس لیگئے حاکم نے کہا بے اجازت
دروازہ شہر کیون کھولا اور کیون بھاگا سپاہیونکو حکم دیا کہ اسے مارو ایسی
سخت زدوکوبی کی کہ قابل بیان نہین ہین ہر چند چیخا چلایا کسی نے نسنا اوسوقت
مجھے ہوش آیا دیکھا کہ پائین مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہ پڑا ہون اشک
آنکھونسے جاری ہین اعضاء بدن سب زدوکوبی کی درد کرتے ہین بصدق

دل توبہ کرکے فسخ عزم سفر کیا پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا انظر عتاب پایا کہ
زیارت خواجہ صاحب کی کی بجمال خجالت عرض کیا کہ ہاں آپنے تبسم فرماکر سکوت کیا سوا
کرامات مذکورہ بہت کرامات ہیں انہیں چند کرامات پر اکتفا کی۔ اب چند مکاشفات بہ
شائقین کرتا ہوں۔ **فصل پانچویں بیان بعضے مکاشفات میں** فرماتے تھے
کہ بارہا شرف دیدار حضرت سرور عالم صلے اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم سے خواب
بیداری و مراقبہ میں اعزاز پایا ہوں چونکہ فقیر محمدی المشرب ہے لہذا عنایات خاص خصوصاً الحال
وقت مصائب و امراض روح پر فتوح حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ظاہر ہوتی ہیں
تفصیل اوسکی موجب تطویل ہے مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایکبار ماہ رمضان مبارک میں اثنائے
خانقاہ شریف بوقت نماز تراویح مشاہدہ ہوا کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
مع بعضے صحابہ کبار رضی اللہ تعالی عنہم نزول اجلال فرمایا مسجد خوشبو سے معطر ہوگئی جو
صاحب ادراک و ارباب کشف تھے پر تو مشاہدہ جمال آفتاب رسالت سے مشرف ہوکر
سعادت دارین حاصل کی گویا بطور استماع قرآن شریف اس بندہ حقیر کے تشریف
فرما ہوئے تھے بعدہ ستائیسویں میں قرأت فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم مکاشفہ فرماتے تھے کہ
تسبیح خانہ میں مراقب تھا مشاہدہ ہوا کہ حضرت محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان آسمان
زمین جلوہ افروز ہیں اس کمینہ امت پر توجہ فرماتی ہیں اوس توجہ عالی سے مقامات
عالیہ اور حالات سامیہ حاصل ہوئے کہ حد تقریر و تحریر سے خارج ہیں شاید کہ ایسی توجہ
خاص سے کم افراد امت کو معزز فرمایا ہو مکاشفہ فرماتے تھے ایکبار دیکھا کہ ایک
شخص گھوڑا لیکر آتا ہے اور کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گھوڑا تمہاری سواری کیلئے
واسطے بھیجا ہے اور منتظر تمہارے ہیں جلد سوار ہوکر خدمت عالیہ میں حاضر ہو فقیر اپنے دل میں کہا

کہ حضرت کے گھوڑے پر سوار ہونا کمال بے ادبی ہے اوس شخص سے کہا کہ مکان قریب ہے میں
پیادہ پا حاضر ہوتا ہوں تم گھوڑا لے آؤ بالجملہ سرعت حضور اقدس میں حاضر ہوا دیکھا
کہ حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور بہت لوگ حاضر ہیں
اور ایک جنازہ بھی رکھا ہے گویا واسطے امامت جنازہ کے منتظر ہیں یعنی نماز جنازہ پڑھوائی
آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم نے مع حاضرین اقتدا کی اس مکاشفہ سے
ظاہر ہے جیسے کہ آپ خلیفہ واسطے احیا کے تھے ایسے ہی واسطے اموات کے ہوئے مکاشفہ فرماتے
تھے کہ ایکبار دیکھا کہ حضرت سرور دین و دنیا صلے اللہ علیہ وسلم اور یہہ کمینہ خلائق ایک
محفل میں شریک طعام ہیں بلکہ ایک ظرف میں کہاتے ہیں سے ازان طرف نبید بکمال
او نقصان ٭ وزین طرف شرف روزگار من باشد مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایکبار دیکھا
کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طعام اس عاصی کے یہاں کیواسطے
بدست حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روانہ فرمایا حضرت مذکور نے تشریف لاکر فرمایا
کہ یہہ طعام مخصوص حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے واسطے بھیجا ہے مکاشفہ
فرماتے تھے کہ ایک شخص نے التماس توجہ فقیر سے نسبت قادریہ کا کیا فقیر نے فاتحہ بروح
مبارک حضرت غوث الثقلین قدس سرہ پڑھکر متوجہ ہوا دیکھا کہ حضرت موصوف نے تشریف
لاکر مکان فقیر پر جلوہ نزول فرمایا اور تاج مرصع خاص سر مبارک سے اوتار کر فقیر کے
سر پر رکھا اور اپنی نسبت خاصہ سے سرفراز کیا بہت روز تک مغلوب نسبت آپکا
رہا بلکہ ابتک ذوق نسبت کا باقی ہے کیفیت نسبت مخصوصہ حضرت ممدوح کی مقدور
بیان نہیں مکاشفہ فرماتے تھے کہ زمانہ تالیف رسالہ انہار اربعہ مشہود ہوا
کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو تجسے کچھہ ملال ہی یہ مکان جو سامنے ہی اسمین تشریف رکہتے ہین مینے استفسار وجہ ملال کیا
فرمایا کہ حضرت فرماتے ہین میرا ذکر اپنے رسالہ مین نہین کیا مینے عرض کیا کہ یہہ ملال بہتر از
انعام و اجلال ہی لہذا نہر رابع خاص منسوب حضرت خواجہ کی طرف کرکے اصطلاحات
آپکی طریقہ کی ذکر کئی اور اشغال طریقہ سہروردیہ کہ مرکوز خاطر فقیر تہی نہ لکہے مکاشفہ فرماتے
تہے کہ ایکروز مزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی پر حاضر ہوا حضرت خواجہ
قبر شریف سے نکل آئے چند قدم استقبال کرکے معانقہ سے مشرف فرما کر القای نسبت خاصہ
سے سرفراز کیا مکاشفہ پہر ایک مرتبہ حاضر ہوا حضرت خواجہ نے ایک شیشی عطر عنایت
فرمائی کہ خوشبو اوسکی اس جہانکی خوشبو سے مناسبت نہ رکہتی تہی استعمال عطر مذکور سے
کمال قوت نسبت چشتیہ مین حاصل ہوئی مکاشفہ فرماتے تہے کہ ایک مرتبہ واسطے
زیارت حضرت خواجہ مذکور کے روانہ ہوا راہ مین دیکہا کہ حضرت خواجہ تشریف لائے ہین متوجہ
جانب فقیر ہو کر یہ بیت پڑہتے تہے ؎ عشق آن خانمان خرابی ہست ٭ کہ ترا آورد
بخانۂ ما ٭ اور نہایت مہربانی و انبساط سے فرماتے ہین باوجودیکہ حضرت خواجہ قدس سرہ
کو بسبب استغراق اپنے مشہود کے التفات بہ نسبت زائرین کمتر ہوتا ہی مکاشفہ فرماتے
تہے کہ محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمال التفات بجانب زائرین
فرماتے ہین حضرت مذکور اور فقیر ہم مشرب یعنی محمدی المشرب ہین لہذا نہایت التفات
و نہایت خصوصیت اس فقیر سے ظاہر فرماتے ہین جسوقت فقیر حاضر ہوتا ہی اور حاضرین
سے معرض ہو کر خاص فقیر کی جانب توجہ فرماتے ہین بسبب کثرت محبت کوئی دقیقہ
اپنی محبوبیت کا فقیر سے مخفی نرکہا اور ایسی ایسی معاملات درمیان مین گذری کہ حد تحریر سے
خارج ہین کہ تفصیل اونکی موجب تطویل ہی مکاشفہ فرماتے تہے کہ سرہند شریف

مین واسطے زیارت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ کے حاضر ہوا تھا
مزار پرانوار حضرت امام کی ایسا منبع فیوضات الہیہ مصدر برکات نامتناہیہ پایا کوئی مزار
ایسا نظر سے نہین گذرا گویا مزار نبی ہی نہ مزار ولی کے نبی نسبت اما بشکل نبی بخیر ذکور شد
ہزاران ولی پیدا اور حضرت ممدوح نے کمال عنایت و نہایت الطاف اس فقیر پر مبذول
فرمائی اور خاص توجہ سے اون مقامات مین جو خاص آپ پر منکشف ہوے تھے
ممتاز کیا اور خلعت خلافت خاصہ کا پہنایا۔ مکاشفہ فرماتے تھے کہ منصب قیومیت
خاص حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہما کو عطا ہوا تھا اور
برکات اوس منصب کے آپکے مزار پرانوار سے اب تک ظاہر و باہر ہین بندہ جب اونکے
مزار پر حاضر ہوا ایسا ظاہر ہوا کہ ایک بادشاہ والا جاہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز
ہے اور گرداگرد اوسکے وزرا و حکام و منشیان حاضر دربار ہین بموجب حکم والا
احکام تمام روے زمین مین جاری کرتے ہین آپنے بھی اس حاضر دربار پر کمال
الطاف خسروانہ فرماکر اپنی نسبت خاص سے سرفرازی بخشی مکاشفہ فرماتی تھی کہ انکسار کے
خانقاہ مین دیکھا کہ حضرت امام ربانی مرزا حضرت پیر و مرشد سے ہم آمد ہوتی اور بجانب فقیر متوجہ
ہوکر ارشاد کیا کہ جیسی توجہ مرید کو واسطے دفع خطرات کے کرتی ہو ایسی ہی توجہ واسطے قطع
کرنے حب علمی کی بھی کیا کرو وہ بھی سد راہ ہے ایسے مکاشفہ اور کرامتین آپکی بہت ہین
بموجب نقل مشہور مشتی نمونہ خروارے چند مکاشفہ اور چند کرامتون پر بنظر اختصار اکتفا کیا گیا وجود
باوجود اسکے سراسر کرامت تھا علی ہذا القیاس فضائل صوری و معنوی کمالات ظاہری و باطنی جو کہ ذات
مستجمع البرکات مین جمع تھی طاقت تحریر فقیر سے زائد ہین کوئی خلیفہ کوئی مرید نہوگا کہ کشوفات کرامات
وکشف قبور وکشف خطرات و اظہار اسرار غیب بیان کرتا ہو میرا کیا مقدور کہ آپکے علو مراتب کے

حالات بالتفصیل لکھون سے آیا زحد خود شناس کا مقام ہی۔ اولیاء غزلت اقطاب اوتاد
اہل خدمت سبکو آپکی حلقہ توجہ مین حاضر ہوکر مستفید ہوتے تھے قبل از فراغ اوٹھ جانی تھی
ایکبار جناب مفتی مولوی محمد صدر الدینخان صدر صدور دہلی مرحوم نے کہ بڑے علامہ علوم
عقلی ونقلی تھے آپسے دریافت کیا کہ اب کون دہلی مین قطب ہے محل سکونت کہان ہی آپنے لکھا
کہ چاہتے ہو کہ اسرار مخفی ظاہر ہوجائین اولیاء غزلت کو مخفی ہونا واجب ہے اونکی اظہار کا
فقیر کو اذن نہین ہی مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ؛ ورنہ در محفل رندان خبری
نیست کہ نیست

فصل چھٹی بیان ہجرت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وانتقال از دار فانی بدار باقی

جب عمر شریف آپکی ستاون کو
پہنچی اور جلوس مسند ارشاد پر پچیس برس خانقاہ عالم پناہ دہلی مین پورے
ہوے سولہوین تاریخ ماہ مبارک رمضان ۱۲۷۳ھ بارہ سو تہتر ہجری کو غدر
واقع ہوا یعنی فوج انگریزی اپنے حکام سے بغاوت کرکے دہلی مین آئے
سراج الدین محمد ابو ظفر بہادر شاہ کو بالجبر اپنا حاکم مقرر کیا۔ عجب تہلکہ
عظیم اور ... ... رہا بحکم الٰہی کہ موجب کمال عبرت ہی واقع ہوا اگر
تفصیلا ... ضبط قلم ہو تو ایک کتاب مستقل لکھی جائے فوج نے پہلے
قتل و غارت حکام کا کیا اور عزم جنگ مصمم ٹھہرایا اوسوقت آپ بذات مبارک
خود مع فرزندان و مریدین بادشاہ مذکور پاس تشریف لیگئے اور جو امور
کہ موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لایق فہمایش اور نصایح
کہ قابل اظہار کی تہین اپنی زبان شریف سے بخوبی بیان فرماکر خانقاہ شریف
مین معاودت کی بدستور سابق عبادات وطاعات واذکار واشغال و توجہ مراقبہ مین بیکمال استغراق

مشغول ہوئے اکثر عمائد شہر مضطرب الحال ہو کر استفسار مآل کرتے تہے موافق وقت
وحال آپ اونکی تسکین فرماتے تہے چار ماہ بلکہ کچہہ زیادہ ہی تہلکہ تمام شہر واہل شہر پر
برپا رہا شب و روز گولہ باری و جنگ و قتال بے سردار و حرب و جدال بکمال
بے انتظامی محض بے فائدہ و بیکار وقوع مین آیا کوئی لڑائی ایسی نہ تہی کہ وہ فوج
نامردمیں پا نہوئی ہو معرکۂ جدال سی فرار نہ کیا ہو آخر ماہ محرم شروع سنہ ۱۲۷۴ھ
سو چو تہی تہری معرکۂ شر و فساد برپا رہا نوبت باینجا رسید کہ حکام انگریزی نے
نصف شہر تک دخل کیا بادشاہ و جمیع اہل شہر امراء و عمائد ادنی و اعلی در حالت
بے سر و سامانی بنہایت اضطراب و پریشانی زن و مرد پیر و جوان بے ستر و بے حجاب
پیادہ پا شہر بدر ہوئے اسباب نقد و جنس و اموال و امتعہ و فرش وغیرہ غرضیکہ جو
کچہہ جسکے پاس تہا بحال خود چہوڑ کر نکل گئے کوئی کسیکا پرسان نہ تہا اور نہ کوئی
کسیکو دیکہتا تہا گویا نمونہ قیامت برپا تہا حَفِظَنَا اللّٰہُ مِنْہَا بموجب عرض مخلصین آپنے
بہی سب اہل و عیال بلکہ جمیع عزیز و اقارب و متعلقان بمعیت اپنے فرزند اکبر والد
ماجد شہر حضرت شاہ عبد الرشید قدس سرہ کے بیرون شہر روانہ کئے خود بذات
شریف مع چند اشخاص خانقاہ مین رہے فرماتے تہے کہ بموجب حکم پیران کبار یہان
بیٹہا ہون بے حکم اونکی جا نہین سکتا موافق عادت مشغول کار خود تہے بعد تین چار
روز کے بالکل شہر خالی ہوگیا شقہ جاروب کش نایاب تہا حاضرین نے عرض کیا اب
یہان رہنا موجب تکلیف مالا یطاق ہے کہ مَا یُحْتَاجُ اِلَیْہِ ضروری بہی دستیاب
نہین ہوتا آپنے وہی جواب سابق دیا دوسرے روز صبح کو فرمایا کہ آج ہمکو بہی حکم خروج ہوگیا
خادم سے فرمایا کوئی سواری لاؤ حاضرین حیران ہیں کہ امراء مرد و زن پیادہ پا

بلا حجاب نکل گئے حضرت سواری طالب فرماتے ہین آخر بموجب حکم تعمیل کو روانہ ہوئے
محض آپکے تصرف سے سواری دستیاب ہوئی آپ مع رفقا شہر سے خروج فرمایا مگر اوسوقت
تک نصف شہر سے زائد جس جانب خانقاہ واقع تھی قبضہ و دخل حکام انگریزی نہین ہوا
تھا باوجودیکہ تمام شہر خالی تھا گویا وجود سراسر کرامت آپکا مانع تھا جب آپنے خروج فرمایا
کل شہر پر قبضہ کیا ہم لوگ یعنی متعلقین آپکے قطب صاحب مین رہے آپ بھی وہین تشریف
فرما ہوئے لیکن ایسے وقت مین بھی آپکو کوئی پریشانی نتھی باوجودیکہ اہل و عیال عزیز
و اقارب خدام مریدین بہت لوگ بمعیت حاضر تھے جو عبادات اوراد و ظایف و حلقہ
توجہ پہلے معمول تھے وہی اوسوقت مین بھی تھے کسی قسم کا فتور لاحق نتھا زہے استقامت
خہے توکل و کرامت یہ کرامت آپکی تائید ایزدی دیکھو کہ قطب صاحب مین ایک رسالدار
انگریزی مسمی نورنگ خان کہ بواسطہ آپسے انتساب طریقت رکھتا تھا معہ چند سوار بہ نیت
حفاظت کہ ظہور حمایت الہی کا تھا حاضر ہوا اور حضرت کو مع جمیع متعلقان مقبرہ منصور
مین کہ محل وسیع و جاے راحت تھی لیگیا حضرت نے وہان اپنے مریدو اور رفقا سے مشورہ
کیا کہ ایکبار یہانسے عزم سفر رکھا نکا چاہیے سب نے موافق راے خود عرض کیا فرزند اکبر یعنی الد
ماجد فقیر نے عرض کیا اولی و افضل سفر حرمین شریفین ہے اسی راے کو پسند فرما کر ترجیح
دی اور عزم ہجرت مصمم کیا رسالدار سے اپنا عزم ہجرت ظاہر فرمایا بموجب مصرع
ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد حاکم نے پروانہ راہداری بنام نامی مع جمیع
متعلقان بدست رسالدار افغانان مذکور روانہ خدمت کیا باوجودیکہ آپ مشہور
ترین علماء و مشایخ دہلی تھے اسکا کچھ خیال نکیا اس سے زیادہ کون بڑی کرامت ہوگی
اور اوسی مقبرہ مین ایک واقعہ عظیم پیش ہوا یعنی ایک افسر انگریزی معہ چند سوار

مسلح آیا حضرت سے گفتگو امور گذشتہ دہلی مین بدلائل و تہدید کے جس سے ظاہر ہوتا تہا
کہ بر سر حکومت بلکہ امادہ قتل ہے فقیر کو خوب یاد ہے کہ اوسوقت آتش حکم قتل عام مشتعل
تہی آپکی گفتگو مین کسی قسم کا خوف یا رعب ہر گز ظاہر نہ تہا بلکہ بکمال بشاشت و
استقامت قدح دلائل اوسکی بخوبی فرماتے تہے کہ بجز تسلیم و سکوت کے خصم کو چارہ نہ تہا
چہرۂ مبارک پر کمال نورانیت و طمانیت ہویدا تہی اور وہ فرط قہر و غضب سے تلوار نیام
سے نکالکر بار بار اوسے جنبش دیتا تہا اور لب گزیدن مین مصروف تہا مگر حمایت حق
آلہی ایسی مانع تہی وہ گویا بے دست و پا تہا آخر عاجز ہوکر کہا تمکو بمعیت خود لیجا
بکمال ذلت پہانسی دینگے حضرت نے فرمایا بہت اچہا ہم خود چلتے ہین خادم سے
فرمایا سواری لاؤ اوسمین فرش کردو کتاب و وظیفہ دیگر اشیائے ضروری نام بنام
فرماتے تہے اوسمین رکہدو حاضرین حیران تہے کہ بعزم قتل لیجاتا ہے اور آپ ارشاد
کرتے ہین کہ جیسے حسب عادت ارشاد ہوتا تہا الغرض سوار ہوگئے فرزندان و
برادران و مریدین و خادمین گرداگرد سواری استادہ تہے اوس افسر پر اوسوقت
ایسی ہیبت طاری ہوئی گہوڑے پر بے تحاشا سوار ہوکر فرار ہوا زبانی ایک
سوار کے کہلا بہیجا پیر صاحب سے کہو آپ ٹہہرین حضرت سواری سے اوترکر بعادات
معمولی مشغول ہوئے یہ بہی نہ معلوم ہوا کون آیا تہا کون گیا اوسکی جانیکی بعد اوسی حکام
انگریزی آئی سختہائے سخت دہشت کہی آخر باسی مبدل ہوگئی الغرض چند روز
مقبرہ مین توقف فرماکر بعزم حرمین شریفین روانہ ہوئے دو تین روز چہاونی جو
خاص مقام جنگ تہا ٹہیری اذان و نماز ہر وقت بجماعت کثیر ادا فرماتی تہے
حکام انگریزی وغیرہ بچشم خود دیکہتے تہے چون و چرا نکرسکتے تہے براہ پنجاب و سندہ

روانہ بمبئی مع جمیع متعلقان کم وبیش سو اشخاص ہونگی ہوئے مردم ہر شہر وقریہ کے
قدوم برکت لزوم غنیمت سمجھکر جانب ہوکر مستفید ہوتے باوجود اتنی بےسامانی کے کہ سوا
پوشش کے کچھہ نتھا بمعیت اسقدر اشخاص کے ایسے سفر دور ودراز کا عزم بالجزم
فرمانا آپکاہی کام تھا طرفہ یہ کہ ایسے زمانہ مین کہ تمام ہندوستان مین غدر واقع
تھا کہ جابجا حکم ممانعت خاصکر اہل دہلی کیواسطے نافذ تھا تجسس اور تلاشی جان
مال علاوہ ازان ہر جگہ موقع پر سپاہیان حراست آئے تھے بازپرس وقید تلاشی
کرتے تھے مگر کچھہ نکرسکتے تھے ہر روز عجائب وغرائب کرامات ظاہر ہوتی تھین حاصل
یہ کہ سفر خشکی و دریا بکمال آرام وراحت وخوشی طے کرکے بندر بمبئی پہنچے غیب الغیب سے
جمیع سامان ضروری بلکہ زائد پہونچتا تھا مصداق آیۃ شریفہ ومن یتق اللہ
یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو
حسبہ کما حقہ ظاہر وباہر تھا علی ہذا القیاس بمبئی مین بھی کل سامان دریا
جہاز وغیرہ مدت قلیلہ مین موجود ہوا باوجود موسم آخر ہونیکے ومنع احباب کے کہ
محل خوف وخطر ہے قبول نفرماکر مع کل متعلقین در رفقاء ماہ شعبان مین سوار ہو
آخر ماہ شوال سال مذکور جدہ مین بصحت وسلامتی اوترے بعض اعیان مکہ مکرمہ
بہ نیت استقبال حاضر ہوئے نائب بادشاہ وہان برمسند حکومت تھا حاضر ہوکر
خدمت لائقہ سے بہرہ یاب ہوا متکفل سامان وصول مکہ مکرمہ شتران وشقادف
وغیرہ ہوا بعض مخلصین تا جدہ بعض بیرون بلدہ محترمہ بہ نیت استقبال حاضر ہوئے
بکمال شوق طواف بیت اللہ کیا مشاہدہ جلوہ مقصود سے معزز ہوئے ارکان حج
بنہایت اہتمام ادا فرمائے اعیان حرم محترم علماء ومشائخ وغیرہ حاضر ہوئے

بعض نے آپکے دست مبارک پر بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین کی بہرہ استفادہ
حلقہ توجہات مین مستفید ہوتے حلقہ شریفہ بکمال جمعیت وکثرت طالبین حرم محترم
مین قریب مصلاے حنفیہ منعقد ہوتا تہا لیکن شوق زیارت مدینہ منورہ نہایت غالب
تہا ماہ صفر مین قصد زیارت فرمایا سامان سفر من جمیع الوجوہ طیار تہا اوسوقت
جمّالون نے انکار کیا حضرت کو کمال ملال ہوا فرمایا خوب نہ کیا خلاف عہد کیا عاقبت
خوب نہوگی غیرت الہی کہ اولیاء کی حقمین ہوتی ہی ظاہر ہوئی یعنی وہ جمّال عہد شکن
راہ مین قتل ہوا ماہ ربیع الاول مین بار دیگر عزم زیارت روضہ مقدسہ فرمایا
مع حضرت والد فقیر و عم کلان و دیگر خدام روانہ ہوئے باقی متعلقین کو مکہ معظمہ
مین چہوڑا اوسی ماہ مبارک مین شرف زیارت روضہ مطہرہ سی مشرف ہوکے مشاہدہ
جمال باکمال سرور دین و دنیا سے کہ غایۃ مقصد و نہایت تمنا تہی ہزاران اعزاز و فخار
پایا حضرت والد قدس سرہ فرماتی تہی کہ اوسوقت فقیر بہی شریک دولت تہا حضرت
کو خلعت خاص عنایت ہوا فقیر و برادر عزیز محمد عمر کو ایک ایک تاج مرحمت ہوا اعیان
بلدہ طیبہ حضرت کے شرف ورود سے نہایت مسرور ہوئے اکثر افاضل اور سادات وغیرہ نے
دست مبارک پر بسبب عقیدت کمالات صوری و معنوی طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین بیعت
کرکے ملازم حلقہ شریفہ ہوے اور بکمال رغبت باعث اقامت تہی حضرت نے درجواب
ارشاد فرمایا کہ اصل ارادہ ہمارا خاص اسی بلدہ شریف کی اقامت کا ہی لیکن
تا ظہور مرضی شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا و نعم کہہ نہین سکتا جب مرضی شریف معلوم
ہوئی نیت اقامت فرمائی حاکم مدینہ منورہ خالد بادشاہ حاضر خدمت بارادہ صادقہ
ہوا بلکہ خدمات لائقہ بحسن عقیدت بجالایا اوسوقت عنایت نامہ مکہ معظمہ مین بطلب

متعلقین روانہ فرمایا اوسمین مرقوم تھا کہ عنایات حضرت سید المرسلین محبوب رب العالمین
صلے اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کہ دربارۂ ننگ آستانہ خود مبذول فرماتے
ہین کیا بیان کیجائین کہ مقدور بیان نہین ہے گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ۔ موقوف مشاہدہ پر ہے یضیق صدری نقد وقت ہی
سناہے ہین ایک مکان متصل مسجد سیدنا علی رضی اللہ تعالے عنہ عنایت ہوا ہے
اوسمین گنجایش دس خانہ نشین کی علاحدہ علاحدہ ہی اگر عورات اوس مکانسی اقتدا
کرین نماز بجماعت ممکن ہی لہذا کاغذ ہنڈوی واسطے مصارف راہ بھیجا ہی لازم کہ سب مع
برادر عزیز حاجی صاحب مراد حاجی صاحب سے حضرت شاہ عبد الغنی ہین مع اونکے متعلقین کے
قافلہ رجبیہ مین اسطرف روانہ ہون حسب طلب اوسی ماہ مین حاضر بلدۂ طیبہ ہوئے زیارت روضہ
اقدس سے افتخار دارین حاصل کیا حضرت نے بکمال عنایت فقیر کو مع بعض دیگر متعلقین
بمعیت خود مواجہ شریفہ مین صلوات وسلام بزبان خود پڑھایا جو کچھ نورانیت چہرۂ مبارک
بلکہ تمام بدن اطہر مین حضرت کے پائی زائد الوصف ہے فنا و بقا حقیقت احمدی مین صورۃً و معنیً
آپکو حاصل ہوئی تھی علاوہ اپنی حقیقت کے جسم شریف بھی مستغرق دریاے انوار محمدی و مطلع
اسرار فیوضات احمدی ہو گیا تھا جو معاملات قرب اتحاد و خصوصیت و عنایات حضرت
سرور کائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات واکمل التحیات بہ نسبت آپکی تھین قلم قاصر
زبان کو کہان طاقت کہ شمہ اونکا لکھہ سکے چند فقرہ بطور اشارہ لکھتا ہون کہ بسبب
تبعیت مشربی لحوق جزء باصل ہوا بلکہ پردۂ تبعیت مرتفع ہو گیا جزء بسبب فنا کل کو
جو اخذ کرتا ہی اصل سی کرتا ہی اسوقت مین جزء ہم آغوش اصل مثل شیر و شکر ہو کر
ایک ہی چشمہ سی سیراب ہوتے ہین یہی معنی فنا و بقا حقیقت الحقایق کی ہین کہ عبارت

حقیقت محمدیہ تک اس سے زیادہ اور اسرار مکنون وحقائق مکتوم اپنی جگہ میں کیا معلوم
ہوئی نہایت ہے مذاہب [illegible] اس مقام پر پہنچ کر بھی کثرت ارشاد وجمعیت خلق حاضرات توجہ
میں اتنا کیا گیا کہ کسی کو [illegible] حاصل ہوا ہو جوق جوق مردم مقیمین وزائرین فیوضات
انفاس قدسیہ سے مستفید ہوئے مشرف اجازت وخلافت سے امتیاز حاصل کیا ووسال آخر
حیات تک ہر سال دوم میں بوفور الطاف ماہ مبارک رمضان میں اس غلام سے قرآن شریف
سنا وقت ختم خلعت بکمال عنایت خاص بدست مبارک سے اس روسیاہ کو پہنا کر بہت دیر تک
دعا فرمائی اور زبان مبارک سے التزام صحبت حضرت والد ماجد قدس سرہ کا ارشاد
ہوا آخر ماہ مذکور سے مرض اسہال وبخار [illegible] الاحق [illegible]
ماہ ربیع الاول تک رہے اوائل مرض میں [illegible] شریف [illegible]
بسبب شدت مرض وکثرت ضعف حاضر ہو سکتے تھے حضرت [illegible]
کو قائم مقام اپنا ملک جمیع مشائخ کا کر کے فرمایا کہ ہمارا [illegible]
تسلیک [illegible] میں [illegible] چنانچہ حضرت والد ایام مرض میں کہ چند ماہ تک
ہوے تھے اپنے مقام پر جلوس فرما کر طالبین کو توجہ فرماتے تھے قبل ایام مرض کے
ایک بار فرمایا کہ آج بکمال الطاف [illegible] یہ الفاظ الہام ہوا ہے
غفرت لک ولمن توسل بک الی یوم القیمۃ یعنی ہم نے تجکو بخشا اور اوسکو کہ جسنے
تجکو اپنا وسیلہ قیامت تک کیا اس مژدہ جانفزا سے تمام متوسلین کو تا [illegible]
قیامت ذریعہ بخشش دائمی ہاتھ آیا اور وسیلہ نجات ابدی کا [illegible]
متوسلین ہر بن مو سے ہزار ہزار شکر ادا کریں [illegible]
بے توجہات قرار [illegible] احسان [illegible] زبان

شو دہر ہوی ؛ یک شتر نواز ہزار خواہم کرد ؛ بالجملہ شب دوم ربیع الاول کو ضعف
بدرجہ غایت ہوا ہر ایک کو خوف انتقال طاری ہوا حضرت والد و جناب عمین شریفین
و فقیر و دیگر عزیزان و خدام حاضر رہے اول شب مین آثار خوف غالب تہے آخر شب مین
مستبدل بفرح و سرور ہو گئے آیۃ شریفہ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی
زبان فیض ترجمان سے پڑہتے تہے اور ایسے الفاظ کہ دلالۃ کمال انبساط و نہایت
فرح و شادمانی پر کرتے تہے زبان سے ادا فرماتے تہے بعد ظہر سکرات شروع ہوئی
کچہ عجب وقت تہا کہ نہ بگفتن آید و نہ بنوشتن محض مشاہدہ پر منحصر تہا کثرت ظہور
ارواح طیبہ مثل مشائخ عظام و اولیاء فخام و ہجوم ملائکہ کرام سے تمام مکان ایک بقعہ
نور تہا اور وقت خاص مین حضرت والد قدس سرہ متصل سینہ مبارک و سینہ
اسرار و معارف گنجینہ تشریف رکہے تہے باقی سب یمین و یسار تہے حضرت چشم شریف
کشادہ فرما کر گاہے حضرت والد کو دیکہتے تہے گاہے بند کرتے تہے اوس وقت خاص
مین آپکے ساتھ جو کام کیا اور جو دیا دیا جسنے دیا اوسنے جانا جسکو دیا اوسنے
پہچانا روز پنجشنبہ درمیان ظہر و عصر دوم ربیع الاول ۱۲۷۷ھ بارہ سو ستتر ہجری
روح مبارک نے جسم انور سے مفارقت کر کے شراب وصال پی اور مشاہدہ جمال
مقصود ازلی سے بہرہ یاب ہوے ؎ اِنْ قَالَ لِیْ مُتْ مُتُّ سَمْعًا وَطَاعَۃً
وَقُلْتُ لِدَاعِی الْمَوْتِ اَہْلًا وَمَرْحَبًا ؛ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۵ جمیع
اعیان و ارکان بلدہ طیبہ مثل خالد بادشاہ وغیرہ حاضر ہوئے جنازہ شریفہ
مین ازدہام خلایق عد و حصر سے باہر تہا اکثر اہالی بلدہ شریفہ کہتے تہے کہ اتنا ازدحام
کسی جنازہ مین نظر سے نہین گذرا اہل مدینہ منورہ بحسرت و افسوس جنازہ مین

کہتے تہے ھذا ولی اللہ کوئی کہتا تہا الغیاث یا شیخ الطریقۃ کوئی پکارتا تہا
المدد یا قطب الاقطاب مشائخ کہتے تہے ھذا نقشبندی کبیر کسیکا
چغہ رہا کسی کا عمامہ کسیکی نعلین جاتی رہین غرض کثرت ازدحام سے ایک ہنگامہ قیامت
تہا نوبت دست رسی جنازہ پر دشوار تہی اوٹہانا چیزے دیگر اول جنازہ مواجہ
شریفہ مین روبروے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رکہا گیا بعدہ خاص
مسجد شریف نبوی مین نماز ہوئی بموجب وصیت قرب روضہ حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بجانب قبلہ دفن کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل الجنان
مسکنہ ومثواہ وافاض علینا فی الدارین من فیوضاتہ وخصنا بنفحاتہ
وبرکاتہ امین ٭ تاریخین وفات شریفہ کی عربی فارسی مین بہت ہین عربی جو عم اکبر
مولانا شاہ محمد عمر نے کہی ہے نقل کیجاتی ہے عاش سعیداً مات شہیداً اور حسب
حال واقعی ہے حدیث شریف مین آیا ہے المبطون شہید یعنی صاحب اسہال شہید ہے
آپنے مرض اسہال سے رحلت فرمائی شہادت معنوی علاوہ ازان اور ایک فارسی
منظومہ مولوی محمد سعید عظیم آبادی سے چون شاہ احمد سعید فخر کمل ٭ رحلت فرمو
یافت درخلد محل ٭ پرسند اگر سال وفاتش حسرت ٭ گو شنبہ شہر ربیع الاول ٭٭

فصل ساتوین بیان احوال برادران فخام وفرزندان عالی مقام وخلفاء کرام حضرت مصنف قدس سرہ مین

بڑے فرزند
یعنی والد ماجد راقم کا حال باب دوم مین لکہا جائیگا پیشواے علما محدثین عمدہ اتقیاء
عارفین متبع سنتہ سید المرسلین صاحب فضل جلی مولانا واوستاذنا حضرت شاہ
عبد الغنی فرزند دوم حضرت شاہ ابو سعید قدس اللہ سرہما چونکہ آپ بزرگ واوستا

ہر دو عم جناب شاہ محمد عمر و شاہ محمد مظہر اور راقم سطور کے ہین استفادۂ باطنی حضرت
مصنف یعنی اپنی برادر کلان سی بہی کیا ہی آپکا حال اس رسالہ مین نہونا خالی
غرابت سے نہین لہذا ابتدا اس فصل کی آپکے ذکر مختصر سی کی ولادت شریف آپکی
موضع مغلپورہ قریب مقام سبزی منڈی بیرون شہر دہلی بفاصلۂ دو میل شب شنبہ
بست و پنجم شعبان سنہ ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری مین واقع ہوئی آثار صلاح و تقوی
زمانہ طفولیت سے آپکی ذات شریفہ مین پیدا تہی صغر سن مین شیرینی تلخی مین فرق نہ
کرتے تہی بمشاہدۂ حال مذکور آپکے والد فرماتے تہی کہ یہ فرزند درویش ہوگا آپ
فرمایا کرتے تہی کہ مین چار سالہ تہا کہ حضرت والد مجکو اپنی پیر و مرشد حضرت شاہ
غلام علی قدس سرہ کی خدمت مین لیگئے تہی ہنوز صورت شریف حضرت شاہ صاحب
کی خوب یاد ہی برکات صحبت منیف سے ابتک بہرہ پاتے ہین اوسی عمر مین طالبین آپکے
گرد بیٹھکر عرض کرتے ہمکو توجہ دیجیے آپکی توجہ سے اونکو تاثیر ہوتی تہی صغر سن سے طبیعت
راغب علوم دینیہ واقع ہوی تہی لہذا بعد حفظ قرآن شریف تحصیل اوائل علوم
مولنا حبیب اللہ مرحوم سے کی اوسی زمانہ مین کہ عمر شریف پانزدہ سالہ تہی آپکی
والد ماجد آپکو اپنے ہمراہ حرمین شریفین کو لیگئے حج و زیارت سے مشرف ہوے
عالم علامہ شیخ محمد عابد انصاری سندی مدنی سے کہ بڑی محدث و فقیہ تہی سند
علم حدیث کی حاصل کی اجازت حدیث مسلسل بالاولیہ بلکہ جمیع مرویات شیخ کہ
کتاب حصر الشارد مین ہین آپکو دی بعد مراجعت بلدۂ ٹونک مین آپکے والد ماجد
کا انتقال ہوا آخر وقت مین آپکو وصیت کی تہی اتباع سنت و اجتناب دنیا و اہل دنیا
اور فرمایا تہا کہ اگر اونکے دروازہ پر جاوگے ذلیل ہوگے والا تمہارے دروازہ پر مثل

سگان حاضر ہونگے اجازت اشغال و اوراد بہی عنایت کی اور یہ بہی فرمایا کہ سلوک طریقہ شریفہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کے خلفا سے کرینا بیعت آپ ہی کے دست مبارک پر صغر سن مین کی تہی والد ماجد راقم سطور فرماتے تہے کہ مجکو اور آپکو ایک ہی وقت مین طلب فرماکر بیعت سے مشرف فرمایا تہا چنانچہ آپنے بموجب وصیت عمل کیا تقریر فرماتے تہے اول چند مدت برادر کلان خود یعنی حضرت مصنف قدس سرہ سے استفادہ سلوک باطن کیا ولایت کبری تک ایسے توجہات لین بعدہ حضرت مرزا عبد الغفور خرجوی سے اتمام سلوک کا کیا اور بعد رجوع حرمین شریفین تکمیل علم حدیث کی مولوی محمد اسحاق علیہ الرحمہ نبیرہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی سے کی ترویج علوم دینیہ خصوصاً علم حدیث کی چنانچہ باید و شاید فرمائی تا وقتیکہ دہلی مین تہے بہت لوگون نے آپسے تحصیل اس علم کی کی علی ہذا القیاس فیض باطن سے بہی مردم مستفید ہوئے نسبت باطن آپکی بسبب کثرت اشتغال علم حدیث کے نہایت لطیف بیرنگ تہی ہر کس کی ادراک مین نہین آتی تہی معلومات اس علم کی آپکو بہت تہی مثل اختلاف روایات کتب و اسماء الرجال و تاریخ وغیرہ مین نہایت ملکہ حاصل تہا اگر اس علم مین آپکو یکتائے زمانہ کہین تو بجا ہے اور کیون نہوتے کہ تمام عمر اسی علم کی ترویج مین صرف کی سنن ابن ماجہ پر حاشیہ نفیسہ مسمی بانجاح الحاجہ نہایت مفید لکہا ہے ایکمدت سے حاشیہ طبع ہوگیا ہے حضرت امام مجدد رضی اللہ تعالی عنہ کے مکتوبات کی تخریج احادیث لکہی ہے مسمے بہ تبریز المکتوبات فی تخریج احادیث المکتوبات تکملہ مقامات مظہری جناب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے احوال مین اور آپکے خلفا کی احوال مین لکہا ہے بعد غدر ہجرت حرمین شریفین فرمائی مدینہ منورہ مین سکونت کی وہان بہی بہت لوگ آپکی خدمت مین حاضر ہوکر علم حدیث

پڑہتے تہے بڑے بڑے علما بقدر کمال اس علم کے ہوئے اجازت اسانید حاصل کی فقیر راقم
سطور نے بعض کتابین صحاح ستہ کی آپ سے بھی پڑہی ہین بکمال شفقت و محبت پڑہاتے
تہے الحاصل ذات بابرکات آپکی اس آخر زمانہ مین بہت مغتنم تہی علی الخصوص نسبت
علم حدیث کے فوائد طریقہ سے بھی بہت لوگ منتفع ہوئے باوجود اشتغال علم حدیث مقید تقلید
مذہب حنفی تہے کمال استقامت کہ فوق کرامت ہے اور اتباع سنت و اجتناب بدعۃ و عمل
بعزیمت و ورع و تقوی جو آپکی ذات گرامی مین تہا کم کسی مین ہوگا ساتوین محرم ۱۲۹۶
بارہ سو چہیانوے ہجری مدینہ منورہ مین انتقال فرمایا بقیع شریف مین قریب قبہ امیر المومنین
حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ پائین مزار مبارک برادر کلان خود حضرت مصنف مدفون
ہوئے نور اللہ ضریحہ **نواب مصطفے خان دہلوی** شیفتہ و حسرتی تخلص رئیس جہانگیرآباد
آپکے ممتاز خلفا مین موصوف باخلاق حمیدہ و صفات جمیلہ تہے نسبت باطن خوب حاصل کی
تہی ادراک و وجدان بہت اچہا تہا صاحب نسبت کو مجرد دیکہنے کے جس مقام تک نسبت حاصل
ہوتی بتا دیتے باوجود اشتغال دنیا اس حال کو پہنچنا نہایت غربت ہے استعداد علم
ظاہر مین بہی خوب تہی مولوی کرم اللہ محدث علیہ الرحمہ سے کہ خلیفہ حضرت شاہ غلام علی
قدس سرہ کے تہے استفادہ علم کیا تہا صاحب دیوان فارسی و اردو نظم و نثر مین دونون
زبان کے کامل تہے اشعار فارسی و اردو انکے مشہور و مقبول ہین رحمۃ اللہ علیہ
میان احمد جانصاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالے نے آپ سے بیعت کی نسبت
طریقہ شریفہ حاصل کر کے مشرف باجازت ہوئے کیفیت باطنی اچہی رکہتے ہین و بدولت
فقیر سے بہی کچہ توجہات لین ہین موصوف باخلاق حمیدہ و شائق اشغال و اعمال
طریقہ ہین زاد اللہ فی عرفانہ **مولانا شاہ عبد المغنی** فرزند سوم حضرت

شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہما ولادت بستم ربیع الاخر سنہ ۱۲۳۹ بارہ سو انتالیس ہجری
مین واقع ہوئی دس گیارہ برس کی عمر تہی کہ آپکے والد ماجد کا انتقال ہوا بعض
خلفاء حضرت مصنف سے منقول ہے کہ خرد سالی مین چند اشخاص نے آپ سے کہا کہ ہمکو توجہ
دیجیئے آپنے تسبیح ہاتہہ مین لیکر لفظ ہوشبند کہتا سب حاضرین پر تاثیر پڑی آپکے
والد کی آپ پر محبت خاص تہی حفظ قرآن مجید کرکے مناسبت ساتہہ علم حدیث
و فقہ کی حاصل کی تحصیل مولوی حبیب اللہ مغفور اور اپنے برادر حقیقی حضرت شاہ عبد الغنی
اور مولوی عبد القیوم مرحوم سے کی بیعت طریقہ برادر کلان یعنی حضرت مصنف کے
دست مبارک پر کرکے مخصوص بتوجہات عالی ہوئے جناب شاہ خطیب احمدؒ فرزند حضرت
شاہ رؤف احمدؒ سے بہی استفادہ کیا آپکے والد نے وقت رحلت آپکو اجازت
اشغال و اوراد عنایت کی تہی ذات نفیس مصدر اوصاف جمیلہ و اخلاق حسنہ
مثل تواضع و شکست و مسکنت و تحمل و دید قصور تہی سیرت صالحہ ابا کرام و مشائخ
عظام پر مستقیم تہی بعد کئی سال زمانہ غدر کے ہجرت حرمین شریفین مع اہل و
عیال فرمائی فقیر سے فرماتے تہے ایکبار خواب مین ہمین مشرف بمشاہدہ حضرت
حق جل و علا ہوا بکمال تمنا عرض کیا کہ مشتاق سکونت مدینہ منورہ و موت بلدہ
طیبہ ہون ارشاد ہوا کہ دعا قبول کی چنانچہ اثر قبولیت ظاہر ہوا کہ خود مع
اہل و عیال تا آخر حیات شرف جوار روضۂ مقدسہ سے بہرہ یاب رہے بارہوین
ربیع الاول سنہ ۱۲۹۲ بارہ سو بانوے ہجری مین انتقال فرمایا قریب قبہ حضرت عثمان بجانب
قبلہ پائین مزار شریف حضرت مصنف مدفون ہوئے ابرد اللہ قبرہ و نور مرقدہ
تاریخ رحلت ہے آپکے فرزند دلبند حافظ محمدؒ سنہ ۱۲۷۲ بارہ سو بہتر ہجری کماہ ربیع

الاول دہلی مین اندرون خانقاہ شریف پیدا ہوئے بعد حفظ قرآن شریف تحصیل بعض
کتب دینیہ اپنے عم شریف حضرت شاہ عبد الغنی و جناب شاہ محمد مظہر و فقیر راقم سطور سے کی
بیعت طریقت بھی عم بزرگوار حضرت شاہ عبد الغنی کے دست شریف پر کی اللہ تعالے
انکی عمر مین برکت کرے ظاہر و باطن مین ممتاز فرماوے آمین **قدوۃ اولیاء کرام**
افضل اتقیاء عظام عم اکبر حضرت شاہ محمد عمر قدس سرہٗ فرزند دوم حضرت
مصنف ہین ولادت باسعادت آپکی ماہ شوال سنہ ۱۲۴۴ بارہ سو چوالیس ہجری
دہلی مین اندرون خانقاہ والاجاہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ واقع ہوئی عمر
پنج سالگی مین اپنے جد امجد قدس سرہٗ کو دیکھا تھا اونکی ملحوظ عنایت سے بکمال تربیت حضرت
والد ماجد حفظ قرآن شریف کرکے تحصیل علوم مین مشغول ہوئے اوائل علوم مولوی
حبیب اللہ مرحوم سے اور حدیث شریف عم اکبر حضرت شاہ عبد الغنی محدث دار الہجرہ
سے اکثر علوم دینیہ و تصوف اپنے والد ماجد سے بکثرت و سماعت پڑھے بیعت طریقت بھی
دست مبارک والد ماجد پر کی بکمال صرف ہمت علیہ و توجہات قویہ آپکی تسلیک
سلوک نقشبندیہ مجددیہ مین مصروف ہوئے تا انتہا مدارج احمدیہ و مقامات عالیہ آپکو پہنچایا
اجازت و خلافت مطلقہ سے مشرف فرمایا ایام غدر مین آپنے بھی ہمراہی والد ماجد
ہجرت حرمین شریفین فرمائی تا وقت انتقال والد ماجد مدینہ طیبہ مین مقیم رہے
انظار قدسیہ و الطاف عالیہ حضرت سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے
ترقیات بے پایان حاصل کین بعد رحلت توطن حرم محترم مکہ معظمہ اختیار فرمایا
و مشرف تجلیات الٰہیہ و فیوضات ذاتیہ سرادقات عظمت و کبریائی ہوئے مسند
ارشاد پر جلوس فرمایا التزام ریاضات و مجاہدات چنانچہ باید و شاید بجا

خلایق طالبین حق جوق و فوجا ہوئے بحسب حوصلہ و استعداد بہت طالبین نے آپکی
توجہات عالیہ سے ترقیات مقامات سامیہ کرکے اجازت و خلافت سے ممتاز
ہوکر اشاعت طریقہ شریفہ کیا آپ مستجمع [illegible] شریعت و طریقت آپکی ذات ذوالاصفات
مین کما حقہ موجود تھے درجات زہد و ورع و تقوی و توکل پر کہ لازم مقام مشیخی
ہین بہت ثابت قدم تھے دنیا اور اہل دنیا سے متنفر اتباع سنت سنیہ و اجتناب
بدعت سیئہ پر راغب اخلاق حسنہ موافق اصحاب عادت شریفہ تھے اسدرجہ
متواضع تھے کہ آپکو خادم سے بھی کم جانتے تھے ستر کمالات واجب سمجھتے تھے
شہرت ناپسند تھی [illegible] و اثر و امر غضب تھا صفات بشری کا وجود نہ تھا کمالات
ملکی جلوہ گر تھے نرم کلام شیرین گفتار جو سنتا شیفتہ ہوتا موزونی طبع وجودت
فکر بدرجہ غایت آپکو حاصل تھی اشعار فارسی و ہندی گاہ گاہ نظم فرماتے تھے
قبول خاص و عام ہوگئے تھے شب و روز سوائے اذکار اشغال و طاعت و عبادت
و نشر طریقت و افادہ سلوک طریقت کوئی کام نتھا باوجودیکہ ایسے سخت امراض
لاحق تھے کہ طاقت نشست و برخاست وغیرہ بہت کم ہوگئی تھی مگر جو اشغال
و اوراد و توجہ و حلقہ معمولی تھے ہرگز اونمین فتور نتھا یہی استقامت ہے کہ نزد صوفیہ
بالای کرامت ہے باوجود شدت امراض و کثرت ضعف آخر عمر مین بہ نیت نکاح فرزند
فقیر سفر ہندوستان اختیار فرمایا رامپور کو آپکے قدوم منور کیا نواب کلب علیخان
صاحب مرحوم بکمال تعظیم و تکریم پیش آئے یہان بھی بہت مردم آپکی توجہات سے مستفید
نسبت طریقت ہوئے بالجملہ ذات شریف آپکی اس آخر زمانہ مین نہایت غنیمت
تھی جو محبت و شفقت اس نااہل پر مبذول فرماتے تھے کم کسی پر ہوگی انہین خلو

و جلیس جلوت آپکا فقیر تہا افسوس ہزار افسوس چند ماہ بقید حیات رہکر دوم
محرم الحرام شروع سنہ ١٢٩٨ بارہ سو اٹھانوی ہجری مین سفر آخرت اختیار فرمایا انا
للہ و انا الیہ راجعون ۞ بیرون قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی مجددی
بجانب قبلہ مدفون ہوئے مادہ تاریخ عربی گفتہ فقیر رضی اللہ الوکیل عنہ و مادہ
تاریخ فارسی افسوس فتاد برج عرفان آپکے ایک ہی فرزند ہین عزیزی مولوی
ابو الخیر عبد اللہ سلمہ اللہ تعالی و ابقاہ بماہ ربیع الثانی سنہ ١٢٧٢ بارہ سو بہتر ہجری
دہلی مین اندرون خانقاہ شریف متولد ہوئے انکی والد ماجد نے بعمر چار سالگی انکو بحضور
حضرت جد امجد لاکر عرض کیا کہ اس فرزند کو بیعت سے مشرف فرمائی آپنے الفاظ بیعت
انکو پڑہائے حفظ قرآن شریف کر کے تحصیل علوم مروجہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجر و
مولوی سید حبیب الرحمان صاحب مہاجر و سید احمد دہلوی وغیرہ سے کیے استعداد
علوم ظاہری مین خوب حاصل ہی فطین و ذہین ہین طبیعت موزون ہے شعر خوب کہتے
ہین سلوک طریقۂ آبا کرام اپنے والد ماجد سے طے کیا اجازت و خلافت سے مشرف فرمایا
بعد اونکے انتقال کے اونکے قایم مقام ہوئے مستفیدین توجہ سے بہرہ یاب ہوتے ہین اللہ تعالی
انکی عمر مین برکت کرے مانند آباء و اجداد ظاہر و باطن مین کامل مکمل فرماوے آمین ہمدہ
العارفین نخبۃ الواصلین عم اصغر حضرت شاہ محمد مظہر رحمۃ اللہ
علیہ فرزند اصغر حضرت مصنف ہین آپکی ولادت سوم جمادی الاولی سنہ ١٢٤٨ بارہ سو
اڑتالیس ہجری دہلی مین اندرون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ صاحب قبلہ واقع ہوئی
عمر ایک سالگی مین اپنے جد امجد کو دیکہا تہا فرماتے تہے کہ صورت شریف آپکی فقیر کو بخوبی
خوب یاد ہی صغر سن مین حفظ قرآن مجید کر کے تحصیل علوم نقلیہ و عقلیہ مین مشغول

ہوئے اوسی زمانہ مین آپکو والد ماجد نے بیعت سے مشرف فرماکر مصروف تربیت ظاہر باطن
ہوئے کتب اوائل علوم مولوی حبیب اللہ مرحوم وغیرہ سے پڑہین اکثر کتب فقہ و تفسیر
و حدیث و تصوف وغیرہ بقرات و سماعت آپنے والد ماجد سے صحاح ستہ بالاستیعاب
عم اکبر حضرت شاہ عبد الغنی رحمۃ اللہ علیہ سے تحقیق و تدقیق پڑہین سلوک طریقہ نقشبندیہ
مجددیہ از ابتدا تا انتہا بمقامات احمدیہ و مدارج علیہ خاص توجہات سامیہ والد ماجد
سے طے فرمایا عمر شریف بائیس سال کی تہی کہ تحصیل علوم ظاہری و کمالات باطنی سے
فراغ حاصل کرکے باجازت و خلافت مطلقہ مشرف ہوئے اوسی زمانہ مین آپکو شوق
حج غالب ہوا والد ماجد سے اجازت طلب کیا چونکہ فراق شاق تہا آپ اجازت نہ دیتے
تہے بہت سعی و کوشش سے اجازت دی واسطے اوداع کی تا دروازہ شہر تشریف لائے فقیر بہی
ہمراہ تہا کہ آپکو رخصت کیا اور دعا بکمال التجا کی خطوط بنام محبین یہ رقم فرمایا
علوم اسرار میرے فرزند سے حاصل کرو کہ نسخہ معارف فقیر سے ہے کئی سال مین وہ
نسخہ صحیح کیا ہے اللہ تعالی نے غایت منتہا کو پہونچا انتہی آپ مع رفقا روانہ حرمین
شریفین ہوئے و ببرکت دعا و در تر شرف طواف بیت اللہ و روضہ مقدسہ نبویہ
سے اعزاز حاصل کرکے مورد تجلیات ذاتیہ و الطاف نبویہ ہوکر بحفظ و سلامتی مراجعت
وطن کی آپکے والد ماجد کو بہت فرحت و مسرت حاصل ہوئی آپ بکمال استقامت ظاہر
و باطن مشغول افادۂ بعض مریدین و درس طالبین ہوئے ہمراہ والد ماجد ہجرت حرمین
شریفین فرمائی و مخصوص عنایت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئے بعد
رحلت آپکے مسند ارشاد پر متمکن ہوکر مردمان جہان بہرہ استفادۂ ظاہر و باطن حاضر
خدمت ہوکر مستفید ہوئے موافق استعداد فوائد ظاہری و معارج باطنی طے کرتے

بہت مرتبہ اجازت و خلافت کو پہونچے شب و روز سوائے افادہ طالبین و حلقہ مریدین
اور کام نہ تہا مرتبہ زہد و ورع بکمال آپکو حاصل تہا سخاوت و موافقت اصحاب
اعانت غریبان و محتاجان جبلت ذاتی تہی مکارم اخلاق مراحم اشفاق آپکے خارج
از حد تحریر ہین جو ایکبار بہی حاضر خدمت ہوا تمام عمر حسن اخلاق کا مداح رہا خیارکم
احسنکم اخلاقا آپکی مدح مین کافی ہی بعد انتقال حضرت والد و عم گرامی فقیر حرمین
شریفین مین سوائے آپکے ذات ملکی صفات کی کوئی باقی نہ تہا ارشاد آپکا بہت ہوا ایک
رباط یعنی خانقاہ بکمال اہتمام و حسن انتظام بہت بڑے کئی طبقات کی مدینہ شریف مین
بجانب باب الجمعہ بنوائی ہی بہت زائرین و مقیمین اوسمین رہکر کمال راحت پاتے ہین
منجملہ باقیات صالحات کے یہ عمدہ عمل آپکا تا قیامت باقی رہیگا اوسکے کتب خانہ مین
کتابین بہت نادر الوجود عمدہ کمیاب جمع فرمائی ہین جزاہ اللہ عن المتقین
خیرا اپنے والد ماجد کے احوال مین کتاب مسمی بہ مقامات سعیدیہ مفصل لکہی ہی بسبب نہایت
محبت حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و شوق دفن بقیع شریف سالہا سال
سے قدم باہر مدینہ شریفہ سے نرکہا یہانتک کہ حسب تمنائے دلی یازدہم محرم الحرام شروع
سنہ ۱۳۰۱ تیرہ سو ایک ہجری مین انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ہ بقیع
شریف مین متصل دیوار جانب قبلہ قبہ مبارک حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ پہلوئے
قبر شریف والد ماجد مدفون ہوئے مادہ تاریخ عربی گفتہ راقم سطور وھو قد تشرف بلقاء
اللہ و نیز تاریخ فارسی منظوم فقیر قطعہ تاریخ چو عم مہین شاہ مظہر جناب ٭ برفتہ
ز دنیا بسوئے جنان ٭ دلم سال تاریخ معصوم گفت ٭ بجنات باشد مقامش بدان ٭ چار
فرزند دلبند خورد سال آپکے ہین برخوردار احمد بہاء الدین کہ دوازدہ سالہ

حفظ قرآن مین مشغول ہین آثار صلاح و وراثت آبائی اونکی سیما سے ظاہر ہین نور
چشمان محمد ابراہیم و محمد عیسی و محمد موسی ہنوز خرد سال ہین اللہ تعالی
انکی عمر مین برکت کرے صالح و متقی مثل آبائے کرام ظاہر و باطن مین فرماوے آمین
مولوی ولی النبی صاحب مجددی رامپوری زبدۂ اصحاب و عمدۂ خلفای حضرت
مصنف سے ہین نسب مین بواسطہ حضرت خواجہ محمد سعید حضرت مجدد قدس سرہما
پہونچتے ہین جامع اقسام علوم و فنون منقول و معقول بہ نیت استفادہ ظاہری و باطنی آنجناب
خدمت مین حاضر ہوکر بیعت طریقہ مجددیہ مین کی چند سال ملازم صحبت شریف
رہکر سلوک طریقت طے کیا اجازت و خلافت سے مشرف ہوے نسبت باطن جناب والا
کی استفادہ بعض کتب دینیہ بھی کیا والد ماجد فقیر سے بھی استفادہ ظاہر و
توجہات باطن کیا موصوف بتواضع و مسکنت و صبر و حسن و اخلاق ہین حضرت
فرماتے تھے کہ اسم بامسمے ہین اس سے زیادہ کیا بشارت ہوگی بعد انتقال مولوی
رحیم بخش مرحوم باتفاق مشورہ حضرت والد و جناب اعمام کرام خدمت خانقاہ
دہلی آپ پر مفوض ہوئی بافادہ مریدین و درس طالبین مین مشغول ہین سلمہ اللہ
تعالی و ابقاہ و اوصلہ بتمناہ مولوی محمد ارشاد حسین صاحب مجددی
رامپوری عمدۂ اصحاب و زبدۂ خلفا حضرت مصنف سے ہین نسب مین بواسطہ حضرت
شیخ محمد یحیی حضرت مجدد قدس سرہما کو پہونچتے ہین حافظ عالم و فاضل اجل معقول
منقول و اعظ خوش تقریر ارشد تلامیذ مولانا محمد نواب صاحب کے حسب ہدایت مولانا کی
رامپور سے حاضر خدمت شریف ہوکر دست مبارک پر بیعت کی چند سال ملازم صحبت
رہکر سلوک مقامات مجددیہ تا آخر طے کیا اجازت و خلافت سے ممتاز ہوے

دو مرتبہ شرف حج و زیارت روضۂ اقدس سے مشرف ہوئے حضرت کی آپ پر عنایت
خاص تھی مرجع طالبین ظاہر باطن ہین نفع اللہ بعلومہ المسلمین شاہ عبید اللہ
مجددی نقشبندی قدماے اصحاب کبار خلفاے ہین نسب ہین
حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مجدد رضی اللہ عنہما کو پہونچتے ہین طالب خدا ہو
وطن سے نکلکر خدمت حضرت مین حاضر ہو کر تمام نسبت طریقہ شریفہ حاصل کرکے
شرف حج و زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہو کر باعزاز اجازت و خلافت وطن کو
مراجعت کی بالتزام ریاضات و ترک مالوفات مرجع و مآب طالبین ہوے آپکے حلقہ
اور مراقبہ آپکی خانقاہ مین جمعیت تمام منعقد ہوتا تہا رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد
احمد مجددی قدماے اصحاب حضرت سے ہین نسب مین بواسطہ حضرت محمد یحیی حضرت
مجدد کو پہونچتے ہین اول بیعت حضرت شاہ رؤف احمد عمزادہ حقیقی سے کرکے
توجہات لین بعد خدمت اقدس مین حاضر ہوکے ملازمت صحبت حلقہ توجہات
کی حضرت نے اجازت طریقہ عنایت فرمائی موزونی طبع و مناسبت شعر گوئی بغایت
حاصل تہی صاحب دیوان فارسی و اردو مرزا غالب و مومن خان مرحوم سے اصلاح
لیتے تہے بعد غدر مع اہل و عیال کابل مین سکونت اختیار کی امیر کابل بہت عزت
کرتا تہا آخر عمر مین تنہا ہجرت حرمین شریفین کی چند مدت بقید حیات رہکر مکہ معظمہ
مین سفر آخرت اختیار کیا رحمۃ اللہ علیہ جناب مولوی حبیب اللہ ملتانی
قدماے اصحاب عمدہ خلفا سے ہین بعد علوم متداولہ نقلیہ و عقلیہ اوستاد حضرات یعنی والد
ماجد حضور و حضرت شاہ عبد الغنی و شاہ عبد المغنی و جناب [illegible] شریفین مرید حضرت
جد امجد شاہ ابو سعید قدس سرہ آپ ہی کے معیت مین حج کیا سلوک مقامات مجددیہ

حضرت مصنف کی توجہات سے حاصل کیا اور حضرت سے اجازت و خلافت [illegible] پایا
حضرات بسبب استادی کمال تعظیم انکی فرماتے [illegible] علوم مین ملکہ حاصل [illegible]
بطریق جذب [illegible] جناب حاجی دوست محمد [illegible] [illegible]
خلفا حضرت [illegible] مین اپنا حال دیباچہ مکتوبات حضرت [illegible] بطور
اختصار کے قلمی کیا ایام طالب علمی مین سرشار جذبہ محبت خدا ہو کر طلب شیخ کامل
مین سفر و سیاحت عالم کی بہت کی مشائخ کی خدمت مین حاضر ہوا تسکین قلب
نہین حاصل ہوئی وہ ہی اضطراب تہا بعد استخارہ عزم مصمم جانب دہلی کیا بعد ازان
مین قدمبوسی حضرت شاہ ابو سعید کے [illegible] حرمین شریفین تشریف فرمانے مین
مذکور تہی مشرف ہوا آپکے دست مبارک پر بیعت کی لیکن اضطراب کم نہوا بلکہ زیادہ
تہا کیفیت حال حضرت سے عرض کی آپنے فرمایا مین حج کو جاتا ہون تم یا ساتھ [illegible]
یہان رہو یا دہلی کو جاؤ کہ وہان میرے فرزند میان احمد سعید ہین اونکی خدمت مین
رہکر توجہ لو پس قصد دہلی کیا راہ مین حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کو خواب
مین دیکہا کہ فرماتے ہین کہ تم ہمارے خلیفہ ہو لہذا شوق دہلی اور زیادہ ہوا تا آنکہ
قدمبوسی قطب دوران غوث زمان شیخی و امامی و ابی و استاذی حضرت شاہ احمد
سعید قدسنا اللہ تعالی بسرہ الاقدس و قلبی و روحی فداہ مشرف ہوا [illegible]
تسکین ہو گئی الحمد للہ ازسر نو بیعت کی [illegible] [illegible]
دو ماہ پانچ روز خدمت حضرت [illegible] مین [illegible] اس مدت مین [illegible] بالاخر
اس ناچیز کو اجازت [illegible] قادریہ [illegible] چشتیہ [illegible]
قمیص و کلاہ اپنی مرحمت کی اجازت لکہکر [illegible] عطا فرمایا

اجازت نامہ مین یہ الفاظ انکے حق مین تحریر فرمائی ہین فصار مجمع البحرین
البحار فاجزته بالاجازة المطلقة لارشاد الطلاب والقاء الاسرار
فی قلوب الاحباب جب وطن کو پہونچے استعداد ارشاد اور نشر طریقہ شریفہ
اسقدر ہوا کہ حد بیان سے باہر ہے سیکڑون ہزارون مریدین خانخانان بواسطہ و بے واسطہ
انکی توجہات سے ظہور مین آئے کئی خانقاہ انکے ملک خراسان مین معمور آباد ہین
فیوضات مصدر خوارق و کرامات تھے حضرت فرماتے تھے کہ جیسے مولانا خالد ہمارے
پیر و مرشد کی خلفا مین ممتاز بکثرت ارشاد تھے ایسے ہی حاجی صاحب ہمارے خلفا مین عز
بکثرت ارشاد و مرتبہ فنافی الشیخ کا کہ واسطہ وصول الی اللہ ہے انکو ایسا حاصل تھا
کہ کم کسیکو حاصل ہوا ہو حضرت کے دریاے محبت مین ایسے مستغرق تھے کہ وقت حضوری
حالت بیہوشی طاری ہوتی تھی کفش برداری کمال فخر و عزت جانتے تھے بلکہ بیت الخلا
آپکا اپنے ہاتھ سے پاک کرتے تھے بسبب خدمت و محبت کمالات شیخ بخوبی انکی
ذات مین جلوہ گر تھے ع ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد * مخدوم عالم و عالمیان
تھے حضرت کو بھی انکی ساتھ اختصاص محبت اس درجہ تھا کم کسیکے ساتھ ہوگا
کمال الطاف و عنایت انپر مبذول فرماتے تھے تا حدیکہ جب ہجرت فرمائی جمیع
مریدان طریقت ہندوستان و خراسان حضرت کے تھے انکے حوالہ کئے ایک تحریر عام
مضمون نیابت ممالک مذکورہ بنام انکے لکھی چنانچہ وہ تحریر جناب عم اصغر نے مقامات
سعیدی مین نقل کی ہے بہت الفاظ عالی اوسمین تحریر فرمائے ہین بلکہ جناب مذکور نے
کتاب مسطور مین حاجی صاحب اور اونکے خلفا کے احوال مین ایک باب علیحدہ لکھا ہے
جبکہ حضرت مدینہ کو مع فرزندان ہجرت کی خانقاہ دہلی کی خدمت انکو عطا کی شیخ خا

ومکانات بہر خدمت سپرد کیے اور جا [illegible]

مقرر کریں چنانچہ مولوی رحیم بخش مرحوم کو کہ آپکے خلیفہ صاحب نسبت اور متقی

ومرتاض ومتواضع تھے اپنی جانب سے مقرر کیا [illegible] آبادی خدمت خانقاہ

عالم پناہ چنانچہ بایدوشاید مولوی [illegible] مرحوم [illegible] کی اور خدمات لائقہ حسب حال

وارد وصادر کرتے تھے جیسے [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

چند سال گذری کہ [illegible] ہوا تھا [illegible]

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان آپکا خانقاہ [illegible] الحمد للہ [illegible]

مقام جناب حاجی صاحب حسب [illegible] محمد عثمان صاحب [illegible] مقرر ہیں

مرجع ومآب طالبان حق جل وعلا صاحب زہد وورع وتقوی جامع کمالات ظاہر

باطن ہیں وجود انکا وہاں بس غنیمت ہے اللہ تعالے انکی عمر میں برکت عطا کرے دیرگاہ

سلامت رکھے آمین آخونزادہ مولوی حسین علی باجوڑی قدماء اصحاب

واعظم خلفا سے ہیں اول زمانہ جدامجد حضرت شاہ ابوسعید میں حاضر ہوکر طریقہ

نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کرکے چند روز فیض صحبت اوٹھاکر مراجعت وطن

کی بعد رحلت پھر آکر خدمت حضرتمیں تجدید بیعت کی ملازمت صحبت شریفہ

وخدمات خاصہ میں بدل وجان بارہ تیرہ سال تک مصروف رہے نسبت جمیع

مقامات احمدیہ مجددیہ کی تا انتہا حاصل کی حضرت کی انپر کمال عنایت خاص تھی

یہ بھی فنا محبت حضرت وفرزندان مثل غلامان تھے متصف صفات حمیدہ از

تواضع وشکست ومسکنت وصبر وتوکل وتحمل وحسن اخلاق قوی [illegible] مشرف

باجازت عامہ وخلافت مطلقہ بعد رحلت حضرت [illegible] توجہات حضرت [illegible]

تا زندگی رہی توجہ جمیع مقامات مین ایسے ہی لین بلکہ بوجہ کمال محبت اس
فقیر کے بھی حلقۂ توجہات مین شریک ہوکر توجہ لیتے تھے بعد حصول خلافت چند
مدت ہندوستان مین ضعیف سالی آکر کے باجازت حضرت ہجرت حرمین شریفین
کرکے متوطن مدینہ شریف ہوئے سرگرم افادۂ مریدین تھے تا تشریف آوری حضرت
بعد تشریف آوری ترک افادہ کیا ہمہ تن استفادہ رجوع کی حضرت انکے بارہ مین فرماتے
تھے کہ اپنے مقصود کو پہونچے چند سال ہوئے کہ انتقال کیا بقیع شریف مین قریب مزار
حضرت مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ **مرزا محمد نقشبندی عرف مرزا شاہ
رخ بیگ دہلوی** عمدۂ نیازمندان قدیم و زبدۂ مخصوصان برگزیدۂ حضرت سے
ہین چونکہ خلافت انکو حضرت والد سے ہے لہذا انکا حال خلفای حضرت والد مین
مندرج ہوگا **ملا قربان بخاری** قدس سرہ خلفاء کرام سے ہین چند سال خدمت
عالی مین رہکر سلوک طریقت تمام کیا اجازت خلافت سے امتیاز پایا حضرت فرماتے
تھے کہ صاحب نسبت قویہ و کشف مقامات تھے اپنے وطن مین افادۂ طالبین مین سرگرم
تھے رحمۃ اللہ علیہ **ملا یوسف ارگنجی** قدس سرہ خلفا سے ہین چند سال ملتزم صحبت
شریف رہکر سلوک باطن تا انتہا حاصل کرکے خلافت پائی وطن مالوف مین ہدایت طالبین
مین مشغول تھے رحمۃ اللہ علیہ **حاجی ملا عبد الکریم کولابی** قدس سرہ خلفا سے
ہین حافظ مجید کسب سلوک طریقت قریب انتہا طے کرکے خلافت پاکر مراجعت
وطن کی لوگ [illegible] بہشت شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ **ملا حسام الدین باجوری**
عمدہ خلفا سے ہین چند مدت صحبت شریف مین حاضر رہے نسبت خانۂ ان عجب
حاصل کرکے اجازت خلافت پائی رحمۃ اللہ علیہ **ملا تاج محمد قندہاری** اہل

خلفا سے ہین فاضل اجل جامع علوم معقول و منقول کثیر الذکر متواضع متقی متورع صاحب
احوال بلند و مقامات ارجمند چند سال ملتزم صحبت شریف رہے نسبت باطن
جمیع مقامات مجددیہ حاصل کی شرف اجازت و خلافت سے بہرہ یاب ہو گیا حج و
زیارت سے مشرف ہو کر دوبارہ پھر بقصد حج روانہ ہوے راہ مین انتقال کیا رحمۃ اللہ
برحمتہ ملا سفر درواری قدمار خلفا سے ہین حضرت جد امجد شاہ ابو سعید
قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہو کر ملازم صحبت ہوے بمعیت حضرت مذکور حج و
زیارت سے بہرہ یاب ہوے بعد رحلت کئی سال حضرت کی صحبت شریف مین رہے
سلوک تمام کیا خلافت عطا ہوئی مراجعت وطن کی افادہ طالبین مین مشغول رہے
رحمۃ اللہ علیہ ملا پیر محمد قندہاری قدمار اصحاب و اکمل خلفا سے ہین حضرت
انکی بہت مدح فرماتے تھے کہ صدق طلب و ارادہ صادقہ حق جل و علا جیسے انمین تھا کم
کسی مین ہوگا عزلت و تجرید مین یکتا تھے صائم النہار قائم اللیل صحبت چند روزہ مین
وہ حاصل کیا کہ سالہا سال مین ہوتا ہے اجازت و خلافت دیکر مرخص کیا رحمۃ اللہ
علیہ ملا محمد یوسف کولابی اول مرزا عبد الغفور خرجوی سے استفادہ کیا
بعدہ خدمت اقدس مین چند سال ملازم صحبت رہے سلوک باطن انجام کو پہونچا کر
اجازت و خلافت سے مشرف ہوے بعد رجوع وطن صاحب خانقاہ مرجع خلایق ظاہر و
باطن مین تھے رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد شریف کولابی عمدہ خلفا سے ہین چند سال
حاضر رہکر سلوک خاندان حاصل کر کے اجازت و خلافت سے بلند ہوے بعد رجوع
وطن ہدایت طالبین مین مصروف تھے رحمۃ اللہ علیہ ملا نور محمد کولابی عمدہ خلفا
سے ہین جامع کمالات ظاہر و باطن کئی سال خدمت عالیہ مین استفادہ توجہات

و سلوک مقامات ہو التزام اشغال و اذکار کیا اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر مراجعت
وطن کی ارشاد طالبین مین مصروف تھے انکے استاد کہ مشائخ قادریہ سے تھے منتہی
کمال تھے اپنے سب مرید انکو امر کیا کہ انسے استفادہ کریں کہ مقام انکا عرش پر میرا فرش
ہے لہذا بکثرت مرجع خلایق ہوے رحمۃ اللہ علیہ ملا اسکندر بخاری عمدہ
خلفاء سے ہین دہلی مین آکر بارادۂ صادقہ التزام صحبت شریف و عزلت و اذکار
و اشغال کیا قریب دس بارہ سال مستفید توجہات پر فیوضات رہکر سلوک باطن
نسبت طریقت تا آخر حاصل کی اعزاز اجازت و خلافت سے بہرہ یاب ہوے حضرت والد
فقیر سے بھی بہت استفادہ کیا ہے بمعیت حضرت زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوے
صاحب احوال عجیبہ و واردات غریبہ تھے ولایت خاصہ محمدیہ سے مناسبت اپنی بیان
کرتے تھے مدینہ شریف مین انتقال کیا بقیع شریف مین قریب مزار حضرت کے مدفون ہوے رحمۃ
اللہ علیہ ملا فیض احمد غزنوی فرزند شاہ گل محمد خلیفہ حضرت شاہ غلام
علی قدس سرہ اجل خلفاء سے ہین حضرت کی اپنے کمال عنایت خاص تھی چند مدت
مین فیضیاب جمیع مقامات احمدی ہوے اجازت و خلافت عطا فرما کر مرخص بوطن
بارادہ ارشاد خلایق کرین عالم شباب مین سفر آخرت کیا رحمۃ اللہ علیہ ملا شرف الدین
غزنوی اکمل خلفاء سے ہین بارہ برس خدمت مین حاضر رہے سلوک تا آخر مقامات
طے کیا صاحب حالات مصدر واردات مہذب الاخلاق حضرت کی اپنے شفقت
و عنایت خاص تھی بعض خدمات مخصوص اپنے تفویض ہوتے اس فقیر راقم الحروف کے
کو بھی شریک ادہنین تہا زمانہ حیات حضرت مین و بعد حیات بھی والد فقیر سے
استفادہ کیا بمعیت حضرت ہجرت کی ۱۲۱۰ھ مین انتقال کیا قریب روضہ حضرت

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مدفون ہوے رحمۃ اللہ علیہ ملا فیض احمد قندہاری
عمدہ خلفا سے ہین کئی سال خدمت اقدس مین حاضر رہکے بہرہ یاب نسبت خاندان
ہوے حضرت نے ایک مکتوب مین انکی نسبت اونکا ذکر کرکے لکہا تہا کہ نسبت خاندان عالیشان
[illegible] رحمۃ اللہ
علیہ [illegible] جان قندہاری عرف ولایتی شاہ اجل خلفا سے ہین
کئی سال خدمت مین حاضر رہکر سلوک تمام کیا اجازت وخلافت سے سربلندی
پائی بعض کی خانقاہ مین ایسا مرتاض زاہد عابد ذاکر شاغل مراقب شاید کوئی قبل ازو
تقرر ہوا ہو قلیل الکلام قلیل المنام قلیل الطعام تھے شب و روز مین ایک پیالہ چاء پر
اکتفا کرتے تھے حضرت نے بسبب کثرت التزام مراقبہ انکے حق مین فرمایا تہا قطب انجا
ہو جبکہ یہ لفظ بشارت کافی ہے بعد خلافت بجانب بنارس مرخص ہوے شہر مذکور
مین ہدایت طالبین حق جل وعلا مصروف رہے اہالی شہر مذکور و دیگر بلاد ہندوستان
نہایت معتقد انکے کمال کے تھے بموجب بشارت حضرت قطب بلدہ مذکور تھے چند
سال ہوئے شرف جوار الہی سے مشرف ہوے رحمۃ اللہ علیہ ملا ظہیر الدین
باجوڑی خدا رسیدہ خلفا سے ہین مکرر خدمت عالیہ مین حاضر ہوکر مستفیض
ہوے مقامات عالیہ ہوے نہایت تارک الدنیا و بغایت مستغرق تفرید و تجرید تعلق
اسباب ضروری بہی نہ رکہتے مگر لباس ضروری حضور مین ہمیشہ مستغرق مشاہدہ
محبوب حقیقی و مستہلک انوار جمال معنوی رہتے از دنیا و مافیہا بیخبر گاہی چشم کشادہ
کرتے بند گاہی [illegible] کلمے [illegible] حضرت نے بجمال عنایت فرمایا کہ ملا تمکو اجازت
ہے کہ تعلیم و توجہ طالبین کو کیا کرو عرض کیا حضرت بندہ مثل گاؤ خر ہے [illegible]

کو اوصاف عجیبہ و حالات غریبہ ہو صحبت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ملا جواد [illegible]
عمدہ خلفا سے ہین باراده و صادقہ حاضر ہوکر توجہات عالیہ سے [illegible]
و خلافت حاصل کی صاحب علم و عرفان بعض کتب حدیث و تصوف حضرت [illegible]
جامع شہر مراد آباد مین سالہاے دراز مقیم رہے رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد [illegible]
قندہاری عمدہ خلفا سے ہین چند مدت خدمت اقدس مین حاضر رہکر اجازت و خلافت سے
مشرف ہوے صاحب ذوق و شوق و وجد و حال آثار کثرت اذکار و اشغال [illegible]
انکے سیما سے لائح و واضح تھے قتال دہلی مین درجہ شہادت پایا [illegible]
پیشاوری عمدہ خلفا سے ہین کئی سال حاضر حلقات و توجہات ہو [illegible]
خاندان رہے خلافت سے مشرف ہوے حضرت والد کے بھی بہت [illegible]
عمدہ بھوپال مین مشغول یاد خدا رہے آخر مشرف بزیارت حرمین شریفین [illegible]
شریف مین انتقال کیا قریب مزار پر انوار حضرت بقیع مین مدفون ہین رحمۃ اللہ علیہ
حاجی میر مظہر کابلی عمدہ خلفا سے ہین مکہ معظمہ مین خدمت [illegible]
خلیفہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ مین تین سال استفادہ کیا [illegible]
حسب طلب نہوئی آخر بخدمت عالی حاضر ہوکر چند سال مستفید [illegible]
ہوے بعد رجوع وطن صاحب ارشاد و مرجع طالبین ہوے علیہ الرحمہ مولوی
بشیر علی امروہی اجل خلفا سے ہین عالم فاضل و اغلب [illegible]
چند سال خدمت شریف مین حاضر رہے حضرت کی انپر کمال عنایت [illegible]
شفقت و محبت حضرت شیخ سے نسبت باطن حاصل کرکے مشرف باجازت [illegible]
رجوع وطن غریق رحمت الہی ہوے رحمۃ اللہ علیہ مولوی محمد اسمٰعیل [illegible]

مسوی مجددہ خلفا سے ہین عالم عامل ملکہ علم ظاہر مین خوب تہا سلوک مجددی تمام انجام کو پہونچاکر معزز بخلافت ہوے حضرت کی انپر کمال مرحمت و مہربانی تہی الشرافت کے لقب سے مخاطب فرماتے تہے بعد رجوع وطن درس طالبین و ارشاد مریدین مین بکمال استقامت مشغول تہے علیہ الرحمہ شاہ عبد الحکیم پنجابی و مولوی محمد غوث ہردو پدر و پسر اجل خلفا سے تہے سالہا سال خدمت خاصہ مین مصروف رہے مشغول اذکار و مراقبات و حضور توجہات علی الخصوص پسر نہایت صاحب حالات بلند و ارادت از حضرت عالم عارف بکمال صلاح و تقوی و زہد و توکل آراستہ رقیق القلب کثیر البکا درس مثنوی مولانا روم حضرت سے پڑہتے تہے فقیر نے بارہا دیکہا عین درس مین حالت بکا انپر مستولی ہوتی تہی دونون پیادہ پا شرف زیارت حرمین شریف سے معزز اور مشاہدہ جمال جہان آرا سے مشرف ہوے جمیع مقامات مجددیہ مین توجہات ترقیات حاصل کین اجازت و خلافت سے بہرہ یاب ہوکر مرخص بوطن ہوے غمدہم اللہ برحمتہ ملا محمد سالم قندہاری و ملا عبد اللطیف قندہاری ہردو برادر عالم و فاضل و فقیہ بقصد تحصیل طلب حاضر خدمت اقدس ہوکر نسبت خاندان مجددیہ سے بہرہ ور ہوے خلافت حاصل کرکے رجوع بوطن کی مصروف افادہ طالبین رہے رحمۃ اللہ علیہما ملا چندن خان خدا رسیدہ اصحاب سے ہین چند سال خدمات اقدس سے بہرہ یاب ہوے نسبت خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے حظ وافر حاصل کرکے شرف باجازت و خلافت ہوے رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد نواب صاحب علامہ علوم معقول و منقول جامع فنون فروع و اصول موصوف بصفای ذہن و قوت فہم و حدت طبع و فای سلیم دو تین سال بہر استفادہ

نسبت نقشبندیہ بکمال صرف ہمت عالیہ و قوت توجہ سامیہ حضرت قبلہ
شریف و تحصیل فیض صحبت حضرت کی آپ پر کمال عنایت و نہایت شفقت تھی زیادہ
شریف بھی بحضرت ... اجازت ... مشرف ہوئے سید مولوی فضل حق
خیرآبادی چوبیس پچیس سال ہوئے کہ مع اہل و عیال ہجرت حرمین شریفین
کی شرف جوار بیت اللہ المعظم حاصل ہے علم طب میں بھی بکمال حذاقت موصوف
معالجہ امراض میں مشہور ہیں بسبب فضائل اعیان حرم باحترام تمام پیش آتے ہیں
شرح عقائد نسفی فقیر نے آپ سے پڑھی ہے بسبب صحبت بعض کسان بہ نسبت عقیدہ
سابق فتور واقع ہوا واللہ اعلم شیخ ابوبکر رومی دیار بکری شافعی عمدہ
خلفاء سے ہیں خانقاہ شریف دہلی میں شرف بیعت سے مشرف ہوکر التزام توجہات
و ذکر شغل کرکے سلوک تمام کیا مخلع بخلافت ہوئے بعد رجوع وطن ہدایت طالبین
میں مصروف تھے بعد چند سال حاضر مدینہ شریفہ ہوکے دو بار فیضیاب توجہات تا
انتقال شریف رہے بعد رحلت استفادہ نسبت مقامات حضرت والد سے کرتے رہے
بلدۂ طیبہ میں انتقال کیا جامع علوم و معارف تھے رحمہ اللہ شیخ محسن بصری
حنبلی دہلی میں واسطے تحصیل سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ شہرت کمال حضرت
کی سنکر حاضر ہوئے تین سال استفادہ کیا نسبت معنوی حاصل کرکے ممتاز بخلافت
ہوکر مرخص بوطن ہوئے مولوی غلام محمد غزنوی جامع علوم معقول و منقول
بکثرت اذکار و اشغال موصوف گیارہ سو بار نفی اثبات ایک نفس میں کرتے تھے
علی ہذا القیاس ریاضات میں بکمال اجتہاد مشغول تھے کئی سال صحبت شریف
سلوک تمام طے کرکے مرخص بوطن ہوئے اجازت و خلافت سے سربلندی حاصل کی

مستفید ہوئے بہرہ یاب ہے رحمۃ اللہ علیہ حاجی گل محمد رومی اول بعض خلفاء
حضرت سے استفادہ کیا تسکین حاصل نہوئی خدمت عالی مین حاضر ہوئے سلوک نقشبندیہ
مجددیہ توجہات عالیہ سے تمام کرکے مشرف باجازت وخلافت ہوئے چند سال
بلدہ ٹونک مین افادہ مریدین مین سرگرم رہکر زیارت حرمین شریفین کو حاضر ہوئے
وہین انتقال کیا رحمۃ اللہ علیہ مولانا شیخ محمود افندی مکی برگزیدہ
خلفاء سے ہین چونکہ درد خدا طلب ابتدا سے ولیکن تہا قبل فیضیابی از حضرت طریقہ
نقشبندیہ مین بیعت کسی شیخ سے ملک روم مین کی تہی جب کہ حضرت داخل حرم
مکہ ہوئے بکمال عقیدت دست مبارک پر بیعت کرکے ملازم صحبت شریف مکہ مکرمہ
ومدینہ منورہ مین رہے حضرت کی انپر کمال عنایت وشفقت تہی تاحدیکہ اول مرتبہ
جب قصد زیارت مدینہ طیبہ کا حضرت نے کیا تہا یہ بہی ہمراہ تہے جمال یعنی شتربان
خاص انکی بار کو گران سمجھکر باربرداری وکرایہ سے انحراف کیا حضرت جمال سے
نہایت آزردہ ہوئے اور عزم موقوف رکہا چنانچہ وہ جمال بسبب عہدشکنی راہ مین
قتل ہوکر سزا کو پہونچا سلوک طریقہ مجددیہ حضرت کی توجہات سے تامقام معبودیہ
صرف کیا باجازت وخلافت سربلندی دارین حاصل کی بعد رحلت شریف توجہات
تکمیل مقامات حضرت والد ماجد سے لین بفضیلت علم وعمل وصلاح وتقوی وتہذیب اخلاق
موصوف ہین عہدہ محافظت کتب خانہ کبیر از جانب سلطان روم مامور ہین سلمہ اللہ
وابقاہ واوصلہ مناہ مولوی محمد شاہ صاحب اعیان بلدہ لکہنؤ عمدہ تلامیذ مولانا
محمد نواب صاحب بقصد حج وزیارت حرمین شریفین سنہ ۱۲۴۳ آئے آوازہ کمال حضرت سنکر
بکمال عقیدت ونہایت محبت بدست مبارک بیعت کی التزام صحبت عالی مین نسبت

خاندان مجددیہ سے بہرہ یاب رہے سلوک باطن قریب تمام حاصل کر کے مخلع بخلعت اجازت و خلافت ہوئے دو سال خدمت عالیہ مین حاضر رہے خدمات خاص کہ موجب مزید اختصاص و قرب محبت و عنایت تہین بجا لائے و دل بجا لا حضرت نے بوقت رخصت بکمال افسوس فرمایا یہ میرے بازو ہین مجھسے جدا ہوتے ہین اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی جامع فضائل حاوی علوم حلم و حیا و مروت و سخا تہذیب اخلاق موافقت احباب حسن عقیدت تواضع و مسکنت بردباری و فراست فرزانگی و دانشمندی و قدردانی و مہمان نوازی مین یکتای روزگار و فرید العصر تہے بنظر فقیر کوئی شخص اوصاف مذکورہ مین ہمارے مولویصاحب سا نہین گذرا ایکبار بہی جس سے ملاقات ہوئی تمام عمر ثناخوان رہا افسوس ایسا صاحب کمال در پردہ ستور پردہ قبر ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن غفر اللہ لَہٗ وَجَعَل قَبْرَہٗ رَوْضَۃً مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃ سید قمر الدین احمد صاحب لکھنوی بہمراہی مولویصاحب مذکور شرف بیعت سے مشرف ہوکر ملازم توجہات عالیہ و خدمات لائقہ تا مدت دو سال حاضر رہے حالت صحت و مرض مین ایسی خدمت کی کہ مورد الطاف عالی و شفقت و عنایت سامی تہے بوقت رخصت فرمایا کہ میرے بازو تہے مجھسے جدا ہوتے ہین خلافت عطا فرمائی حفظہ اللہ ورزقہ الاستقامۃ علی الشریعۃ والطریقۃ مولوی ابو الحسن لکھنوی مہاجر مکہ معظمہ قبل وصول حضرت کے شیخ یحیی خالدی سے طریقہ شریفہ نقشبندیہ مین اجازت حاصل کی بعد وصول حضرت خدمت اقدس حاضر ہوکر فیضیان صحبت شریف سے بہرہ مند ہوئے کو توجہات مقامات بطور طفرہ تا آخر مقامات لیکن خلافت سے مفتخر ہوئے چونکہ انکے والد حافظ ایوب خلیفہ حضرت حضرت شاہ درگاہی صاحب رحمۃ اللہ علیہما اور حضرت سے مودت قدیمی تہی لہذا مخصوص

[illegible] حضرت ملازم صحبت شریف [illegible]

ترقیات [illegible] حاصل کرکے [illegible] علوم [illegible]

مکرم [illegible] انتقال [illegible] رحمۃ اللہ علیہ ملا محمد مراد صاحب [illegible] آبادی

سلمہ اللہ تعالی حاضر [illegible] ہو کر بیعت کی شرف التزام توجہات عالیہ

سے کئی سال بہرہ اندوز [illegible] حرمین شریفین میں مخصوص خدمت تھے تا انتقال فیضیاب

صحبت شریف [illegible] کمالات نبوت لیں بعد انتقال شریف ملازم

[illegible] حضرت والد [illegible] ترقیات حاصل کیں علم ظاہر میں استعداد اچھی

[illegible] میں سبق [illegible] بکمال ارتباط و مودت موصوف استعداد سلوک باطنی

بھی خوب ہے صالح متقی مشغول طاعت و عبادت ہیں حضرت فرماتے تھے محمد مراد

از مرادات ما است اس سے زیادہ کیا بشارت ہوگی بعد رجوع حرمین شریفین بنا بر

کہ اصلاح بھوپال میں مصروف یاد خدا و مروج شریعت غرا ہیں رفع اللہ مقامہ

و اصلہ مرامہ میاں رحیم اللہ صاحب دہلوی اول جوانی سے حاضر

خدمت اقدس ہو کر شرف بیعت حاصل کیا مورد الطاف حضرت بسبب خدمتہائے

خاصہ کئی سال تک تا وقت انتقال و ہجرت حرمین شریفین میں حاضر خدمت رہے

توجہات عالیہ سے بہت فیضیاب ہوئے ہم کلان سے نہایت خصوصیت تھی اس فقیر

سے بھی ارتباط و محبت قدیمی ہے عزیزی مولوی ابو الخیر کو عالم طفلی میں بکمال محبت

اکثر اوقات اپنے پاس رکھتے ہیں درس میں مصروف رہتے مرد صالح متقی ذاکر شاغل

عامر اوقات بطاعت و عبادت و اوراد و وظائف مستہلک محبت حضرت والد

حضرت سابق زیارت جمیع بزرگان طریقت عرصہ چند سال سے ملازم خانقاہ

شریف [illegible] ہوئی [illegible] خانقاہ شریف [illegible] بعد انتقال آپ کی مہربانی

و عنایت حضرت [illegible] حال [illegible] زاد اللہ شرفہ و عزہ و عرفانہ شیخ حسن

افندی [illegible] صاحب [illegible] ذوق و شوق مدینہ طیبہ میں حاضر

خدمت شریف ہو کر [illegible] مقامات [illegible] خلافت سے بہرہ مند ہوئے حاجی علی رضا

افندی مدینہ منورہ میں دست مبارک پر بیعت کی مناسبت نسبت طریقہ شریفہ

ببرکت انفاس عالیہ پیدا کی درجہ اجازت پایا بعد انتقال ملازم حلقہ و توجہ حضرت

والد [illegible] وفقہ اللہ تعالی لما یرضاہ سید ابراہیم کردی صاحب

حالات و واردات کثیر الذوق و الشوق حضرت کی ان پر کمال عنایت تھی مدینہ

شریفہ میں داخل طریقہ عالیہ ہوئے اجازت عنایت فرمائی مولوی رضا علی

صاحب بنارسی عالم فاضل حافظ و قاری متقی و صالح مدینہ شریفہ

میں حاضر خدمت ہو کر بیعت کی چند مدت ملازم صحبت شریف رہے اجازت طریقہ

سے بہرہ مند ہوئے تراویح میں بامامت حضرت مشرف ہوئے زاد اللہ عرفانہ ملا

رحمۃ اللہ بخاری مدینہ شریفہ میں مشرف بیعت ہوئے اکثر ملازمت و خدمت

حضرت والد میں حاضر رہتے تھے [illegible] اللہ [illegible] مستفید و فیض

قلبی ہونگے ملا نور احمد غزنوی [illegible] شریف [illegible]

ہو کر سفر حرمین شریفین [illegible] حضرت [illegible] چونکہ انتساب اجازت

حضرت [illegible] ہونگا حاجی احمد افندی

ازمیری مدینہ منورہ میں [illegible] حاضر ہوئے

فیضیاب ہو کر رخصت ہوئے [illegible] رضا علی صاحب حیدر آبادی

اوستاد خط نستعلیق خانقاہ دہلی مین حاضر ہوکر مصروف اشغال و استفادہ باطنی
کئی سال رہے ادراک وجدان بغایت اچھا ہے جودت طبع و تیزی ذہن بدرجہ
کمال ہے اجازت سے مشرف ہین بعد انتقال حضرت دو مرتبہ حاضر حرمین شریفین
ہو کر اعزاز دو جہان حاصل کیا ملازم صحبت و حلقہ توجہات حضرت والد قدس
سرہ رہے بعد معاودت ساکن بلدہ بھوپال ہین سلمہ اللہ تعالی واوصلہ منا
مولوی محمد حسین صاحب حیدر آبادی دہلی مین حاضر خدمت ہوکر دست
مبارک پر بیعت کی تا مدت ملازمت صحبت اقدس مشغول استفادہ باطنی و ملحوظ
توجہات سامی رہکر مشرف باجازت ہوے بلدہ مذکور مین مشغول طاعت و عبادت
ہین حفظہ اللہ بعرفانہ ملا عبد الرحیم چینی بہر استفادہ حاضر ہوکر خلافت
پائی ملک ملیبار مین مصروف ہدایت رہے آخون حمزہ باجوڑی خواہر زادہ
مولوی حسین علی باجوڑی سالہا بسیار مستفید نسبت رہے ملا عبد القدوس
کشمیری صاحب حالات ملا بادشاہ میر صاحب خویش استعداد ملا یونس
یارکندی نے تمام سلوک کیا سید عثمان نسفی قریشی تا ولایت صغری
پہونچے ملا حسن غزنوی اجازت یافتہ ہوے ملا نادر صاحب چند
سال فیضیاب ہوے ملا سالار صاحب کثیر الاشغال و الاذکار ملا نذر محمد خوقندی
صاحب واردات عجیبہ ملا عبد الحکیم حرخی صاحب ذوق و شوق شیخ
احمد بخش کردی رقیق القلب از ارباب کشف قبور و ارواح وغیرہم رحمہ
اللہ علیہم تفصیل احوال جمیع خلفا و اجازت یافتگان موجب تطویل ہے کہ مقصود
اس رسالہ مین اختصار ہے لہذا احالات مختصرہ پر اکتفا کی ہر ایک فرد اشخاص عمدہ زبدہ

سے صاحب احوال بلند واردات ارجمند ارباب حقایق و معارف این حضرت ہم اللہ
تعالیٰ بعرفانہ و رضوانہ آمین طہ باب دوم بیان احوال فرزند اعظم
و خلف اکبر و سند نشین حضرت مصنف قدس سرہ فصل پہلی بیان ولادت و تحصیل
علوم ظاہری و سلوک باطنی میں تا وقت جلوس مسند ارشاد قدوۃ العلماء
العاملین نخبۃ الاولیاء الواصلین آفتاب آسمان ولایت ماہتاب
گردون ہدایت قطب وحید غوث فرید والدی ماجدی سیدی
و سندی جناب حضرت مولانا شاہ عبد الرشید احمدی نقشبندی
مجددی فرزند اعظم حضرت شاہ احمد سعید فرزند اکبر حضرت شاہ ابو سعید فرزند اکبر
حضرت شاہ صفی القدر فرزند حضرت شاہ عزیز القدر فرزند حضرت شاہ محمد عیسیٰ فرزند
حضرت شیخ سیف الدین فرزند عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم فرزند امام
ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی فرزند حضرت شیخ
عبد الاحد فرزند حضرت شیخ زین العابدین فرزند حضرت شیخ عبد الحی فرزند حضرت
شیخ محمد فرزند حضرت شیخ حبیب اللہ فرزند حضرت امام رفیع الدین فرزند حضرت
شیخ نصیر الدین فرزند حضرت شیخ سلیمان فرزند حضرت شیخ یوسف فرزند حضرت
شیخ عبد اللہ فرزند حضرت شیخ اسحاق فرزند حضرت شیخ عبد اللہ فرزند حضرت
شیخ شعیب فرزند حضرت شیخ احمد فرزند حضرت شیخ یوسف فرزند حضرت سلطان
شہاب الدین معروف بفرخ شاہ کابلی فرزند حضرت شیخ نصیر الدین فرزند حضرت
شیخ محمود فرزند حضرت شیخ سلیمان فرزند حضرت شیخ مسعود فرزند حضرت
شیخ عبد اللہ واعظ اصغر فرزند حضرت شیخ عبد اللہ واعظ اکبر فرزند حضرت شیخ

ابو الفتح فرزند حضرت شیخ اسحاق فرزند حضرت شیخ ابراہیم فرزند حضرت سیدنا
ناصر فرزند صاحب رسول اللہ حضرت سیدنا عبید اللہ فرزند امیر المومنین حضرت
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہم وارضاہم وجعل بحبوحة
الجنان مسکنہم ومأواہم وامدنا بامدادہم وادام علینا
من نفحاتہم ولادت شریف آپکی دوم جمادی الاخری ۱۲۳۴ سنہ بارہ سو چونتیس
ہجری بلدہ معمورہ [illegible] تاریخ سنہ ولادت مظہر محمد ہی آثار کمالات
ولایت وعلامات فضائل بچپنہ سے صغر سن مین آپکی جبین نور آگین سے جلوہ گر تہی مجمع ارباب
علم وعرفان وولایت واصحاب زہد وتقوی وہدایت مین ترتیت پائی عمر شریف
پنج سالہ تہی کہ ملازمت صحبت جد امجد خود حضرت قطب زمان قیوم دوران حضرت
شاہ ابو سعید قدس سرہ اختیار کی وملحوظ منظر عنایات والطاف وتوجہات بینہایت
آپکی ہوئی ہر وقت خدمت شریف مین حاضر رہتے تہے بلکہ شب کو معیت آپکی خواب
فرماتے جسوقت واسطے نماز تہجد کے اوٹہتے آپ بہی برابر اوٹہتے شریک نماز تہجد
ہوتے معمول تہا کہ اسوقت بعض اصحاب خاص کو توجہ فرماتے تہے آپ بہی شریک
صحبت توجہ ہوتے فیوضات خاص سے بہرہ کامل حاصل کرتے سبحان اللہ
یہ عمر اور یہ شوق سے ہر کسی را بہر کارے ساختند ۔ میل عشقش اندر ان انداختند
قبل من قبل بلا علة یعنی جسکو چاہتے ہین بلا وجہ اوسکو قبول کر لیتے ہین
بموجب آیہ شریفہ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب
بہمین ترتیب جد امجد اوسی عمر مین حفظ قرآن شریف فرماتے تہے دس برس کی عمر
شریف نہین پہونچی تہی کہ فراغت حفظ سے ہوگئی سات برس کی تہی ستائیسوین

رمضان ... کا سلسلہ اقدس تھی بعد نماز تراویح و ختم ... رود ... پایا حضرت ... تھی

تھی ... کہ حضرت جد امجد نے آپکو اور اپنے فرزند نواسہ یعنی حضرت شاہ عبد الغنی کو ...

قریب ... طلب فرما کر ... سبقت ... مشرف فرما کر ارشاد فرمایا کہ وقت توجہ حاضر رہا کرو

کر ... تھی ... سے ملازم صحبت شریفہ ... بجز ... زیادہ تر ...

توجہات فرمایا بوجہ حفظ قرآن مجید و تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ و کسب سلوک طریقت

نقشبندیہ مجددیہ میں مشغول رہے تحصیل ... کسب ... کا ارادہ ...

... جب جد امجد آپکے عازم حرمین شریفین ہوئے ... فیوضات ...

توجہات سے مستفیض ... جبکہ آپ ... روانہ حرمین شریفین ہوئے اور آپ ...

بھی ... حضرت ... ارشاد ... بس فرمایا کہ ...

ملازم ... توجہات ... فیوضات مقامات نقشبندیہ مجددیہ عنایت ... تھے آپ

فرمایا کرتے تھے کہ ... خلفاء حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کے ...

میں قوت توجہ اور ... ادراک کی لیکن جیسی قوت توجہ حضرت جد امجد کی ...

تھی حضرت شاہ صاحب موصوف کے نزدیک بھی یہ امر مسلم تھا چنانچہ جو لوگ ...

حضرت شاہ صاحب کی توجہ سے بھی متاثر ہوتے تھے آپ سے توجہ دلواتے مگر متاثر نہ ...

اسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہ قبل حضوری حضرت شاہ

صاحب کے ریاضات قویہ مجاہدات شدیدہ زمانہ استفادہ حضرت شاہ درگاہی

رحمۃ اللہ علیہ میں مصروف رہے یہ قوت توجہ ثمرہ اوسکا تھا چنانچہ آپ بھی

نسبت کو کمال مناسبت اپنے جد امجد سے دیتے تھے قوت توجہ آپکی بھی آپکے

والد ماجد کے اصحاب میں مسلم الثبوت تھی بلکہ حضرت مصنف یعنی والد ماجد

فرزند دلبند ہی مسلم تھی لہذا بہت سے مرید ونکو نیظر ظہور تاثیر آپ پر محول فرماتے تھے اور اپنے
والد ماجد کی نسبت کو مناسبت حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی نسبت سے دیتے تھے
آپ نے تحصیل علوم معقول و منقول نہایت تحقیق کمال شوق سے کی کتابیں صرف و نحو
کی مولوی حبیب اللہ صاحب ملتانی سے پڑہیں اور علوم معقول کی مولوی فیض احمد
دہلوی سے کہ علامہ معقول تھے تحصیل کی اکثر کتابیں فقہ و اصول و حدیث و تفسیر و تصوف
مثل رشحات و نفحات و ہر جلد مکتوبات قدسی سمات حضرت امام ربانی مجدد الف
ثانی قدس سرہ و مثنوی مولانا روم و فصوص الحکم حضرت شیخ محی الدین ابن
عربی و عوارف المعارف و آداب المریدین و رسالہ قشیری وغیرہ بکمال تحقیق و
تدقیق مرات کرات بقرات و سماعت اپنے والد ماجد سے پڑہیں کتب حدیث
شریف مولوی مخصوص اللہ ولد اکبر مولانا رفیع الدین فرزند حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی اور مولانا محمد اسحاق محدث نبیرہ و جانشین حضرت شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی سے پڑہکر سند اجازت جمیع مرویات شاہ ولی اللہ کہ عالم
علامہ شیخ ابو طاہر [illegible] سے روایات کیے ہیں حاصل کیں تفصیل اسانید کتاب
انتباہ میں [illegible] تحصیل علوم منقول و معقول سے بکمال اجتہاد و کثرت اشتغال
مدت [illegible] سال میں فراغت حاصل کی سلوک طریقہ شریفہ نقشبندیہ
مجددیہ و نسبت جمیع مقامات احمدیہ معصومیہ بکمال ہمت و توجہات
عالیہ والد ماجد سے طے فرمایا عمر شریف اوسوقت میں قریب بیس سال کی
پہونچی تھی کہ شیخ الحرمین و شیخ العلمین ہوئے اوسی زمانہ میں شوق حج بیت اللہ
المعظم و زیارت روضہ مقدسہ مطہر رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم

آپ پر بہت غالب ہوا حضرت والد ماجد سے اجازت طلب کی بسبب محبت پدری
و تعلق معنوی اجازت نہ دیتے تھے آخر بکمال الحاح و کثرت جد و جہد اجازت حاصل
کی سنہ ۱۲۵۶ بارہ سو چھپن ہجری میں عازم حرمین شریفین ہوے حضرت مصنف یعنی والد
ماجد آپکے بجمعیت خلائق تا بیرون دروازہ شہر دہلی واسطے وداع کے تشریف
لائے عمامہ اور کلاہ و قمیص کہ جو حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ نے اونکو وقت اعطاء
خلافت اپنے دست شریف سے پہنا کر اجازت عامہ و خلافت مطلقہ سے سرفراز کیا تھا
اوسی طرح وہ عمامہ و کلاہ و قمیص اپنے دست مبارک سے مجمع عام میں آپکو پہنا کر اجازت
عامہ و خلافت مطلقہ سے معزز و ممتاز فرمایا ایسے خاص خلعت سے اور کسیکو سرفراز
نکیا کہ خاص آپکا ہی حصہ تھا اور بہت دیر تک دعا فرمائی غم فراق فرزند دلبند
نہایت محزون ہوکر رخصت فرمایا اس سفر میں اور ماسوا اسکے جب آپ سفر کرتے
تو والد ماجد آپکے منتسبین و مخلصین کو نسبت آپکی باین الفاظ یا سند اسکے تحریر فرماتے
کہ فرزند من عزیزی اعظمی نسخہ معارف فقیر ہے جسکو شوق حصول طریقت و ذوق استفادہ
علوم و معارف ہو اوس سے حاصل کرے کہ در حقیقت اونکا ملنا ہی مجھسے ملنا ہے
نیز آپ مع رفقا بکمال اشتیاق متوجہ اس سفر مبارک کے ہوئے اور جس شہر میں قدم تشریف
کو مغتنم سمجھکر بہر استفادہ حاضر ہوتے بلدہ بمبئی میں چند روز اقامت فرمائی
بہت لوگ مستفید ہوئے سامان سفر ہر محل پر غیب الغیب سے مہیا ہوتا تھا چنانچہ
بندر بمبئی میں بھی بعنایت یزدانی سامان مرکب جہاز من کل الوجوہ بامداد
غیبی پہنچا آپ مع الخیر سوار ہو کر چند روز میں داخل بلد اللہ الحرام ہوے
طواف کعبہ مقصود و مشاہدہ انوار جمال حضرت معبود و التزام ملتزم و مس حجر

وقوف بر مقامات و کشوف اسرار حقیقت کعبہ ربانی و اکتشاف سر تجلیات و تنزیہات الٰہی
و وقوف خصوصی سر الحرمین عزات و خصوصیات مشاعر الحرام و کیفیات منیٰ و
جمرات و مقبولیت آداب کے و حصول مرتبہ قرب حضرت علیا و مدارج فنا و بقا
کے بسر اوقات عظمت و کبریائے جلیت سلاطین ہائے اعزاز و تشریف شامل حال ہو
سکنائے حرم محترم علما و سادات و مشائخ بکمال تکریم و تعظیم پیش آئے خصوصاً شیخ
محمد جان خلیفہ اجل حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کہ مشہور ترین مشائخ حرم محترم
تھے نہایت اجلال سے حضور پر نور والا کو اجازت اسانید علم حدیث و جمیع مرویات
از تعلیم و حدیث عالم ہدایت اسناد اعطا فرمایا تصحیح علوم خصوصاً علم حدیث و تفسیر
از شیخ محمد عبد اللہ سراج حنفی شیخ علمائے مکہ معظمہ رحمۃ اللہ علیہ لے کہ بروایت
شیخ صالح فلانی ان کو پہنچتے ہیں چنانچہ ثبت علامہ فلانی مسمی بقطف الثمر میں
مذکور ہیں حاصل کیں مولانا مذکور نے بکمال بلاغت و فصاحت اجازت نامہ
خاصہ مشحونہ بالفاظ مدحیہ و ثنائیہ نسبت آپکی تحریر فرما کر عنایت کیا مگر شوق
دلی و میلان قلبی بجانب مدینہ طیبہ بمصداق حدیث شریف **اَلْمَدِیْنَۃُ**
خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ہر وقت و ہر لحظہ بیدار رکھتا تھا بکمال
تعجیلت روانہ منزل مقصود کے باسرع اوقات و باعجل زمان مشاہدہ قبہ
خضرا و روضہ علیا و جمال باکمال محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہزار بار بشستیم دہن بمشک و گلاب ٭ ہنوز نام تو گفتن
کمال بے ادبی ست ٭ کیا کمال شرف و نہایت تقرب حاصل کیا زبان حال
سے ترجمان گویا تھی شعر تو بدین جمال و خوبی چو بطور جلوہ آری ٭ ارنی

بعبارت دیگر

بگویند انکس کہ بحقیقت لی مع اللہ ترا اِلی لحوق حقیقت الحقایق کہ حقیقۃ احمدی سے ہی مرتبہ
فنا فی الرسول و بقا بالکل حاصل ہوا اعیان بلدہ شریف بلکہ حکام تعظیم و احترام پیش آئے
شیخ الحرم یعنی بادشاہ مدینہ منورہ نے بحسب ملاقات کی ہمعیت خود اندرون
روضہ مطہرہ و حجرہ شریفہ لے گیا اوس وقت خاص مین کمال مرتبہ قرب و اختصاص
پایا راز ناگفتنی سے مشرف اشراق پایا اوتہرا آیا سے نا ظرف نپذیرد و کمال اونقصان
و ظرف شرف ملازمت ... بعد ازان بادشاہ مذکور نے ضیافت کی
اور کہا یہ ضیافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ہے چند روز او خواز
حضوری سے معتنم ہو کر مراجعت بسوے وطن کی بحفظ و سلامتی دہلی مین پہونچے
والد ماجد یعنی حضرت مصنف قدس سرہ نہایت فرحت و خوشی بہر تعظیم کہڑے
ہوگئے تا دیر معانقہ فرمایا اور ادا حمد و ثنا و فرح و سرور بسبب ظہور اسرار
نسبت اصولا ... و حصول نہایت تمنا و غایۃ مامول
زبان فیض ترجمان سے ارشاد کئے بعد مراجعت آپ درس علوم ظاہری
و افادہ معارف باطنی و توجہ مریدین ... طالبین مین مصروف رہتے تہے
اشغال و اذکار و مراقبات و ریاضات جو امور لوازم فقیر و درویشی ہین اپنے
نفس پر واجب جانتے و معمول بہ ٹہرالیے مخالفت نفس جمیع عادات مین اختیار کی
صفات ملکی کو صفات بشری پر ترجیح دی سے قلم اینجا رسید و سر بشکست
قوت نسبت باطن کی اسدرجہ حاصل تہی کہ خانقاہ شریف مین از کہ تا مہ اوس
زور و قوت کی نسبت کوئی نرکہتا تہا لہذا حضرت مصنف بہت اپنے مریدونکو بنظر
ظہور تاثیر و بوجہ قوت توجہ آپ پر محول فرماتے وہ لوگ آپکی قوت توجہات قویہ

سے زیادہ ترمتاثر ہوکر ترقی مقامات حاصل کرکے صورت تمنا آغوش مین
پاکر فائز المرام ہوئے بالجملہ تاکہ حضرت مصنف قدس سرہٗ بقید حیات رہے آپ
بھی اپنے احوال مین یکتا و وقت فرید العصر مروج علوم شریعت ناشر معارف
حقیقت تھے بہت لوگ اوس زمانہ مین بھی آپ سے مستفید ظاہر و باطن ہوئے
قبل ایام غدر حضرت نے بماہ صفر شروع ۱۲۷۰ بارہ سو ستر ہجری مین نکو واسطے
ہدایت و تعلیم طریقت نواب کلب علیخان مرحوم والی ریاست رام پور افغانانکو
زمانہ ولیعہدی مین بجانب رام پور روانہ ہوا فقیر بھی ہمراہ تھا آپکی برکات قدوم میمنت
لزوم سے شہر مذکور منور ہوا علی الخصوص نواب مذکور نے بکمال خلوص و نہایت
عقیدہ بارادہ صادقہ دست شریف پر بیعت کی التزام حلقہ توجہ بھی سہ وقت
ہوا تاثیرات عجیبہ خاندان عالی و توجہات غریبہ بزرگان سامی بواسطہ آپکے
اونپر پڑتی تہین آپ توجہ اونکو بہت دیر تک بقوت فرماتے تھے چنانچہ ظہور اوس
توجہ کا اونکی ذات مین تادم مرگ موجود تہا اہل وجدان جھومتے تھے اژدحام خلایق
اجتماع طالبین اتنا ہوتا تہا کہ جائے نشست نہین ملتی تھی اور تاثیرات توجہات
قویہ اس نور و قوت سے دکہائے مریدین پر پڑتی تہین کہ جون مرغ نیم بسمل
تڑپتے تھے بیتاب و بے طاقت ہوکر فریاد و فغان و نالہ و گریان کرتے تھے تمام
رام پور مین شہرہ تاثیر توجہات قویہ کا زبان زد خاص و عام تہا بلکہ بعضے اعزہ
و اقارب و افغانان شہر بہ نیت امتحان تاثیر حاضر ہوئے بمجرد التفات عالی بیتاب
ہوکر قائل کمال قوت توجہ ہوئے نواب یوسف علیخان کہ اوس زمانہ مین متمکن مسند
ریاست تھے بواسطہ فرزند خود نواب کلب علیخان و دیگر عمائد ملتجی ملاقات بکمال

اصرار ہوئے ہرگز قبول نفرمایا بلکہ فرمایا تمہارا بہی حرج ہمارا بہی حرج ملاقات بعث
التجا حصل تامدت یکماہ اقامت فرماکر مراجعت دہلی کی موافق عادات معمولی مشغول
طاعت وہدایت تہے فقیر صغر سن سے آپکو مدام مشتاق سکونت مدینہ طیبہ پاتا تہا
ہمیشہ بکمال حسرت والتجا دعا فرماتے تہے کہ کون روز سعید ہوگا کہ ہجرت
حرمین شریفین سے ہم سب مشرف ہونگے کب ہماری یہ آرزو و تمنا بر آئیگی اس
امر خاص کیواسطے خاص آپ ہی التجا جناب الہی مین بہت کیا کرتے تہے چونکہ جاذبہ
صادقہ بین المحب والمحبوب الہا سال سے نہایت واثق تہا کتک ظہور اثر ہوتا
ناگاہ غدر دہلی مین واقع ہوا ناچار بموجب خروج کبیر و صغیر مرد و زن ہوا راقم
سطور نے حال مختصر غدر ذکر حضرت مصنف مین لکہا ہے بنظر فقیر وقوع غدر فتح باب
مراد آپکا تہا اور آپ ہی نے وقت مشورہ مشورہ ہجرت حرمین شریفین دیا تہا
چنانچہ آپکے والد حضرت مصنف نے آپکی رائے کو ترجیح دیکر عزم مصمم اوسی جانب کا
کیا مشورہ دیگران کہ جانب بخارا و خراسان وغیرہ تہا موقوف رکہا آپنے بہی
بہمراہی والد ماجد ہجرت حرمین شریفین کی عرصہ قلیل مین تمنار دلی سے حسب
خواہش قلبی فائز المرام دوبارا ہوکر چہرہ مقصود آئینہ مدعا مین جلوہ آرا پایا
یعنی طواف کعبہ مقصود و مشاہدہ تجلیات رب معبود جل جلالہ وعم نوالہ و بکیفیات
اسرار کمال کبریائی و سطوت و عظمت و انوار خلت و اختصاص نسبت اینیت
و محرمیت وحصول مرتبہ فنا و بقا و مقامات عالیہ سے بہرہ یاب ہوکر راہی منزل
جانان یعنی متوجہ مدینہ منورہ حضرت سید الانس والجان صلے اللہ علیہ وسلم
ہوئے یہ اشعار حسب حال تہے رباعی خواہم ہمیشہ در ہوائے تو زیم ؛ خاکی شوم و زیر

پائے تو زیم ∴ مقصود من خستہ زکونین توئی ∴ از بہر تو میرم و ز برائے تو زیم

للمولف میری محفل مین جو حضرت کی رسائی ہوتی ∴ مسند آنکھونکی لبِ فرش
بچھائی ہوتی ∴ جان نثار ہمین فدا جان مین پہلے کرتا ∴ آپنے صورتِ زیبا تو
دکھائی ہوتی ∴ وقت شرف حضوری مشاہدۂ جمال باکمال و شمول الطاف
بے پایان و ظہور عنایات و خصوصیات فراوان افتخار و وجاہت حاصل کیا
تحقق نسبت محبوبیت و حصول فنا اتم و بقاء اکمل مرتبہ مقدسہ حقیقۃ الحقایق
کہ عبارت حقیقۃ احمدی و تعین اول کیا ہے تعین حبی ہے مشرف ہوئے اسوقت خاص مین
کہ لحوق جز باصل الاصول ہے شاہد مطلوب کو ہمکنار مقصود پاکر دولت قرب
خاص سے مستغنی ہوکر شریک خوان نعمت ∴ اوس خاص ہوئے یہ وہ مقام عالی ہے
کہ ہزارون اوسکے ظل الطاف [illegible] حصول مگر بواسطہ عنایت
صاحب اس مقام [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم جسکو جناب
مین مشرف فرماتے ہین حضرت [illegible] خاص آپ پر بہ تبعیت
وراثت یہ مقام منکشف ہوا آگے فرماتے ہین کہ فوق اس مرتبہ مقدسہ کی سیر
قدمی کمل او اخص الخواص کیواسطے بھی مجوز نہین یہان سے نظری سے مشرف
فرماتے ہین مصرع بلا بودی اگر اینہم نبودے ∴ شعر داماں نگہ تنگ و گل حسن تو
بسیار ∴ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد ∴ یہ مرتبہ عالیا مرتبہ حب کا ہے بموجب اشارہ
حدیث قدسی کُنْتُ کَنْزاً مَخْفِیّاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ یعنی بعد مرتبہ
حضرت ذات تعالت و تقدست جو تعین اول ہوا وہی مرتبہ مقدسہ حب ہے
کہ مراد لفظ فَاَحْبَبْتُ سے ہے سبحان اللہ سخن از کجا بکجا رسید شعر

دریں آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ۔ آنچہ استاد ازل گفت بگو میگویم ۔ باجملہ
سرگرم نظارۂ جمال بے نقاب و معاینۂ تجلیات بے حجاب و مورد فیوضات بے
غایات و مظہر اسرار بے نہایات انیس حریم محترم جلیس محفل معظم شاہد تجلیات
فرا حسب خواہش و تمنا مستلذ و متنعم رہتے تھے اکثر اوقات جانب طرف قبلہ شریف کے
متصل روضۂ مطہرہ و حجرۂ مقدسہ اوس موضع شریف مین کہ جسکی شان مین حدیث
مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وارد ہوا ہے جلوس فرماتے تھے
اور بحسب عادت قدیمہ مواظبت اذکار و اشغال و توجہ مریدین و درس طالبین مین
مصروف رہتے تھے

فصل دوسری بیان جلوس مسند ارشاد طالبین و افادۂ مریدین مین

جبکہ آپکے والد ماجد حضرت مصنف قدس سرہ
کو قریب دو سال مدینہ منورہ مین گذرے آخر سال دوم ماہ شوال مین مرض رحلت
لاحق ہوا شدت مرض و کثرت ضعف سے حالات توجہ مین نشست دشوار تھی آپکو
سب پر ترجیح دی قایم مقام اپنا بلکہ جمیع مشایخ طریقت کا اپنی حیات مین کیا
سنہ ۱۲۷۶ بارہ سو چھہتر ہجری مین کہ عمر شریف چند ماہ کم چالیس سال کی تھی مسند نقشبندیہ
مجددیہ پر جلوس فرمایا تا وقتیکہ آپکے والد ماجد بقید حیات تھے سب خلفا مریدین آپکی
توجہات سے مستفید رہے بعد انتقال شریف سب نے آپکے دست مبارک پر تجدید
بیعت کی بہر استفادہ حاضر خدمت و ملازم حلقۂ توجہات رہے مسند آبا کرام و مشایخ
عظام کو بکمال اجلال و استقامت ظاہری و باطنی زینت بخشی مردم اطراف
و جوانب جہان مثل حجاز و روم و شام و بخارا و قزان و خراسان و ہندوستان
وغیرہ نے آپکی جانب رجوع کی جوق جوق گروہ گروہ مردم دست بیعت

بیعت کر کے داخل طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ ہوئے شہرۂ کمالات صوری
ومعنوی کا زبان زد خواص وعوام ہوا ہر ایک مشتاق فیوضات تازہ وافادات
بے اندازہ ہوکر ترک اوطان واعزہ واقران کر کے خدمت اقدس مین مشرف
باستفادہ معارف طریقت وعلوم شریعت ہوا بہت علماء ومشایخ زمان ترک
درس وتدریس ومنصب شیخی کر کے خاکروبی آستانہ فیض کاشانہ کو موجب افتخار
ومغتنم روزگار وباعث حصول نسبت خاندان عالیشان سمجھکر ملازم صحبت
شریف ہوئے آپکے تصرفات قویہ وتوجہات عالیہ سی ترقیات مقامات وتصفیہ
قلوب وتزکیہ نفوس وتہذیب اخلاق وتوفیق طاعات وعبادات وشوق اتباع
سنت واجتناب بدعت وتبدیل صفات رزیلہ بصفات حمیدہ بدرجہ کمال حاصل
حال مستفیدان تہا تاثیرات توجہات سے سلوک تمام نقشبندیہ وعروج مدارج
مجددیہ تہوڑی مدت مین طی ہوتا تہا معاملہ سنین مدت اربعین مین انجام کو پہونچتا
تہا قوت توجہ آپکی کیا بیان کیجاسے بمجرد تعلیم مقام حالات مخصوصہ اوس مقام
کی بطریق کشف یا وجدان مریدین پر ظاہر ہوتے تہے ہر شخص اپنے مقام مین
مستغرق مشاہدات تجلیات ومستہلک فیوضات وواردات رہتا تہا مناسب
حال ہر شخص اوسکی تعلیم وتربیت فرماتے تہے بعضونکو سلوک تفصیلی سے بہرہ ور
کرتے اکثرونکو سلوک اجمالی سے مشرف فرماتے کمترین کو بطور طفرہ کے عبور
مقامات سے سرفرازی دیتے حلقہ توجہ مین ظہور ارواح طیبہ انبیاء عظام وملائکہ کرام
علیہم الصلوات والتسلیمات ہوتا تہا جو لوگ صاحب وجدان تہے شرف دیدار سے
مشرف ہوتے صدہا کس بیواسطہ وبواسطہ مرتبہ اجازت وخلافت سے سربلند ہو

درجات فنا قلبی و نفسی سیر فی اللہ و سیر عن اللہ باللہ سے مرتبہ بقا کو پہونچے مورد تجلیات ذاتیہ و صفاتیہ ہوکر نشر طریقت و ہدایت خلق مین مصروف رہے اللہ تعالی نے ذات بابرکات وجود باجود کو آفتاب آسمان ہدایت و ماہتاب گردون ولایت کیا آپکے وقت کا کہنا مسند مشائخ طریقت آپکے ارشاد فیض بنیاد سے زینت تمام و رونق مالا کلام پاتی تہی حلقہ توجہ مین دریاے فیض الہی ایسا جوش زن ہوتا تہا کہ میری قلم کو کہان طاقت اور قدرت ہے کہ شمہ اوسکا تحریر کرے گاہے گاہے جوش عشق محبوب حقیقی سے حلقہ شریف مین اشعار درد آمیز و نالہای محبت خیز زبان فیض ترجمان پر جاری ہوتے تہے

جو اشعار اسوقت یاد ہین ضبط قلم کرتا ہون

اشعار

قد لسعت حية الهوى كبدي ٭ فلا طبيب لها ولا راقي

الا الحبيب الذي شغفت به ٭ فعنده رقيتي وترياقي

اقتلوني اقتلوني يا ثقات ٭ ان في قتلي حياة في حيات

هنيئا لارباب النعيم نعيمهم ٭ وللعاشق المسكين ما يتجرع

هو الحبيب الذي ترجى شفاعته ٭ لكل هول من الاهوال مقتحم

محمد سيد الكونين والثقلين ٭ والفريقين من عرب ومن عجم

دعا الى الله فالمستمسكون به ٭ مستمسكون بحبل غير منفصم

دع ما ادعته النصارى في نبيهم ٭ واحكم بما شئت مدحا فيه واحتكم

فانسب الى ذاته ما شئت من شرف ٭ وانسب الى قدره ما شئت من عظم

فمبلغ العلم فيه انه بشر ٭ وانه خير خلق الله كلهم

اتصال بے تکیف بے قیاس ٭ ہست رب الناس را با جان ناس ٭ زمین ادہر آسمان تا ختم

زمین و زمان ایس با ندانسته خاکی و بلوج عرشش منزل امی و کتاب خانه در دل

محمد عربی کتاب ... سراست کسیکه خاک درش نیست خاک بر سر او موسی ز هوش رفت بیک پرتو صفات

تو عین ذات می‌نگری در تبسمی مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم الله الله چه جمال است بدین بوالعجبی سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

سوی تو آمده قدسی پی درمان طلبی تو بدین جمال و خوبی چو بطور جلوه آری ارنی بگوید آنکس که بگفت لن ترانی

فرقی بنهاده ... اندک گشت — در دل و دیده اگر نیست سوا بسیار است

بیچکس ... دل را که مدام — دل ترا می‌طلبد دیده ترا میجوید

دور ... باشد مرا — یک جا جدا از سر کوی تو بس باشد مرا

رباعی

تو ... این و آنکه پردازد — بجای جان که تو باشی بجان که پردازد

ترا ز تار نیست فرصت مرا ز نیا — کنون بحال دل ناتوان که پردازد

رباعی

هر که ترا شناخت جان را چه کند — فرزند و عیال و خانمان را چه کند

دیوانه کنی هر دو جهانش بخشی — دیوانه تو هر دو جهان را چه کند

رباعی

تو بیکار کسی نمی آئی — بکنار کسی نمی آئی

بیچاره ... تو آن مردن — بمزار کسی نمی آئی

رباعی

مجنون بخیال رخ لیلا در دشت — در دشت بجستجوی لیلی می‌گشت

می‌گشت همیشه بر زبانش لیلی — لیلی میگفت تا زبانش میگشت

رباعی

بی تو جانا قرار نتوانم کرد — احسان ترا شمار نتوانم کرد

گر بر تن من زبان شود هر موی — یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

ای آشنا ... نه ما — بیگانه مشو یگانه ما

بجرم عشق تو ام میکشند و غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ که خوش تماشائیست

آماده گشته ام و گرشب نظاره را
پیوند کرده ام جگر پاره پاره را

یک چشم زدن غافل ازان ماه نباشی
شاید که نگاهی کند آگاه نباشی

عرفی اگر بگریه میسر شدی وصال
صد سال میتوان به تمنا گریستن

مظهر بجرم نیم نگاهم که میکشد
یکبار خود کنید نگاه روبرو مرا

انفعال جرم بهتر از غرور طاعت است
مظهرا گر دور از حقیقت بر نماز خود مناز

نعش مظهر چو زکویت گذرد چشم بپوش
آخر این مرده همان است که بیمار تو بود

داغ دل در جلوه گاه نگاهی چاق میبایست
خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

بنا کردند خوش رسمی بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

قضا از مشت ما مشت خون آمیخت
که تا رنگین کند هنگامهٔ ذوق محبت را

قصر بہشت تم کو مبارک ہو زاہدا
ہمنے تو کوی یار میں مسکن بنا لیا

قطعہ

نقاب چہرہ سے خورشید کے اوٹہاتا ہے
فلک ہر ایک کو ہر کام میں لگاتا ہے

کوئی حرم کو کوئی بتکدہ کو جاتا ہے
کوئی تلاش معیشت میں جی کھپاتا ہے

جو دل لگی سے ہمیں پوچھو کہ تو کدہر کو جاتا ہے
تو بہر کے آنکھوں میں آنسو یہ کہہ سناتا ہے

علی الصباح چو مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بکوی یار روند

جس وقت یہ اشعار پر اسرار یا مانند انکے نہایت ذوق و شوق سے آپ پڑہتے تہے اوس وقت اہل حلقہ پر جو حالات وارد ہوتے تہے قابل بیان

نہین کسیکو ذوق وشوق کسیکو آہ ونالہ کوئی عروج مین کوئی نزول ہین کوئی گریہ ہین
کوئی خندہ مین غرض عجیب حال ہوتا تہا کہ موقوف مشاہدہ پر تہا بسبب کثرت وجد
وحال ونالہ وفغان حرم محترم نبوی مین لوگ بہر تماشا جمع ہوجاتے تہے اور تاثیر حالات
بجوا اونپر پڑہتی تہی عالم حیرت وسکوت مین متحیر رہجاتے تہے آپ کثرت لذت مشاہدہ
مین مستغرق ہوتے گویا آپکے جلوہ مین حقیقت تجلیات ظاہر ہوتی تہین بموجب شعر

شعر بیا بنگر جمال دوست اینجا ٭ ظہور مظہر خود اوست اینجا ٭ مرید راسخ العقیدت
اور طالب صادق سے جوکہ دائم مصروف اذکار واشغال ونفی واثبات ومراقبات
ومستغرق محبت خدا ورسول وپیران طریقت متبع شریعت وسنت ومجتنب بدعت
متنفر بدل از دنیا وصحبت اہل دنیا ہوتا خوش ہوتے تہے کمال التفات ونہایت
اہتمام سے مصروف تربیت اوسکے ہوتی توجہات بلیغہ قویہ سے فائز المرام فرماتے
وبنہایت شفقت ومحبت متوجہ تسلیک رہتے معزز باجازت وخلافت کرکے حضرت
دیتے اور اجازت وخلافت کو مشروط بامور مذکورہ وتہذیب اخلاق وحسن آداب
وترک لذات وہوای نفسانی فرماتے وَاِلّا اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوطُ
کا مصداق ہی اور اگر کسی طالب سے بدعقیدتی یا بے ادبی یا محبت دنیاوی تہذیبی
وترک اذکار ومراقبات وصحبت ناجنس وعدم التفات وقلت التزام بامور
لوازم طریقت ملاحظہ کرتے نہایت ملول ومایوس ہوتے تہے لیکن بجانب اصلاح
حال اوسکی سعی فرماتے اور تنبیہات ظاہری وباطنی سے متنبہ کرتی گاہ باشارہ
گاہ بصراحت اگر متنبہ ہوکر رجوع بصلاح حال کرتا فبہا والا بالکل معرض
ہوجاتے سلب نسبت کرکے مہجور کرتے نعوذ باللہ منہا فرمایا کرتی تہی صحبت

اغنیا طالبونکو حق مین مثل زہر قاتل کے ہی ایک ہی صحبت مین فوائد مدت کی جاتی
رہتے ہین بسبب استیلای ظلمت و کدورت ایسا نقصان واقع ہوتا ہی کہ تدارک
اوسکا مشکل ہوتا ہی لہذا صحبت اغنیا سے بشدت منع فرماتے تہے بلکہ کثرت مجالست
و مکالمت فیما بین سے بہی راضی نتہے اگر کوئی طالب بقصد بیعت آتا اول اوس سے
فرماتے مین اس قابل نہین ہون مشائخ زمانہ مجہسے بہت اچہے ہین اونسی بیعت کرو
جب عذر نہ مانتا الحاح بہت کرتا اوسوقت اوسکو قبول فرماکر بعد استخارہ یا
شرح صدر داخل طریقہ شریفہ کرتے باین طور کہ اول فاتحہ بارواح مشائخ سلسلہ
پڑہکر تمام شجرہ عالیہ بہ نیت استمداد ظہور برکات پڑہتے بعدہ دونون ہاتہہ طالب کے
اپنے دونون دست مبارک مین لیکر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑہاتے بعدہ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ تین بار کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ تین بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِیْنًا وَّبِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا ایکبار اَللّٰھُمَّ
مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدَنَا مِنْ اَعْمَالِنَا تین
بار بعد ازان تعلیم ذکر اسم ذات و دعای الٰہی مقصود میرا توہی اور رضا تیری محبت
و معرفت اپنی دی کہ بعد سو بار ذکر کے بکمال تضرع مثل ذکر خیال سے یکجاتی کرتے
اور شغل رابطہ یعنی تصور صورت پیر طریقت دلمین یا محاذات دلمین تعلیم فرماتے دعا
فتوحات ظاہری و باطنی و استقامت کرکے توجہ واسطے دفع تعلقات ماسوا و حصول
جمعیت فرماتے معمول تہا کہ بعد بیعت دست شریف سے شیرینی تقسیم کرتے

اول داخل طریقت کو بعدہ حاضرین کو اور امر فرماتے کہ ہر سہ وقت حاضر توجہ
رہو بشرط التزام حضوری توجہات مدت قلیلہ مین جذب لطائف بسوے اصل وحصول
جمعیت باطن و دفع خطرات و دوام حضور و عدم تعلق بماسوا و جمیع حالات
مقامات شامل حال مریدان ہوکر مرتبہ کمال حاصل ہوتا تھا جزاھم اللہ سبحانہ
عن المستفیدین خیرا **فصل تیسری بیان علو شان مین**
آپکی اقران و امثال پر جس زمانہ مین آپکے والد ماجد نے آپکو مسند نشین
کیا اور خود بقید حیات تھے بعض اصحاب نے آپکے والد کو معائنہ کیا کہ حرم شریف
مین مردم الا شعوری جمع ہین بلکہ برادر حقیقی بھی آپکے شامل اونہین لوگون کے
ہین اور دروازہ حرم شریف کے سبب بند ہین ممانعت کلی ہے کوئی شخص بغیر اجازت
باہر نجاسکے چونکہ زمانہ حبس کو عرصہ دراز ہوا لہذا تمام مردم مضطرب و پریشان
ہر جانب باامید رہائی پھرتے ہین اور آپ صحن حرم شریف مین محل حلقہ توجہ مین
متوجہ روضہ مطہرہ بکمال نورانیت ظاہری و باطنی مستغرق تجلیات الٰہیہ
و انوار نبویہ حالت مراقبہ مین تشریف رکھتے ہین چونکہ ماسوا آپکے وسیلہ شفاعت
کسیکو نجانا لہذا خلایق بقصد رہائی و حصول اذن از آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم آپکی خدمت عالیہ مین حاضر ہوے اوسوقت مین سب نے مشاہدہ کیا کہ ایک قطعہ
نور مانند ابر کی روضہ مقدسہ سے نکلکر آپکی جانب متوجہ ہوا قریب آنکر وجود شریف
کو محیط ہوگیا ایسا کہ جسم شریف اوس بقعہ نور مین بالکل مخفی ہوگیا عرصہ تک یہی
کیفیت انتظار رہی بعدہ وہ نور منکشف ہوا اور وجود سراپا نور آپکا اوس سے ظاہر
ہوا اوسوقت آپنے سر مبارک اپنا اوٹھایا متوجہ بجانب خلایق شفاعت کنندہ

ہوکر باآواز بلند فرمایا کہ وحی نازل ہوگئی حکم ربانی خلایق صادر ہوا دروازہ حجرہ
شریف کے کھولدو حکم ممانعت اوٹھہ گیا اب اجازت ہے جسکا جی چاہے باہر جاکے بعد معائنہ
اس واقعہ کے اوس شخص نے آپکے والد ماجد کی خدمت مین مشاہدہ اپنا بیان کیا
آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ بشارت واضحہ فرزندی اعظمی کے حقمین ہے اوس منصب عالی
کی کہ جو اونکو فی الحال عطا ہوا ہے اور امر فرمایا کہ یہ واقعہ اونسے بھی بیان کردو تحریر
فضائل آپکے التزام ریاضات ومجاہدات ودوام مشغولی باذکار واشغال ومراقبات
وکثرت تلاوت قرآن واستغفار ودرود شریف ووظایف اوراد مثل حزب البحر
دعاسیفی ودلائل الخیرات وشفاء الاسقام وقلت طعام وقلت کلام وقلت منام
واتباع شریعت وسنت حضرت سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام واجتناب بدعت وتربیت
طالبین وہدایت مریدین کمال جوش محبت الٰہی ونہایت عشق حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتواضع ومسکنت وتحمل وبردباری وعدم مواخذہ زلات خدام
وتنفر کلی صحبت خلق سے الا بقدر اشد ضرورت خصوصاً اغنیا وارباب غفلت سے قبل
ایام مسند نشینی فقیر کو یاد نہین کہ بلا اشد ضرورت کسی سے مجالست یا مکالمت فرمایا ہو
ہون چونکہ بعد مسند نشینی مرجع خلایق خاص وعام ہوئے ملاطفت برادران طریقت
لوازم مقام مشیخت سے ہے لہذا مکالمت ومباسطت واسطے استفسار احوال مسترشدین
ونصیحت طالبین وحکایات صالحین فرماتے تھے فضائل مذکورہ مین اونکو کمال اتقیا
وشرف حاصل تھا کل اصحاب وخلفا آپکے والد ماجد وجد امجد بلکہ خود والد ماجد
بسبب فضائل مذکورہ آپکو سب پر ترجیح دیتے تھے اور یہ صفات کاملہ آپکی ذات
والاصفات مین مسلم جانتے تھے حضرت مصنف والد ماجد کی نظر مین آپ معظم مکرم

تھے فقیر کو ہرگز یاد نہین کہ بررو یا غیبت مین آپکا نام کبھی لیتے ہون بلکہ جب کبھی ذکر
ہوا یا یاد فرمایا بڑے میان فرمایا کرتے تھے اور اپنا نائب امامت وجمعہ وغیرہ مین عند
العذر کرتے سفر حرمین شریفین مین بعد عذر کہ سفر کشتی دریاے اٹک تھا کنارے دریا کے
دیہات مین خبر قدوم شریف والد ماجد آپکی مشتہر ہو گئی اہل دیہات بشوق
زیارت روانہ ہو کر کنارہ دریا پر جوق جوق مرد وزن صغیر وکبیر مجتمع ہوے
نعرہاے بلند واشارہاے اشتیاق فائض الانوار کرتے تھے آپکے والد ماجد نے
باوجودیکہ ہر دو عم فقیر بھی موجود تھے آپکو فرمایا کہ انکے سامنے کھڑے ہو جاؤ تمھارا
دیکھنا فی الحقیقت ہمارا دیکھنا ہے جسوقت اون مشتاقوں کی نظر آپکے جمال باکمال پر پڑی
تاثیر انظار قدسیہ سے ایک حالت وجد اون پر طاری ہو گئی کمال ذوق وشوق وجد
وتواجد مین کوئی نعرہ کنان کوئی بر سر فغان کوئی مبہوت کوئی گویان غرض
اسیطور سے افتان وخیزان ہمراہی کشتی روان تھے منتظر وصول برکات وطالب
دعاہے قضاے حاجات جب شور وشغب حد سے گذرا حضرت نے آپکو فرمایا کہ بس اجاؤ
کشتی ... روانہ ہوے اور لوگون نے بھی حصول دیدار سے کہ غایت تمنا سے تھے
مشرف ہو کر مراجعت کی الحاصل آپکو والد ماجد کے نزدیک آپکو سب پر ترجیح وتقدیم
تھی بڑی دلیل قوی مسند نشین کرنا آپکا مسند مشایخ طریقت پر اپنی حیات
مین باوجود ... برادر قابل ولایق کے ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب ... کمالات ولایت مثل آفتاب جہانتاب چہرہ منور و
پیشانی نور افشان سے تابان ودرخشان تھی طالبین خداے جل وعلا بمجرد دیدن
... جمال سامی شیفتہ وفریفتہ ہو کر خاکروبی آستانہ

حالی کو موجب فلاح و ترقیات صوری و معنوی سمجھتے تھے ادنی مدت مین بدرجہ
کمال و درجہ خلافت حاصل کرکے راہی وطن ہوئے فقیر طریقہ شریفہ ...
بہرور کرتے فقیر نے بارہا آپکو بعض برادران حقیقی و بعض اعمام ...
حلقہ توجہ واقعہ مین دیکھا اور بکمال حیرت سمع اقدس مین پہونچایا ... فرمایا کہ
فرماتے تھے کہ کمال مین کچھ نقصان ہوگا لہذا یون معائنہ ہوا واللہ اعلم حضرت شاہ
عبد الغنی علیہ الرحمہ نے جب خبر آپکے انتقال کی سنی بے اختیارانہ ... آبدیدہ
محزون و مغموم ہوکر بافسوس فرمایا کہ اب دنیا مین مثل انکے کوئی نہین ہے حکیم
اکبر حضرت شاہ محمد عمر کہ وقت رحلت موجود تھے نہایت بیقرار اور باوفا
گریان تھے بارہا فرماتے تھے کہ بھائی صاحب کی عنایت و توجہ خاص بعد
انتقال مجھپر بہت ہے امداد معنوی و اعانت باطنی میری بہت فرماتی ہین مین انکو ...
صحبت جانتا ہون اکثر مزار شریف پر حاضر ہوکر بہت دیر تک مراقبہ فرماتے تھے —

فصل چوتھی اخلاق و اوصاف صوری و معنوی کے بیان مین

تاب و طاقت کہان ہے کہ اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آپکے تحریر کیسکے ...
عشرہ کہ عبارت توبہ و انابت و صبر و شکر و زہد و توکل و قناعت و ورع و تسلیم
و رضا سے ہین کہ حصول مرتبہ ولایت کا انھین پر موقوف ہے آپکو بدرجہ کمال حاصل تھے
صبر ایسا تھا کہ کبھی کیسی ہی سختی یا تکلیف آپکو پہونچی ہو اوسکا شکوہ کبھی زبان
شریف سے کبھی نہین سنا بلکہ حالت مرض مین تا آہ نفرماتے تھے بیان چیز ہے
دیگر ہے آپکی کتنی اولاد خرد و جوان نے آپکے سامنے رحلت کی کبھی نہین دیکھا کہ آثار
رنج و ملال کے آپ پر ظاہر ہوئے ہون بلکہ ہر حال مین شکر حضرت حق جل و علا

کرتے تھے جیسا کہ ہوا کہ دنیا و مافیہا سے انقطاع اور فقر و تجرد و قناعت جبلی ہوا تو

ہم کیا بیان کیا جاوے توقع و اسباب تعلقات ظاہری و باطنی کی سوا ذات باری کے

کبھی بجز وہم تو الکسی فرد بشر سے نذر کبھی قبول متکفل جمیع حوائج کا حضرت

حق سبحانہ کو جانتے تھے کبھی نہیں دیکھا کہ اظہار حاجت کسی سے اشارہ

سے بھی کی ہو صراحۃً کا تو ذکر ہی کیا تو اتباع اس درجہ تھی کہ جتنے مشائخ

عصر تھے کسی میں نہیں دیکھی اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات کو موصوف

بجامعیت حسنات صوریہ و کمالات معنویہ کیا تھا مگر تمام عمر شریف نے نہیں سنا

کہ اپنی زبان سے کہا ہو کہ مجھکو یہ کمال حاصل ہے ادنیٰ خادم سے اپنی ذات

کو کمتر جانتے تھے امتیاز کی بو تک مزاج اقدس میں نہ تھی محفل یگانہ و بیگانہ میں جب

کبھی تشریف لیجاتے تھے جس جا میں امتیاز نہ پایا جاوے وہیں بیٹھ جاتے تھے بلکہ

بارہا دیکھا کہ قریب صف نعال تشریف رکھتے صاحب مکان بکمال الحاح و تضرع

محل ممتاز پر پہنچنے کی تکلیف دیتا بحالت مجبوری وہاں جلوس فرماتے امتیاز بالکل

منافی مزاج مبارک تھا اندرون محل جب تشریف رکھتے تھے اشغال و اذکار و اوراد

و مطالعہ کتب میں مشغول رہتے تھے کوئی محل ممتاز و مخصوص برائے ذات اقدس معین

نفرماتے تھے اعانت خادموں کی جاروب دینے میں فرش بچھانے میں گندم پاک کرنے

اور مانند ان خدمتوں کے عادت مستمرہ تھی لذات نفسانی و راحات جسمانی کا

وجود ذات شریف میں یک لخت مفقود تھا الا بحکم صاحب شریعت اِنَّ لِنَفْسِكَ

عَلَيْكَ حَقًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا الحدیث

امور ضروری بقدر کمال ضرورت ظہور میں آتے تھے مقصود اصلی و تمنا قلبی ہو کے

طاعات وعبادات واشتغال باذکار و مرضیات خدا جل وعلا و اتباع حضرت
سید انبیا و محبت محبوب کبریا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور کچھہ نہ تھا کھانے پینے
پہننے مین ہرگز مقید نہ تھے جو میسر ہوا خواہ اچھا خواہ برا بلا تکلف بہ ابد مزہ استعمال
فرماتے تھے مقدار طعام نہایت کم تھا دونو وقت مین پیٹ پاؤ سے بھی کم نوش
کرتے تھے اتنے قلیل الغذا تھے کہ فضلہ مین بدبو نہوتی تھی ہمیشہ ذاکر رہتے شاغل
نہایت رقیق القلب کثیر البکا من خشیۃ اللہ تسبیح ذکر دست مبارک سے بہت
کم علحدہ ہوتی تھی بڑی باہیبت تھے کسیکی کیا قدرت تھی کہ آپکے سامنے چون و چرا کرسکے

ہیبت حق است این از خلق نیست ٭ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست

دائم الذکر مستوا صل الفکر نہایت قلیل الکلام والمنام والمخالطۃ مع الانام قدس سرہ
رح اللہ تعالے محفل شریف محیط انوار الٰہیہ و منبع اسرار نبویہ سالکین اہل وجد اکثر
بارہا شرف دیدار انبیاء عظام و ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اپکی محفل شریف میں
مشرف ہوئے سخاوت بدرجہ علیا حاصل تھی اسطور سے دیتے تھے کہ یسار کو یمین کی
خبر نہوتی تھی عفو و بخشش در گذر تقصیرات شیوہ مرضیہ تھا مواخذہ کرنا چہ معنی دارد
تحمل و بردباری ایسی تھی کہ اگر کوئی برو یا غیبت مین برا کہتا چین بجبین نہوتے
تمام عمر مین کبھی نہین سنا کہ آپنے کسیکو برا کہا ہو یا کسیکا گلہ شکوہ زبان مبارک
پر گذرا ہو حسن ظن سب کے ساتھہ رکھتے اپنی نفس شریف کو سب سے بدتر جانتے
تقوی و ورع بدرجہ غایت تھا ارتکاب محظورات شرعیہ کا آپ سے کبھی وقوع میں نہ آیا
اہل دنیا سے نہایت متنفر تھے امراء و حکام کی یہان ہرگز تشریف نہ لیجاتے تھے مگر تھا
مخلصین کے یہان گاہے بتقریب شرعیہ مثل نکاح و ضیافت تشریف فرما ہوتے تھے

ہو کر مراجعت فرمائی خلوت و جلوت میں اہتمام اتباع سنت [illegible]
میں زیادتی تھی یہی معنی اخلاص کے ہیں موصوف تھے [illegible] صدق [illegible]
ہو کر نہ نکلا تھا صفات رذیلہ مثل حسد و بغض و حقد و کینہ و کبر و حب جاہ و عجب
برتری پر اقران کا وجود ذات قدسی صفات میں معدوم تھا عقل و فراست میں
یکتا تھے اہل دنیا اپنے امور میں آپ سے مشورہ لیتے تھے جب حضور دعا کی عمل میں
لاتے [illegible] مشکل [illegible] فقرا کی تعظیم و تکریم فرماتے تھے [illegible] تعظیم [illegible] دیا [illegible]
[illegible] شفقت و مرحمت پیش آتے تھے خصوصا دوستان قدیمی سے
قرابت [illegible] فرماتے تھے مداومت طاعت و عبادت و ذکر اوقات
[illegible] تھا پیکر لطیف ظہور برکات و فیوضات سے
معمور [illegible] مصداق من اذا رؤوا ذکر اللہ ذات
منور [illegible] جلوہ گر تھا وقت تلاوت قرآن مجید برکات حقیقت قرآن ظاہر ہوتے
تھے خصوصا نماز تراویح میں ظہور برکات حقایق الٰہیہ ہوتا تھا ارباب کشف و
اصحاب وجدان پر عجائب حالات و غرائب واردات مبدا حقائق سے متجلی ہوتے
سماع قرأت میں گویا پردہ و حجاب اٹھ جاتا سماع حقیقی سے مشرف ہوتے
اوصاف صوری بھی کچھ لکھتا ہوں کہ شائقین کو تسکین ہو میانہ قامت گندم
رنگ سر مبارک کلان پیشانی نورافشانی کشادہ چشمہاے مبارک کلان و
سرخ و مخمور مکحل بنور بلند بینی دراز خود بینی دہن شریف کشادہ دندان
مبارک تاب مروارید آب دادہ رخسار پرانوار نرم و نازک لحیہ شریف گھنی
اور بڑی سنت معارف گنجینہ کو گھیرے ہوئے تھی تمام اعضا جسم شریف کے متناسب

نرم و نازک خصوصاً دست مبارک ایسے نرم و لطیف تھے کہ کسی کی ہمین نہی
اگر چبھو نٹی کا شی تھی خون نکل آتا تھا بسبب ریاضت و مجاہدات جثہ شریف
نحیف تھا بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی بالجملہ صفات حمیدہ و فضائل جزیلہ و اخلاق
کریمہ و اوصاف فخیمہ بیش ازان ہین کہ تسطیر و ضبط تحریر ہوں سکے گر اجمالاً
سعدی انشا کند ٭ مگر دفتر دیگر املا کند ٭ لہذا چند اوصاف پر اختصار کیا

مثنوی شامل قصیدہ پسندیدہ منظومہ جامع العلوم والتقوی مولوی محمد حسین صاحب مرادابادی متخلص بہ تمنا در مدح والد ماجد حضرت شاہ عبد الرشید و حضرت شاہ عبد الغنی قدس اللہ سرہما

مثنوی

شہ عبد الرشید قطب اعظم ‏ ‏ ہوا ملک ولایت جنسے منظم
کہ تھے وارث امام انبیا کے ‏ ‏ ظہور فیض صدیق خدا کے
عمر فاروق کی وہ دل نشین تھے ‏ ‏ وہ غوث حق امام العارفین تھے
جہان مین کوئی تھا اونکا مماثل ‏ ‏ کوئی دیکھا نہین اونکا مقابل
مسلم اونکو تھی مسند نشینی ‏ ‏ چہ مسند مسند ارشاد دینی
جہان مین فیض تھا اونکا سراسر ‏ ‏ امام و مقتدا و قطب و رہبر
بہت اہل جہان کے پیشوا تھے ‏ ‏ وہ طلاب خدا کے مقتدا تھے
مشرف تھے وہ دیدار نبی سے ‏ ‏ منور تھے وہ انوار نبی سے
خدا نے اونکو یہ رتبہ دیا تھا ‏ ‏ پھر اونکا وصف کیا لکھے کہ کیا تھا
علوم دین کے مخزن صحف صاف ‏ ‏ ثنا اونکی نہین مقدور وصاف

جمال اونکا تھا شمع بزم توحید
جبین تھی مطلع انوار تحمید

نظر تھی رہبر ملک ولایت
دہن تھا منبع بحر ہدایت

یہ اونسے زہد کو تھا عشق تقوا
کہ اونکی ذات سے تھا فخر اوسکا

وہ خادم تھے حدیث مصطفا کے
وہ روشن شمع تھے بزم ہدا کے

یہ ہوتا کام اون شہ کی عطا سے
ملا دیتے تھے بندہ کو خدا سے

بڑے سردار تھے وہ زاہدون کے
بڑے شیخ تھے پیر و مرشد عابدون کے

حبیب اللہ کے تھے یکسا خادم
تو خادم اونکے تھے شاہ و گدا ہم

خدا کے عشق مین از خود رسیدہ
نبی کے عشق مین تھے آرمیدہ

ہمہ اک طبع موزون اونکا
قصیدہ مدح مین اپنا سناو

قصیدہ

انہین محفل سرّ خدا تھی
خلیل و راز دار مصطفا تھے

دُرِ یکدانۂ بحر تقا تھے
نہ کیون ہوتے حبیب مصطفا تھے

وہ دیکھے جلوے تھے آنکھون نے اونکی
کہ مظہر جنکے شاہ دوسرا تھے

شہود جلوۂ محبوب حق تھے
ہمیشہ ہمکنار مدعا تھے

نقوش اونکے قدم کی راہ مین تھے
ہزارون سالکون کے رہنما تھے

سخنہای لطیف اون باخدا کے
دل بیمار غفلت کی دوا تھے

ولی تھے لیک فرط اتقا سے
سزاوار خطاب اولیا تھے

وہ یکتا کیون نہوتے علم دین مین
فہیم توحید حق کے آشنا تھے

خودی سے اسقدر بیزار تھے وہ
کہ دشمن من کے خصم حرف ما تھے

وہ راہِ فقر مین ایسے تہے چالاک | کہ اک اسوار شبدیز ہوا تہے
گدا تہا اونکے در کا قیصر روم | وہ ملک فقر کے اک بادشاہ تہے
فنا فی اللہ کا رتبہ تہا اونکو | دل و جان سے فدائے مصطفا تہے
بقا کا رتبہ بہی حق نے دیا تہا | کہ وہ باقی بحق بعد از فنا تہے
وہ کیونکر مقتدا ہوتی نہ سبکے | حبیب حق کے صرف اقتدا تہے
خدا اونسے نہوتا کیسے راضی | قضای حق کے وہ محو رضا تہے
خدا پاک کیون اونکو نہ ملتا | کہ وہ اوسکے لئے سب سے جدا تہے
وہ تہے آئینۂ اسرار غیبی | نہ صافی دل کہ سر تا پا صفا تہے
دل اونکا کیون نہوتا مطلع نور | کہ وہ دل دادۂ نور خدا تہے
اونہین خیر زمان کیونکر نہ کہتے | مقیم درگہ خیر الوریٰ تہے
خوشا انفاس پاک شاہ موصوف | چمن مین عشق حضرت کے صبا تہے
نہوتی وہ جبین کیون غیرت ماہ | در محبوب حق پر جبہ سا تہے

قصیدہ تمام اشعار تکمیل مثنوی

وطن چہوڑا مدینہ جا بسایا | وہان سے ہر برس حج بہی کمایا
خدا کی در پے جان سونپی خدا کو | وہ پہونچے ہنستے ہنستے مدعا کو
ہین زیر سایہ ام المومنین کے | خدیجہ پاک طینت پاک دین کے
نہایت زہد اور تقوا غنی ہین | کہ اب یہان قدردان اونکی نہین ہین
یہ کچہہ اون شاہ کا خلق حسن تہا | کہ رتبہ غیر کو تہا آشنا کا
ہوکر ایسے جو وہ تو عجب ہے | یہ موروثی ولایت کا سبب ہے

بزرگوں کا ہے اونکے نام لیوا ٭ یہ واسطہ جسکو [illegible]

شہ عبد الغنی قطب زمانہ ٭ وہ ملک فقر میں شاہ یگانہ

وہ میرے دستگیر پیشوا تھے ٭ سپہر فقر پر شمس الضحیٰ تھے

عجم سے لو عرب تک تھے وہ یکتا ٭ زمانہ میں نہ تہا کوئی بھی ایسا

وہ ایسے قطب تھے مخدوم عالم ٭ کہ تھے قطب فلک اونکے غلام

وہ تھے وارث امام انبیا کے ٭ حبیب حق سے تخت [illegible] پا کے

اوٹھاتے اہل محفل سے خودی کو ٭ جگہ رہتی نہ اس نا بیخودی کو

توجہ کا اثر وہ گر دکھاتے ٭ سیاہی ماہ کے دل سے مٹاتے

جو پرتو ڈالتا وہ قلب رخشان ٭ بناتا تیرہ دل کو مہر تابان

دکھاتے گر اثر وہ مرشد یکتا ٭ چھپاتے شیوہ شب جا شمع یکتا

فنا تھے اتباع مصطفا مین ٭ مکین تھے کوشک قرب خدا مین

غنی تھے یاد حق مین ماسوا سے ٭ اونھین اک کام تہا اپنے خدا سے

کہاں تھے اونسے اسرار نہانی ٭ وہ پڑہ لیتے تھے لوح آسمانی

بیان کیا ہون علوم ایسے مہر کے ٭ شناسا تھے وہ [illegible]

یہ کہولے عقدہ ہائے علم لاہوت ٭ سمجھ لیتے ہین اونکو اہل ناسوت

جمال مصطفا آنکھون نسے دیکھا ٭ ہے ایسا کون اب دنیا مین بینا

زبان تھی اونکی اک سیف الٰہی ٭ ثنا اوسکی ہے لفظ بے پناہی

اگر خورشید بھی آئینہ ہوتا ـ ٭ نہ تہا اوس قلب کے نور و صفا کا

فنا تھے الفت محبوب حق مین ٭ نہ تہا ویسا فلک کی نو طبق مین

ہزاران رحمت حق خلاق عالم
بروح پاک او بادا دمادم

فصل پانچوین بعض کرامات ومکاشفات کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ سب سے بڑی کرامت کاملین کے نزدیک محبت خداے جل وعلاو اتباع حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم وحصول مرتبہ تقوی ہی اللہ تعالی فرماتاہے ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم یعنی بزرگترین تم مین سے اللہ تعالی کے نزدیک وہ ہے جو بہت تقوی کرتا ہو اور اجتناب بدعات تصفیہ قلوب مریدین وتزکیہ نفوس طالبین اور پہونچانا سالکین کا مقامات قرب حق سبحانہ مین منکشف ہونا اوپر حالات وواردات مقامات ومشاہدہ انوار تجلیات تصرف کرنا قلوب ونفوس مین بتوجہات والقار فیوض وبرکات ہوشیار کرنا غافل دلونکا یاد خدا مین زندہ کرنا مردہ دلونکا ذکر الہی سے یہ سب امور آپ کی ذات منبع البرکات مین بدرجہ کمال موجود تھے مگر عوام کرامت خرق عادت کو سمجھتے ہین لہذا چند کرامتین ضبط تحریر کرتا ہون کرامت جس سال مین بعد ادا ے حج کے مکہ معظمہ مین رحلت فرمائی قبل ادا ے حج فقیر سے ارشاد فرمایا کہ تم رام پور کو جاؤ فقیر نے عرض کیا کہ بندہ بہ نیت حج مدینہ شریف سے آیا ہے ہنوز حج ادا نہین کیا حضرت نے سکوت فرمایا مگر امر عالی کا خیال مرکوز قلب تھا بعد حج فقیر نے خلوت مین عرض کیا کہ اب مرضی شریف ہو تو فقیر رام پور کو روانہ ہووے فسخ عزم کرے فرمایا زندگی کا کچھ اعتبار نہین دو روز کے بعد کیا واقعہ درپیش ہو فی الحال فسخ عزیمت کرو بموجب امر گرامی فقیر نے فسخ عزیمت کی لیکن ایسی

تاہم وحشت التیام سے نہایت اضطراب و پریشانی قلب کو حاصل ہوئی اوسی
شب مین مرض رحلت لاحق ہوا روز سوم اس دار پر ملال سے دار آخرت
و انتقال فرمایا دو روز کا اشارہ جو فرمایا تھا یہ سیاہی واقعہ عظیمہ واقع
بعد انتقال غالباً ایک ہفتہ نہ گذرا تھا کہ اس سوختہ آتش دوری
و دل مہجوری کو اپنے دیدار فرحت آثار سے اعزاز دیکر ارشاد فرمایا کہ [illegible]
ہو جاؤ کرامت بعد رحلت آپکے فقیر کو مرض سخت لاحق ہوا ہرچند
استعمال ادویہ کیا فائدہ نہوا ایک شب خواب مین ارشاد فرمایا کہ فلانی
استعمال کرو شفا ہو جائیگی بمجرد استعمال شفاء کامل حاصل ہوئی پھر آج تک
اوس مرض نے عود نکیا ایسی ہی عنایات اس نااہل کے حال پر مبذول ہین کہ
بروقت پہونچنے تکالیف کے امداد و اعانت فدوی کی فرماتے ہین بارہا اسکا مشاہدہ
ہوا ہے بلکہ ہر حال مین نگرانی اس کمترین غلام کی ملحوظ رہتی ہے بہت فوائد ظاہری
و باطنی ہو رحفاظت صوری و معنوی اوس سے حاصل ہوتی ہین جو امر مناسب یا غیر
مناسب ہوتا ہے موافق اوسکے واقعہ مین ارشاد فرما دیتے ہین جزاہم اللہ سبحانہ
عنی و عن جمیع المستفیدین خیرا کرامت بعض مرتبہ دعوت مین آپ طعام
کم بھجواتے تھے مردم مدعو بہت ہوتے تھے ہرگز قیاس مین نہ آتا کہ طعام کافی ہوگا
فقیر بلکہ دیگر حاضرین عرض کرتے آپ تبسم فرما کر سکوت کرتے بروقت خوردن
وہ طعام اہل ضیافت کو بسبب برکت آپکے کافی و وافی ہوتا بلکہ زائد ہو جاتا
یہ امر بارہا مشاہدہ ہوا ہے کرامت مولوی ولی النبی صاحب نقل کرتے ہین کہ
ایکبار مجکو بشدت سرما مین حاجت غسل ہوئی آب گرم موجود تھا سامان گرم

کرنیکا بہی مفقود تہا حالت پریشانی مین نہایت حیران تہا آخر شب مین آپ واسطے
نماز تہجد کے اوٹہے تہے چونکہ مجہپر عنایت خاص تہی اوس وقت مین بہی امداد فرمائی کیا
دیکہتا ہون کہ سبوچہ آب گرم دست مبارک مین لاکر مجہکو عنایت کیا مین قائل کرامت
ہوا **کرامت** میان جمیل الرحمن مجددی مرحوم نقل کرتے تہے کہ جب مدینہ منورہ
سے بعزم رامپور بقصد ملاقات والدین حضرت سے مرخص ہوا فقط رامپور کی اجازت
تہی جب بندر بمبئی مین پہونچا بعض عزیزون نے مشورہ دیا کہ ملک کاٹہیاوار کو جاؤ
وہان تمکو بہت فائدہ دنیوی ہوگا خطوط سفارشی بعض مشایخ نے اپنے مخلصون کو کہ
صاحب دولت تہے لکہکر دیے جب وہان پہونچا کسینے یہہ بہی نہ جانا کہ کون شخص ہے
کہان سے آیا ہے نہایت اضطراب و پریشانی مین رہا آخر بلا حصول مرام مراجعت
کی اور سمجہا کہ خلاف مرضی حضرت یہہ حرکت واقع ہوئی نادم و تائب ہوا اور
عزم مصمم کیا کہ سوا رامپور کے اور کہین نہ جاؤنگا جب رامپور پہونچا نواب
صاحب بکمال عزت و احترام کہ زیادہ از مقام تہے پیش آئے اور فوائد دنیوی
بہی بہت حاصل ہوئے اور یہہ امر مرات و کرات مشاہدہ ہوا ہے کہ جو شخص آپکی
نسبت مین کوئی امر بخلاف مرضی مبارک کرتا ہرگز اوس امر مین کوئی فائدہ
مترتب نہوتا تہا بلکہ صدمہا سخت پہونچتے تہے بعوض فائدہ نقصان واقع ہوتا
تہا **کرامت** میر عبد اللہ پشاوری مرحوم خلیفہ آپکے والد ماجد کے
نقل کرتے تہے کہ ایکبار سرہند شریف کو حضرت تشریف لیجاتے تہے
بندہ حاضر خدمت تہا ایک روز قریب شام ایک دریا راہ مین حائل ہوا کہ
پل اوسکا شکستہ تہا عبور اوس سے مشکل تہا ناچار عرابہ کو دریا مین ڈالا لائی

محنت [illegible] تھی عرابہ پھنس گیا [illegible] [illegible] سے [illegible] گیا عرابہ [illegible]

ہوا چونکہ عرابہ مذکور کرایہ کی تھی اسوال گراں بہت [illegible] اوس [illegible]

نکلنا اور بھی دشوار تھا بندہ نے بکمال الحاح عرض کیا کہ حضرت [illegible]

[illegible] خطر [illegible] وقت امداد و تصرف ہے [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] بہت ثقیل [illegible] اوس [illegible] سے [illegible]

سے محنت نکل گیا سب ساتھ [illegible] جب [illegible] منتظر [illegible] حال [illegible] توجہ

بلکہ ظہور کرامت ہوا۔ کرامت ایک شخص نے آپکے مریدون میں سے

زمین واسطے تعمیر مکان کے خریدی آپنے منع فرمایا کہ خریدنے مین کچھ فی

فائدہ نظر نہین آتا اوسنے بموجب ارشاد عمل کیا اور زمین کو خریدا اور

شروع تعمیر کی بھی کی ایسے سوانح پیش ہوے کہ تعمیر ممکن نہوئی بلکہ بانی

نے سفر دار آخرت کیا غفر اللہ لہ۔ کرامت سید ناصر وزیر مرحوم راوی

نقل کرتے تھے کہ ایکبار مجکو بسبب قرضہ کے نہایت سختی ہوئی قرضدار اون

نہایت تنگ کرتے تھے صورت ادا بظاہر دشوار تھی حضرت کی روح

مبارک کی جانب متوجہ ہو کر عرض کیا کہ حضرت غوث الثقلین اور

حضرت مجدد رضی اللہ عنہما اپنے مریدون کی مدد وقت تکلیف فرما دیتے تھے

اب مجھپر ادا قرض کی نہایت تکلیف ہے حضرت مدد فرمائین اوسی شب

واقعہ مین حضرت کو دیکھا کہ تشریف لائے اور تسکین خاطر حزین فرمائی

کہ پریشان دل نہو انشاء اللہ تعالی قرضہ ادا ہو جائیگا صبح کو غیب الغیب

سے صورت ادا فرض کی ہو گئی بندہ فرصت ادا کر کے حضرت کی امداد و کرامت کا مظہر
ہوا۔ **کرامت** نیز سید مذکور نقل کرتے تھے کہ ایکبار کشود باطن بالکل
بند ہو گئی نہایت مضطرب الحال ہو کر متوجہ بجانب روحانیت حضرت
پیر و مرشد برائے حصول کشود باطن ہو کر مراقب بیٹھا عالم غیب مین
مشاہدہ ہوا کہ حضرت درمیان آسمان و زمین کے عرصہ ہوا مین ایک تخت پر
جلوہ افروز ہین اور بجانب بندہ ہمت جذب صرف فرمائی کہ بندہ کو ناگاہ
اوپر کی جانب ہوئی اڑتا ہوا متصل تخت شریف پہنچکر ملحوظ انظار الطاف
و توجہات مرشدانہ ہوا تخت شریف بجانب بالا پرواز کرتا تھا بندہ بھی ہمراہی
تخت معلق ہوا مین پرواز کنان تھا صعود و پرواز اسقدر تھی کہ خارج از حد تقریر اور
مقدار مسافت سیر بھی بیرون از احاطہ تحریر ہے الحمد للہ ایسی کشود باطن ہوئی
کہ گمان نہ تھا ازبسکہ بندہ نوازی حضرت بلندی۔ قدس اللہ سرہ **مکاشفہ**
فرماتے تھے کہ ایکبار رمضان مبارک کی ستائیسوین شب کو کہ لیلۃ القدر تھی
عین نماز تراویح مین دیکھا کہ حضرت جبریل علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
نزول اجلال باکمال بغایت نورانیت فرما کر بہ نسبت فقیر کے الطاف کثیر
مبذول فرمائے قرب اتصال خاص سے بہرور کیا دست مبارک مین ہاتھ فقیر کا
لیکر بکمال عنایت شرف مصافحہ سے اعزاز بخشا۔ **مکاشفہ** فرماتے تھے
کہ جب اول مرتبہ سنہ ۱۲۵۶ بارہ سو چھپن ہجری مین بزیارۃ روضۂ مقدسہ مشرف ہوا
تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعنایات خاصہ و مشاہدات احوال
واجب الاستتار سے اس عاشق جان نثار کو سرفراز فرمایا تھا ماسوا بہ بیان

کھینچتا ہون مکاشفہ فرماتے تھے کہ جب دوسری مرتبہ بہمراہی حضرت والد ماجد
سواجہ شریفہ مین مشرف بزیارت ہوا کمال عنایت سے حضرت والد کو بخلعت
خاص مخلع فرمایا مجکو اور برادر عزیز مولوی محمد عمر کو ایک ایک تاج سے سربلندی
ہر دو جہان سرفرازی مکاشفہ فرماتے تھے کہ ایکبار مدینہ منورہ مین حضرت والد
نے مجکو کسی امر خاص کے واسطے فرمایا کہ شیخ الخطبا سید محمد مدنی پاس جاؤ
جب حرم محترم نبوی مین داخل ہوکر قریب روضہ مطہرہ پہونچا حضرت سید
کائنات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات نے بندہ سے دریافت فرمایا کہان جاتے
ہو مینے عرض کیا کہ سید محمد مدنی پاس جاتا ہون ارشاد فیض بنیاد ہوا کہ
سید محمد مدنی تو مین ہون۔ زہی تفقد احوال وخہی عنایت بیشمار ع از انظار
نہ پذیرد کمال انفصال ؛ وزین شرف روزگارسن باشد ؛ آخر الامر بموجب ارشاد
عالی سید مذکور پاس گیا حقیقت حال حضور سے عرض کردی مکاشفہ ایکروز
فقیر راقم سطور آپکی خدمت اقدس مین حاضر تہا ناگاہ دل مین یہ خیال گذرا
کہ حضرت مرزا جان جانان مظہر قدس سرہ کے چار مشایخ طریقت تھے ہر ایک
صاحب کمالات ظاہری و باطنی۔ مگر سید نور محمد بدایونی کی محبت اپنے دلمین
بہت زیادہ سب سے پاتا ہون اسکی وجہ کیا ہے آپنے بطور اشراف خطرات فقیر متوجہ
فقیر ہوکر فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب قبلہ کو محبت سید صاحب سے اسقدر تھی
کہ جب ذکر شریف حضرت سید صاحب کا آپکی زبان پر گذرتا بباعث شدت
محبت بے اختیار گریہ فرماتے تھے بارہا اتفاق ہوا ہے کہ خطرات سے
اہل نا اہل کو مطلع فرماتے تھے یا جو شبہات علوم ظاہری اور معارف باطنی

میں عارض ہوتے تھے و التفات حالی بغیر بحث و تفہیم زبانی حل ہو جاتے تھے
مطلب ہر صعب اگر کتاب میں پیش ہوتا کہ بوقت مطالعہ فہم میں نہ آتا جس وقت
واسطے درس کے حاضر خدمت ہوتا تھا محض عبارت پڑھنے کے کیسا ہی مطلب
صعب یا دقیق ہوتا فہم میں آجاتا چونکہ عوام کو نظر کشف و کرامت پر زیادہ
تر ہوتی ہے چند کرامتوں پر اکتفا کی ورنہ ذات فائض البرکات حضرت کی
کرامت در کرامت تھی جمیع اعمال و افعال و اقوال سراسر کرامت تھی
اگر کوئی بنظر انصاف و اعتقاد آپکو دیکھتا اور آپکے اشغال پر تامل کرتا
بلاشک ولایت کا قائل ہوتا کمال استقامت طاعات و عبادات و التزام
ورع و تقوی خود اعظم کرامات ہے ذات گرامی کو باوصاف خرق عادات موصوف
کرنا درحقیقت نقص ثابت کرنا ہے کہ مرتبہ کمال آپکا اس سے بہت عالی تھا اولیا
عزلت و ارباب مناصب خدمت آپ سے ملاقی ہوتے تھے فرماتے تھے کہ صاحب
خدمت مدینہ منورہ ایک شخص بہیئت بدوی تھے الحاصل میرا کیا مقدور کہ
حضرت کے اوصاف ذاتیہ و فضائل و مناقب عالیہ قلم سے ذرہ کی کیا حقیقت
کہ آفتاب جہانتاب کے فضائل ظاہری یا کمالات باطنی ادراک کر سکے معرفت
حقیقت بس بعید ہے امید ہے کہ بنظر الطاف کریمانہ و شفقت بزرگانہ یہ بے ادبی
معاف فرمائیں ورنہ خطای شدید ہے جتنے مرید خلفا تھے سب پر کمالات و
کرامات و اشراف خطرات قلوب عیاں تھے ع نہ حسنش غایتے دارد نہ
سعدی راسخن پایان * بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی ع ای
آفتاب روی ترا شیر آفتاب * چشمک زند بدور تو شیر برآفتاب *

فصل چھٹی عادات شریفہ و اعمال حسنہ کے بیان مین و حال انتقال از دار فانی بسوے دار باقی کے

جس وقت حضرت خواب سے کہ بہتر غافلین کی بیداری سے تھی بیدار ہوتے
ادعیہ ماثورہ اوسوقت کی پڑہکر اپنے دست مبارک سے آب کوزہ مین
لیکر بیت الخلا کو جاتے اول دہنا پاون وقت دخول داخل کرتے وقت
خروج بایان نکالتے بعدہ آب وضو لیکر باداب مسنون وضو مسواک
کرکے نماز تہجد بطول قرأت ادا فرماتے وقت طلوع صبح صادق سنت
صبح مکان مین ادا کرکے ادعیہ صبح پڑہتے ہوے داخل حرم محترم نبوی ہوتے
اول جماعت وقت صبح کہ شافعیہ کی ہوتی ہے باقتداء امام شافعی نماز صبح
صف اول مین ادا فرماکر بعد دعا کے حضوری مواجہ شریفہ و عرض صلوۃ و
سلام متوجہ محل حلقہ توجہ آخر دالان غربی مسجد شریف قریب دروازہ منارہ
مجیدیہ کہ نشست گاہ آپکے والد ماجد کی تھی ہوتی آپ اوراد صبح حزب البحر
و دعا سیفی و درود کبریت احمر منسوب بحضرت غوث الثقلین قدس سرہ و شجرہ
مشایخ کرام کے پڑہنے مین مشغول ہوتے مریدین حاضر ہوکر ختم صبح جو کہ
حضرت مصنف کے احوال مین فصل دوم مین مذکور ہو چکے ہین مصروف ہوتے بعد ختم
دست مبارک مع حاضرین اوٹہاکر ثواب ختم جس بزرگ کا ہوتا اوسکی روح
مبارک پر ہدیہ کرکے بوسیلہ روح شریف فتوحات ظاہری و باطنی و حصول
مقاصد صوری و معنوی برائے خود و متوسلین جناب الہی سے طلب کرتے
مگر دو ختم اس فقیر نے زیادہ کئے ہین ایک ختم حضرت مصنف دوسرا ختم

حضرت والد ماجد قدس سرہما کا بعد تمام ختم مصروف توجہ و القاء فیوض مقامات
بجانب ہر شخص فرداً فرداً ہوتے کیفیت توجہ حضرت مصنف کی جیسے لکھی ہے آپ
بہی ویسی ہی تہی تہہ فرق اتنا تہا کہ آواز نفس شریف نہ نکلتی تہی اور نہ سر مبارک
کو حرکت دیتے تہے تا وقت اشراق کہ آفتاب بلند ہو جاتا تہا مشغول توجہ رہتے
وقت فراغ باواز بلند الحمد للہ رب العالمین کہکر دعا فرماتے مریدین دست بوسی
کرکے رخصت ہوتے آپ چار رکعت بدو سلام دو رکعت سنت اشراق و دو
رکعت بہ نیت استخارہ ادا فرماتے دو رکعت اول خفیف دو رکعت ثانی طویل
بقرات سورہ یسین تا یرجعون اول رکعت مین آخر تک دوسری رکعت
مین دعاء استخارہ پڑہکر درس علوم دینیہ مثل تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ فرماتے
عادت شریفہ بحث و تقریر مین تطویل کی نہ تہی بلکہ اگر طالب علم مائل تحقیق و بحث
نہوتا اوسکو اوسی حال پر چہوڑ دیتے بطور سماع کی ظاہراً اوسطرف توجہ اوسکی جانب
ہوتے باطناً اپنی مشغولی مین مصروف رہتے اور اگر خواہان بحث و تحقیق ہوتا
بالکلیہ متوجہ اوسکی جانب ہو کر خوب تحقیق و تدقیق سے پڑہاتے بلکہ بشرح
وحواشی رجوع فرماتے کلام مختصر مفید پسند خاطر تہا جدل و خصام
بیفائدہ طوالت کلام سے متنفر تہے نماز ضحی گاہ گاہ پڑہتے تہے بعد فراغ
درس حرم محترم سے مکانکو تشریف لیجاتے مصروف اذکار و اشغال
و مطالعہ کتب رہتے بعدہ مع اہل و عیال طعام نوش فرماتے نہایت قلیل
الاکل تہے عادت شریف تہی کہ سہ انگشت سے باہستگی خرد خرد لقمہ نوش
جان کرتے طعام کی بدمزگی ظاہر نکرتے بلکہ حمد و شکر ادا کرتے قبل طعام

و بعد طعام دست مبارک دہوتے تا وقتیکہ ہندوستان مین تہے
نوش کرنے کے عادی تہے حرمین شریفین مین ترک کردیا تہا بعد
بغیر طلب اگر کوئی دیتا نوش کر لیتے بعدہ دعا طعام پڑہکر
عیال ہمکلام ہوکر اکثر اسوقت مطالعہ کتب فرماتے قریب نصف النہار
بہ نیت ادای سنت قیلولہ کرتے قبل زوال اوٹہکر بعد فراغت
وضو بمسواک حرم محترم نبوی کو تشریف لیجاتے معمول حرمین شریفین
کہ بعد زوال اذان ظہر ہوتی ہے آپ چار رکعت فی الزوال ادا فرماتے
جماعت اول حنفیہ کی اسوقت ہوتی ہے باقتداء امام حنفی
صف مین پڑہتے ماسوا صبح کے اول جماعت حنفیہ کی ہر چہار وقت
مین ہوتی ہے قبل فریضہ ظہر چار رکعت سنت و بعد ظہر چار رکعت
ادا کرتے بعد عرض صلوۃ و سلام مکان کو تشریف لیجاتے
حزب البحر پڑہکر تلاوت قرآن شریف فرماتے مریدین ختم خواجگان
وقت ظہر مین جو احوال حضرت مصنف مین مذکور ہین
بعد اتمام ختم توجہ حاضرین کو دیتے پہر درس شروع ہوتا تہا
اکثر درس حدیث یا اصول حدیث معمول تہا اسوقت
و تصوف مثل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ
عنہ و مثنوی مولانا روم وغیرہما فرمایا کرتے تا اذان عصر بعد اذان
حرم محترم مین تشریف لیجاتے چار رکعت سنت عصر پڑہکر نماز جماعت
اولی اول صف مین ادا فرماکر بعد دعا و قرارت حزب البحر و بعد فرض صلوۃ

وسلام مکان مین تشریف لیجاتے مع اہل وعیال طعام تناول فرماکر
بہت جلدی مراجعت حرم محترم نبوی مین فرماکر گاہے روضۂ جنت مین
قریب روضۂ مقدسہ یا مواجہہ شریفہ مین مراقب تا قریب غروب رہتے
قبیل غروب مشغول استغفار و ادعیۂ ماثورہ وقت مسا یعنی شام ہوتی نماز
مغرب صف اول مین جماعت اولی مین ادا کرکے بعد دعا خفیف دو رکعت
سنت مغرب پڑہتے بعد سنت چہہ رکعت صلوۃ اوابین پڑہکر بعد عرض صلوۃ
وسلام محل حلقۂ توجہ مسجد شریف مین تشریف فرما ہوکر مشغول اوراد حزب البحر
و شجرۂ طیبۂ پیران کبار و اذکار ہوتے مریدین ختم خوانی بعد مغرب مین جو
احوال حضرت مصنف قدس سرہ مین مذکور ہوئی مصروف ہوتے بعد ختم
آپ القاء توجہ و فیوضات تا اذان عشا فرماتے بعد اذان صف اولی
مین تشریف لیجاکر چار رکعت سنت عشا ادا کرکے منتظر صلوۃ تشریف
رکہتے نماز عشا باقتدا امام اول پڑہکر سنت و وتر دو رکعت نشستہ
ادا کرکے حزب البحر پڑہکر بعد عرض صلوۃ وسلام مکان کو تشریف
لیجاتے مشغول اوراد شریف ہوتے قبل از رحلت بچند سال بعد عصر
طعام تناول فرماتے تہے عادت قدیم بعد نماز عشا وقت طعام تہا جن
ایام مین کہ بعد عشا وقت طعام تہا بعد عصر درس فرماکر ایک ساعت مواجہہ
شریف یا روضۂ جنت مین مشغول مراقبہ بحضور حضرت سرور عالم صلی
اللہ علیہ وسلم رہتے بعد ثلث شب استراحت فرماتی جب ثلث شب
باقی رہتی بیدار ہوتی وقت استراحت کا ایک ثلث شب یا او

بھی کم ہوتا اوعیہ ماثورہ و وظائف موافق کتاب حصن حصین پڑہتے تھے فقیر کو
یاد نہیں کہ نماز تہجد حضر یا سفر مین کبھی موقوف ہوئی ہو علی ہذا القیاس
جمیع اوراد و وظائف و ادعیہ ماثورہ و تلاوت قرآن شریف و ذکر نفی
اثبات و تہلیل سالہا سال سے معمول تھے از صغر سن تا آخر حیات سفر اور
حضر مین کبھی موقوف نہین ہوئے مگر شدت مرض مین شاذ و نادر فوت ہونیکا
احتمال ہے جو عمل اختیار کرتے دائمی تھا کبھی اوسمین فتور واقع نہوتا رمضان
مبارک مین بوجہ عدم حفظ ختم اور سماعۃ توجہ منعقد نہوتا تھا مگر ختم شریف
صلواۃ تنجینا بعد نماز عشا ختم ظہر مین پڑہا جاتا تھا تراویح مین تین
ختم قرآن شریف معمول تھے ہر عشرہ مین ایک ختم پہلے عشرہ اور آخر عشرہ
مین بذات خود پڑہتے تھے درمیانی عشرہ مین فقیر راقم کا قرآن سنتے تھے
عشرہ آخر مین اعتکاف کرتے تھے مگر نہ ہر سال دو رکعت تحیۃ الوضو و تحیۃ
المسجد ترک نفرماتے تھے مگر بعذر سبقت سلام اجابت دعوت عیادت
مریض تشمیت عاطس شیوہ مرضیہ تھے گیارہوین ماہ مبارک ربیع الاول
معمول تھے یعنی نیاز حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی طعام
نہایت عمدہ نفیس لذیذ پر کا ہی شیرینی پر دلواتے محفل مولد شریف بھی
منعقد فرماتے تھے مولد شریف اردو مصنفہ والد ماجد یعنی حضرت مصنف
بذات گرامی خود پڑہتے تھے گاہی بزبان عربی بھی استماع کرتے بعد اتمام
مولد خوانی زیارت موئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے مردمان حاضرین کو مشرف فرماتے یہ موئے مبارک شیخ محمد جان نے

کہ قطب الملک معظم خلفاء حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کو تہا اپنے پیر و مرشد
کیطرف سے ملک معظم سے پہونچے تہے حضرت شاہ ابو سعید صاحب موصوف سے جد امجد حضرت شاہ
ابو سعید صاحب کو پہونچا اون سے حضرت مصنف جد امجد حضرت شاہ احمد سعید
کو پہونچا اونسے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرشید کو پہونچا حضرت والد کی
اس فقیر راقم کو پہونچے زمانہ حضرت شاہ صاحب قبلہ سے کل بزرگان طریقت
کہ مجدد اور قطب غوث اپنے اپنے زمانہ کے تہے گواہان عدل صداقت مولود
شریف کے ہین کہ یہ مولود شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین
للمولف افضل خلق خدا بے شبہ ذات اقدس است — بہتر از کون و مکان
باشد سرِ یک سرِ تو — معمول تہا ہر سال مین آٹہوین عرس مشائخ کرام و اباء
عظام یوم مقرر رحلت کرتے تہے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند حضرت غوث
الثقلین سید عبد القادر جیلانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی
حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت مرزا مظہر جان جانان حضرت شاہ غلام علی حضرت
شاہ ابو سعید حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہم معمول اعراس اس طور سے
تہا کہ مردم جمع ہوکر اول سیپارہای قرآن شریف پڑہتے بعد ازان چند حفاظ
آیات قرآن شریف از بر پڑہتے مدینہ شریف مین عرس بطور اہل حرمین شریفین
معمول تہا کہ بعد قرآن خوانی ایک شخص عمدہ و قابل اہل مدینہ سے کہ خوش آواز
و خوش لحن ہوتا کتاب مناقب بزبان عربی اوس بزرگ کے کہ جسکا عرس ہوتا
باآواز بلند پڑہتا اور اوس کتاب مین فضائل جمیلہ و مناقب حمیدہ و عمدہ
حالات و کرامات اوس بزرگ کے مذکور ہوتے تہے مصداق بذکر الصالحین تنزل

الرحمۃ یعنی ذکر صالحین سے رحمت نازل ہوتی ہے بعدہ دعا مع حاضرین فرماتے پھر
شیرینی تقسیم ہوتی جب تک دہلی میں تشریف رکھتے عرس حضرت خواجہ باقی باللہ
نقشبندی و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت قطب الدین چشتی و حضرت
نظام الدین اولیا چشتی و حضرت خواجہ محمد زبیر مجددی رضی اللہ تعالی عنہم
ہمراہ اپنے والد ماجد یا بذات خود تشریف لیجاتے تھے مدینہ شریف میں سید الشہدا
حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے عرس میں گاہے تشریف لیجاتے تھے
بعض مسائل کہ معمول بہا آپکے اور آپکے والد ماجد حضرت مصنف
قدس سرہما کے تھے بنظر نفع برادران تحریر کئے جاتے ہیں مسئلہ رفع
سبابہ میں رفع اور عدم رفع دونوں قول موافق مذہب حنفیہ کے جانتے تھے مگر
ترجیح رفع کو دیتے تھے کہ معمول بہ آپکا تھا مسئلہ سرود سننا بے منکرات
شرعیہ عیدین و غیر عیدین میں قائل جواز بلا کراہت تھے مسئلہ عرس مشائخ
کرام بلکہ جمیع مومنین کا روز وفات میں ہو یا غیر روز وفات اس طور سے کہ صالحین
جمع ہو کر قرآن شریف پڑہیں یا بغیر انعقاد جمعیت بعدہ طعام یا شیرینی وغیرہ
تقسیم کریں ثواب قرارت و طعام وغیرہ روح کسی بزرگ یا کسی مومن کو پہونچاویں
مستحب کہتے تھے مسئلہ استعانت و استمداد اولیاء حاضرین و غائبین سے
جائز جانتے تھے مسئلہ چادر ڈالنی قبور اولیا پر اور پھول رکھنے مباح سمجھتے تھے
مسئلہ ندا یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا ولی اللہ درست کہتے تھے یہ مسائل اور
مانند انکی حضرت مصنف قدس سرہ نے اپنی کتاب حق المبین میں خوب مدلل
لکہی ہیں مسئلہ مولد شریف پڑہنا وقت ذکر ولادت شریف قیام کرنا مستحب

[illegible] حضرت مصنف نے اثبات مولد شریف مین رسالہ خاص لکھا اس
[illegible] ایک رسالہ تحفہ سعیدیہ [illegible] اثبات امور مذکورین مین لکھا ہے مسئلہ
نجات [illegible] اثبات اقوال حنفیہ سے کرتے تھے مسئلہ قائل نجات ابوین کریمین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے بلکہ قائل نجات جمیع آباء و امہات تھے مسئلہ
[illegible] افضل بہشت جانتے تھے یا فرماتے کہ حضرت مجدد قدس سرہ
کا بھی یہی مذہب ہے مسئلہ شغل رابطہ کہ عبارت تصور صورت شیخ سے ہے
مستحسن فرماتے تھے حضرت مصنف نے خاص رسالہ اثبات شغل رابطہ زبان
فارسی مین مدلل بکتاب و سنت و اقوال سلف لکھا ہے راقم نے بسبب خواہش
بعض اہل حرمین شریفین عربی کرکے چھپوا دیا ہے مسئلہ فرماتے تھے کہ یہ
قول مشہور [illegible] کہ حضرت مجدد منکر توحید وجودی ہین بالکل غلط ہے بلکہ حضرت
مجدد قدس سرہ مقر توحید وجودی ہین ظہور اسکا ولایت صغری مین کہ مبدأ تعینات
اولیاء متعلق بلطیفہ قلب ہے منحصر فرماتے ہین سالک جو ولایت صغری مین ہو اور
[illegible] ہوں وہ تلفظ بالفاظ توحید حالت سکر و مستی مین کرے
فی الحقیقت بسبب اس حال کے معذور ہے اوسکو معذور سمجھتے تھے اور جو شخص بغیر ایسی حالت
توحید تلفظ بالفاظ توحید کرے اوسکو برا جانتے ہین کہ خلاف شریعت ہے
ظہور توحید شہودی کا ولایت کبری مین کہ ولایت انبیاء و مبدأ تعین انبیاء
علیہم الصلوات والتسلیمات ہے فرماتے ہین اور مرتبہ توحید شہودی کا اعلی ہے
کیونکہ موافق حالات اہل قرون ثلثہ و مطابق شرع ہے مسئلہ معنی اس قول
حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ کے کہ بعد ہزار سال محمد احمد گشت بیان

کرتے ہیں کہ مراد ہر دو حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں حقیقت محمدی و حقیقت
احمدی یعنی حقیقت محمدی بعد ہزار سال کے اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت احمدی
میں مندرج ہو گئی چنانچہ مکتوبات حضرت مجدد میں یہ مضمون مصرح موجود ہے یہ معنے
نہیں ہیں کہ مراد حضرت مجدد کی احمد سے اپنی ذات ہو کہ بعد ہزار سال کے محمد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احمد کا نام حضرت مجدد کا ہو گیا استغفر اللہ و اتوب الیہ
یہ بڑی غلطی اور افترا حضرت امام مجدد پر ہے مسئلہ فرماتے ہیں حضرت امام
مجدد قدس سرہ نے وجد و تواجد سے جو منع کیا ہے مراد اوس سے وجد و تواجد اختیاری
ہے جیسے کہ فی زمانہ اکثر مشایخ و مریدین ہیں کہ محفل اعراس وغیرہ میں وقت سماع کے
وجد و تواجد اور رقص کرتے ہیں حال لاتے ہیں حاضرین مجلس اونکی تبعیت کرتے
ہیں یہ ممنوع ہے نہ وجد و حال بے اختیاری کہ ہمارے حضرات نقشبندیہ مجددیہ
کے نزدیک مسلم و مقرر ہے وجد بے اختیاری کو حضرت امام مجدد جائز و مستحسن جانتے
ہیں چنانچہ منقول وجد بے اختیاری کی کتب حضرات مذکورین میں موجود ہیں
کیفیت حال ان بزرگوں کی ہر زراق و رقاص کی مانند نہیں ہے کمال استہلاک
و اضمحلال میں بسر کرتے ہیں سماع انکا قرآن اور لذت انکی نماز ہے شیوہ انکا
اتباع سنت و اجتناب بدعت و امر بالمعروف و نہی عن المنکر نسبت انکی بسبب
اتباع نہایت بلند و بغایت عالی ہے مثل حالت صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مرآت
یقین میں مشاہدہ تجلیات ذاتیہ بلکہ بالا از ان خوشنود و خورسند رہتے ہیں
ع سکہ کہ در یثرب و بطحا زدند ٭ نوبت آخر بہ بخارا زدند ٭ حضرت مولانا
جامی قدس سرہ نے خوب کہا ہے ع نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند ٭ کہ برند از رہ

پنہان بجرم قافلہ را ؛ از دل سالک رہ جاذبۂ صحبتشان ؛ می برد وسوسۂ خلوت
و ذکر چلہ را ؛ قاصری گر کند این طائفہ را طعن و قصور ؛ حاش للہ کہ برآرم
بزبان این گلہ را ؛ ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند ؛ روبہ از حیلہ چسان
بگسلد این سلسلہ را ؛ قدس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم - جبکہ عمر شریف
حضرت والد ماجد قدس سرہ کی قریب پچاس کے پہونچی آفتاب رشد وہدایت آسمان
ترویج واشاعت پر نصف النہار کو پہونچا یعنی مردم اطراف وجوانب جہان بیواسطہ
وبواسطہ لاتعد ولاتحصی فیض توجہات وشرف اجازت وخلافت سے بہرہ یاب ہوکے
جوق جوق گروہ گروہ دست شریف پر داخل طریقہ ہوتے تھے حلقہ ہر سہ وقت
مین صد کس سے زیادہ بہر استفادہ حاضر ہوتے تھے خلفا آپکے اشاعت طریقہ
شریفہ سے عالم اہل عالم کو منور کرتے تھے شوق لقاء الہی و دیدار حضرت رسالت
پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر غالب ہوا دل فیض منزل جلوت سے
گردانی کرکے خلوت کا طالب ہوا اجتہاد عبادت وکثرت اذکار واوراد ووظائف
فرمانے لگے تلاوت قرآن شریف اول سے زیادہ فرماتے تھے اوراد معمولی حزب البحر
ودعاء سیفی درود کبریت احمر پر اوراد اضافہ کیے بالجملہ کوئی لمحہ کوئی لحظہ
طاعت وعبادت سے خالی نتھا حضوری حرم محترم نبوی و التزام جلوس قریب روضہ
مطہرہ زیادہ کیا بلکہ حلقہ توجہ وقت ظہر بھی کہ قبل ازان مکان مین معمول تھا
حرم محترم نبوی مین فرماتے تھے پنج شش سال قبل از رحلت ہر سال حج کو
تشریف لیجاتی تھے راقم بھی ہمرکاب ہوتا تھا جب عمر شریف کچھ اوپر پچاس کی
ہوئی اوس سال مین حج کیا بکمال اہتمام اداء مناسک مین مصروف رہے رفقا

کوبھی اہتمام کا امر فرمایا کہ ہر شخص سوا اطاعت عبادت کوئی کام نکرے الا بقدر

ضرورت بلکہ کسی کا ذکر خواہ بخوبی خواہ ببدی نہ کرے اگر کرے ہوا وہ ہیچ جو باشد

فرمایا تھا الحاصل روز دہم ماہ مبارک ذی الحجہ شب کے وقت حضرت قادم ... بلکہ

تشریف لائے راقم سطور بھی ہمراہ ایک شقدف میں سوار تھا آثار فرحت و سرور

وشادمانی چہرہ نورانی پر ظاہر دیکھتا تھا سیزدہم کو فقیر نے ... ارشاد ...

میں اجازت سفر طلب کی یعنی عرض کیا فرمایا تو عزم کردن والا ...

فرمایا فسخ عزیمت کرو زندگی کا اعتبار نہیں بعد دو روز کے کیا واقعہ

پیش ہوا اسی وقت خط بدست شریف بنام نواب کلب علیخان مرحوم لکھا کہ

تقسیم روپیہ اہل حرمین شریفین فقیر سے ممکن نہیں فقیر نے اپنی ذات کو اس کام

سے عزل کیا وکیل جدید مقرر کرو وہ تقسیم کر دیگا چنانچہ وہ روپیہ بعد انتقال

حضرت راقم نے تقسیم کیا شب چہار دہم کو مزاج مبارک ... حرارت

ظاہر ہوئی بعد حلقہ صبح قبل از وقت قیام مکان پر تشریف ...

حاضر ہوا کیفیت مزاج دریافت کی فرمایا حرارت بخار دو سہ پہر سے

سے تا آخر حیات طعام کسی وقت نوش نفرمایا بعد نماز ظہر بخار و درد سر ...

مغرب بہت شدت ہوگئی فقیر نے ہر چند واسطے طلب حکیم ...

راضی نہوئی آخر بطور خود بعد مغرب حکیم کو بلوایا ...

تجویز کیا بکمال الحاح و منت قدرے ... احسن ... قبول فرمائی

اول مرض تا آخر ہرگز نفرمایا شب پانزدہم و روز پانزدہم مرض ...

رفع کرب و بیقراری اس درجہ تھی کہ طاقت بیان نہیں باوجود کمال ...

نہایت تحمل تھا یہ کہو یاد نہیں کہ کبھی شدت مرض میں آہ تک بھی کی ہو اس شدت میں
بھی زبان مبارک سے شدت مرض کی نہ کہی بلکہ آہ بھی نہ کی مگر بیقراری بدرجۂ غایت
ایک شب و روز و نصف شب رہی نصف شب شانزدہم روز پانزدہم سے بدن
مبارک سرد ہو گیا تھا مگر دماغ پر صدمہ عظیم تھا بار بار دست مبارک سے سر کو
پکڑ لیتے تھے بخارات جمیع جسم شریف کے دماغ کو صعود کر گئے تھے بعد نصف شب
شانزدہم وہ کرب بیقراری بالکل مفقود ہو گئی مزاج مبارک کو سکون حاصل ہو گیا
لیکن ضعف نہایت تھا کہ طاقت کروٹ لینے کی بھی باقی نہ رہی تھی تکلم بسبب صدمہ
دماغ کے بہت کم کر دیا تھا آخر شب میں آیۂ شریفہ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللّٰهِ
فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ زبان مبارک سے بکمال شوق پڑھی کیفیت فرحت
و سرور چہرۂ نورانی پر ظاہر و باہر ہو گئی اور ہی کچھ طور تھا اور ہی کچھ حال تھا بکمال
بشاشت و نہایت شادمانی دست مبارک اوٹھا کر بجانب [illegible] اشارہ فرما کر
خندہ زن ہوئے ایسے کہ دندان مبارک ظاہر ہو جاتے تھے چند روز سے مستغرق مشاہدہ تھے
بطور سابق پھر اشارہ کرتے تھے خندہ زن ہوتے یہ کیفیت متوالی و متواتر تھی روز
شانزدہم وقت [illegible] بعض اولیاء کے مشورہ سے [illegible] کا دیا [illegible] ہر چند مانع ہوا کہ اب
[illegible] منظور کیا لہذا بندہ عاجز ہوا بلکہ حضرت
[illegible] ذات شریف خود اشارہ سے
[illegible] محسوس ہونے کی دوا حضرت
[illegible] مرض کے معالجہ مخالف مزاج شریف
[illegible] گران گذرا باوجود کمال ضعف و نہایت

نقاہت کہ جسم شریف حرکت نکرتا تھا خادمین بوقت ضرورت حرکت دلاتے تھے
آپ چنر دکھڑے ہو گئے زیر پلنگ اوترکر بیرون اوس مکان خاص کے تشریف
لیگئے سب حاضرین متحیر تھے قوت روحی سے بطور کرامت یہ حرکت ظہور مین آئی
فقیر ہرچند عرض کرتا تھا کہ حضرت مین طاقت رفتار کہان کچھہ زبان مبارک
کچھہ اشارہ سے ایسا فرمایا کہ یہ امر خلاف مرضی واقع ہوا اس ضعف عظیم مین
یہ حرکت قوی جو واقع ہوئی غشی بشدت طاری ہوئی فقیر کو گمان قوی ہوا
کہ روح لطیف جسم شریف سے پرواز کر گئی مگر وہ غشی اندک مدت مین زائل
ہو گئی حالت سابقہ فرحت و سرور و خندہ زنی نے عود کیا کیفیت مرقومہ مین
جو تامل کیا ایک نکتہ پایا یعنی منظور الٰہی یون تھا کہ مثل طہارت باطنی جسم شریف
بھی بالکل مطہر و مصفا ہوکر شرف لقا سے مشرف ہو چنانچہ بعد تھوڑی دیر
کی آپ کو حاجت بیت الخلا ہوئی کئی بار قصد قیام کیا لیکن بسبب شدت
ضعف قیام نکر سکتے تھے فقیر نے مکرر عرض کیا کہ یہین رفع حاجت فرمالیجیے
قبول نکیا آخر اوسی حالت ضعف مین اوٹھے فقیر نے نقل جسم مبارک آپنے اوپر
لیا تا محل چوکی پہونچایا آپنے رفع حاجت کی فضلہ نہایت قلیل تھا جسم اطہر
اوس سے بھی پاک ہو گیا کمال استقامت اسکو کہتے ہین کہ طاقت جنبش نہ تھی
مگر رفع حاجت اوس وقت مین بھی چوکی پر کی وقت قریب ظہر تھا حالت فرحت
و سرور و خندہ بطور سابق تھی مردمان حاضرین شدت غم فراق سے نالان
و گریان تھے آپکا کمال قرینہ لقا جانفزا مشاہدہ تجلیات ذاتیہ و ظہور ملائکہ
رحمت و ارواح مقدسہ سلسلہ ابرار عظام مشائخ طریقت سے نہایت خندان و

شاد ان ہے گویا یہ رباعی ان کلمین کی خاص آپ ہی کیواسطے نظم کی تھی ۔ بیت

بنگر کہ دل ان کلمین پر خون شد   بنگر کہ ازین سرای فانی چون شد

مصحف بکف و پا بره و دین بدوست   با پیک اجل خنده زنان بیرون شد

اور کسی نے بھی بمصداق حال سانحہ نظم کیا ہے ۔ یاد داری کہ وقت زادن تو ؎

همه خندان بدند و تو گریان ؎   آنچنان زی کہ وقت مردن تو

همه گریان بوند و تو خندان   اسی رباعی کو عم اکبر شاہ محمد عمر بکمال

حسرت و افسوس بحالت گریہ باآواز بلند پڑھتے تھے چونکہ مکان نہایت متصل

حرم محترم تھا فقیر برای نماز ظہر گیا بکمال عجلت حاضر ہوا دیکھا کہ یہان معاملہ

اور ہی طور ہو گیا ہے کثرت ورود تجلیات ذاتیہ و حضور ملائکہ کرام و ظہور ارواح

طیبہ مشائخ عظام سے مکان منور ہو رہا ہے بلکہ دریای فیض و برکات جوش

زن ہے حالت سکرات ہے حضرت لذت مشاہدہ جمال مقصود مین مستغرق

ہین کثرت ہجوم فیض تجلیات سے ہر حس بیخود و مدہوش ہے نہ کوئی کلمہ طیبہ پڑھتا ہے

نہ سورہ یٰسین حسب ظہور مسمی ہو نام کا کسکو ہوش رہے بالجملہ وہ وقت نہایت

عجیب و بغایت غریب تھا حاضرین بکمال اندوہ و نہایت صدمہ غم فراق سے

چشم پر آب جگر و سینہ و دل کباب تھے حضرت جلوہ محبوب حقیقی کہ تمنا

تمام عمر کی تھی دیکھکر شاد شاد اور بحسب آرزو اوس حضرت مقدسہ سے

فیضیاب درمیان ظہر و عصر روز یکشنبہ شانزدہم ماہ مبارک ذی الحجہ

۱۲۸۷ بارہ سو ستاسی ہجری اس دار پرملال سے انتقال فرمایا جام وصال

محبوب حقیقی پیا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ؎ اِن قَالَ لِی مُتْ مُتُّ

سمعاً وطاعةً ✤ وقلتُ لداعي الموتِ اهلاً ومرحبا ✤ صُبّت عليّ
مصائبُ لو انّها ✤ صُبّت على الايامِ صِرنَ لياليا ✤

وعلما وسادات کرام حاضر ہوئی موافق سنت غسل و تجہیز و تکفین کرکے قریب مغرب
جنازه شریفہ بدروازه کعبہ معظمہ رکہا بعد سلام فرض مکبر نے
باواز بلند پکارا الصلوٰة علی جنازة الشیخ عبد الغنی
النقشبندیۃ چونکہ مدت مرض کی دو روز تہی کسی کو اس وقت تک خبر نہ تہی خبر انتقال
ناگاه زبانی مکبر سنکر تمام حرم محترم مین ایک غلغلہ عظیمہ برپا ہوا نماز جنازه
عم مکرم شاه محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے پڑہائی تین چار روز ہی گذرے تہے کہ یہ
واقعہ ہوا حجاج جہان حاضر حرم شریف تہے ہزارون بلکہ لاکہون نے نماز جنازه
پڑہی جسوقت جنازه اوٹہا ازدحام خلایق اسقدر تہا کہ شمار مین نہ آئے گویا ہنگامہ
قیامت ونمونہ حشر تہا اہل مکہ مشرفہ باواز بلند پکارتے تہے هذا من اهل الجنة
هذا من الاولياء کوئی کہتا تہا مدد يا شيخ الطريقة کسی کی زبان سے
مدد یا قطب نکلا غرض ایسے ہی الفاظ زبان زد خاص وعام تہے ازدحام خلق
وکثرت انبوه سے دسترسی تا جنازه دشوار تہی جنازه شریفہ دوش بدوش نہ تہا
بلکہ عرصہ ہوا مین بالا دستہا خلایق روان تہا فقیر ہر چند سعی وکوشش کرتا تہا
کہ تا جنازه پہونچ میسر نہوا بالجملہ اسی ہنگامہ سے تا معلا پہونچا قریب روضہ
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بجانب یمین دفن کیا عمر شریف بہتر
برس چہ مہینے چوده روز کی ہوئی ناگاه خبر انتقال مدینہ شریفہ مین پہونچی تمام
اہل مدینہ پر صدمہ عظیم ہوا خصوصاً حضرت شاه عبد الغنی وشاه عبد الغنی

شاہ محمد مظہر و جمیع متعلقین و مریدین اس صدمہ جانکاہ سے بکمال مضطرب نہایت بیقرار
گریان و نالان تھے حضرات مذکورین باوصف استقامت و تمکین بآواز گریہ فرماتے تھے
نماز جنازہ غائب بعد نماز جمعہ بموجب مذہب شافعی مدینہ شریف مین بجمعیت خلائق
و کثرت ازدحام پڑہی گئی بہت مردم خواب مین بعد وفات شریف زیارت سے
مشرف ہوئے حضرت عم شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مین نے دیکھا کہ آپ
ہمارے مکان مین تشریف لائے مجھسے فرماتے ہین قرآن شریف کھولو سورۂ قد
اَفلَحَ المُومِنُونَ ۝ نکالو بموجب فرمانے کے مینے سورۂ مذکورہ نکالی پہر مجھے فرمایا
کہ شروع سورۃ سے پڑہو اول سورۃ سے مین پڑہتا تہا آپ سنتے تھے آیہ شریفہ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ
تک سنکر فرمایا بس کرو اور تشریف لیگئے اللہ تعالیٰ نے ان آیات مین مومنین
کو ساتھ اوصاف کمال کے ذکر کیا ہے جنکی جزا مین آیہ مذکورہ قرآن شریف مین ارشاد
فرمائی یعنی اون مومنین کیواسطے جنت مین عزت اور بزرگی ہے اور مستحق وراثت جنت
فردوس ہین حضرت نے اشارہ مصداق ان آیات اور جزا کا اور عزت وراثت
جنت فردوس کی اپنی ذات گرامی کی طرف فرمائی راقم سوختہ آتش دوری کو اپنے
دیدار فائض الانوار سے مسرور فرماکر اجازت سفر دی کہ تین روز قبل انتقال منع
کیا تہا اور فرمایا تہا بعد دو روز کے کیا واقعہ درپیش ہو مراد واقعہ سے رحلت تہی
بطور کرامت کے منع فرمایا تہا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَخَصَّنَا بِفُتُوْحَاتِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ
وَحَشَرَنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَائِهٖ وَاَسْكَنَنَا مَعَهٗ فِي الْجِنَانِ فِيْ جِوَارِ
سَيِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تمت

الاکملان تاریخہای انتقال پرملال و وفات بہت ہین چند تاریخین لکھی جاتی ہین تاریخ
تاریخ عربی گفتہ فقیر کان جنات النعیم مثواہ تاریخ منظومہ حضرت عم شاہ
محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ ... عبد رشید شیخ وقت چو سوے جنان تشریف برد
گفت ... سال [illegible] شیخ زمانہ ... تاریخ دیگر منظومہ فقیر راقم سطور
[illegible]
[illegible] ... رفت ...
[illegible] ... سال رحلت چون
[illegible] ... فصل ...
[illegible] ... خلافت یافتہ
[illegible] ... واقع ...
[illegible]
[illegible]
واتباع سنت ... مراقبات ... دنیا
والی دنیا ... کمال اعتقاد محبت ...
مین فتور ... کہ اجازت وخلافت مشروط
بہ ... اذا فات الشرط فات المشروط فقیر نے خلفا حضرت جد امجد جنکے
حالات اب اول کی ساتوین فصل مین مذکور ہوئے اور خلفا حضرت والد ماجد کے
دیکھے ہین اکثر ... مذکور ... پایا صاحب حالات بلند ومقامات ارجمند
فیض رسان خلق ... رحمۃ اللہ علیہم حضرت والد کے

خلفا مین جنکی نسبت یہ الفاظ تحریر ہون نسبت کل مقامات کی حاصل کی یا سلوک
تمام کیا یا طی کیا یا انجام کو پہنچایا یا نسبت مقامات احمدیہ کی تا انتہا حاصل کی مراد اوس
سے یہ ہی کہ حضرت والد نے جمیع مقامات نقشبندیہ مجددیہ مین توجہات دیکر سلوک
تمام کرا کے اجازت وخلافت سے مشرف فرمایا یعنی ایک گونہ مناسبت کیفیات
مقامات حاصل کی بالتزام اوذکار ومراقبات نسبت مقامات سے بہرہ یاب ہوے
اور ہونگے اور جسکا کہ سلوک تمام نہین ہو جہانتک اوسنے توجہات لی ہین بشرط
علم فقیر بتصریح لکہا جائیگا۔ عصمت مآب عفت قباب حضرت والدہ
ماجدہ رحمہا اللہ تعالی بیعت عمر نوجوانی مین دست مبارک
حضرت مصنف یعنی جناب جد امجد قدس سرہ پر کی تہی شب و روز مصروف
طاعات وعبادات واوراد وظائف واذکار ومراقبات رہتی تہین اوقات
عزیز مشغول یاد الہی ومثوبات اخروی ووصول فیوضات معنوی رکہتی تہین
ہر شب بعد عشا حضرت مصنف قدس سرہ سے توجہ لیتی تہین برکات توجہات
علیہ سے ترقیات حاصل حال فیض مآل اوس برگزیدۂ عالم تہی وبہ برکت
ملازمت حضرت والد قدس سرہ صاحب حالات عمدہ وواردات تہتیا تہین اوادار
فرائض وسنن رواتب کیا سنن زوائد مثل نماز تہجد وغیرہ بہی مہما امکن ترک نفرماتی
تہین طبیعت شریفہ مائل رسوم وامور دنیوی مثل عورات زمانہ بالطبع نہ تہی
بلکہ فہیدگی اون امور کی خلاف طبع مجبولی تہی بالجملہ اوصاف ستودہ عبادات
محمودہ آپکے کثیر ہین فضائل جمیلہ ومناقب جزیلہ خارج از حد تحریر چہارم رجب
سنہ ۱۲ بارہ سو چہتر ہجری مدینہ منورہ مین انتقال فرمایا بقیع شریف مین مدفون

ہوتین نور اللہ مضجعہما ۔ شاہ منصور احمد مجددی رامپوری علیہ
الرحمہ اجل خلفاء و عمدۂ اصحاب حضرت والد ماجد ہین حضرت شاہ رؤف احمد
علیہ الرحمہ کے نبیرۂ حقیقی نسب انکا بواسطہ حضرت شیخ محمد یحیی حضرت امام مجدد
قدس سرہما کو پہونچتا ہے بیعت نوجوانی مین بردست حضرت جد امجد علیہ الرحمہ
کی تہی توجہات بابرکات سے چند بہرہ یاب ہوے تہے بعد رحلت بخدمت حضرت والد
حاضر ہوے بارادت صادقہ و نہایت رسوخ عقیدت ملتزم صحبت شریف ہوے
حضرت کی انپر عنایت خاص و شفقت بسیار تہی حلقہ توجہ مین سب سے قریب
انکو جا دیتے تہے بہت دیر تک مصروف توجہات قویہ و ہمت علیہ انکی جانب
رہتے تہے غالباً تا قریب انتہاء مقامات مجددی نسبت خاندان سے بہرہ ور
فرما کر اجازت و خلافت سے مشرف کیا نسبت باطن خوب قوی حاصل تہی بہت
لوگ انکے ہاتہہ پر داخل طریقہ ہوے اور برکات توجہات سے فیض خاندان مجددی
حاصل کیا حافظ قرآن مجید ماہر علوم دینیہ مراحم اشفاق خلق اللہ پر
انکے ایسے تہے کہ کسی مین نہین دیکہے خدمت محتاجان و غریبان مرد و زن برغبت
قلبی جسم سے زبان سے مال سے اپنے اوپر واجب جانتے تہے تواضع و شکست و مسکنت و تحمل
و فروتنی و نصائح و مواعظ مین بے نظیر تہے سنہ ۱۲۸۸ بارہ سو اٹھاسی ہجری شہر مکہ
معظمہ مین انتقال کیا رحمہ اللہ برضوانہ و اسکنہ فی جنانہ ۔ حافظ جمیل الرحمن
مجددی رامپوری علیہ الرحمہ نسب مین بواسطہ حضرت شاہ محمد یحیی
حضرت امام مجدد قدس سرہما کو پہونچتے ہین بیعت نوجوانی مین حضرت جد امجد
قدس سرہ کو دست مبارک پر کی تہی توجہات سے بہی مستفید ہوئے تہے بعد رحلت

اکثر ملازم توجہات حضرت والد رہے برکت انفاس طیبہ عمالیہا تا اور کبر سن
بہرہ مند ہوئے مرد صالح پرہیزگار حافظ قرآن مجید تھے اکثر عمر مدینہ شریف مین
بسر کی زہے سعادت حضرت سے نسبت دامادی رکھتی تھے چند سال ہوئے کہ انتقال
کیا بقیع پاک مین قریب مزار شریف حضرت مصنف مدفون ہوئے شرفہ اللہ بلقائہ

شیخ محمد یوسف مجددی دہلوی ثم المدنی سلمہ اللہ تعالی

داماد حضرت والد نسب انکا بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت امام
مجدد رضی اللہ تعالی عنہما پہونچتا ہے صحبت بابرکت حضرت جد امجد قدس
سرہ سے صغر سن مین پائی ہے بعد انتقال شریف دست مبارک حضرت والد
پر بیعت سے مشرف ہوئے حلقہ توجہ مین حاضر ہوکر بہرہ یاب ہوتے تھے شوق مطالعہ
کتب دینیہ تفسیر و حدیث و فقہ و تاریخ و سیر اولیاء و مشائخ صغر سن سے ہی مناسبت
مفیدہ علوم مذکورہ سے حاصل ہوگئی ہے انکے نانا حقیقی سید ناصر الدین نبیرہ
مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ہین پیدائش دہلی کی ہے بعد غدر سالہا
سال شرف جوار حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معزز رہے
چونکہ از صغر سن مخصوص محبت و مودت فقیر ہین بوجہ مناسبت مذکورہ فی الحال
ہندوستان مین ساکن رامپور ہین اللہ تعالی بکمال فضل و کرم سے جلد تر
مجکو مع جمیع اصحاب و احباب و اہل و عیال معاودت بقعہ طیبہ سے بصحت
و سلامتی فائز المرام فرماوے آمین

حافظ محمد یعقوب مجددی سلمہ اللہ تعالی

انکے برادر حقیقی ہین حافظ قرآن شریف جوان صالح ہے حضرت خواجہ
محمد معصوم کے واسطہ سے نسب انکا حضرت مجدد قدس سرہما کو پہونچتا ہے

نانا انکے نبیرہ حقیقی مولوی شاہ رفیع الدین [illegible]

شوق ہی باعث تالیف اس کتاب کے ہوئی [illegible]

اوصلہا اللہ تعالیٰ ستمنا تہا حافظ نوازش باقی مجددی رامپوری

علیہ الرحمۃ نسب مین بواسطہ حضرت خواجہ محمد معصوم حضرت امام مجدد

قدس سرہما کو پہونچتا ہین ہندوستان سے حرمین شریفین کو گئے بعد حج و زیارت

روضہ مقدسہ حضرت والد کے دست مبارک پر بیعت کی بالتزام صحبت شریفہ

و توجہات عالیہ مقام ظلال اسماء و صفات سے دائرہ اولی ولایت کبری تک بہرہ یاب

ہوئے بعد انتقال شریف ملازم حلقہ توجہ فقیر رہے تا مرتبہ قوس بلکہ تا دائرہ

ولایت علیا توجہات لین حافظ جید قرآن شریف ذہین فطین صالح ذاکر

شاغل تھے آخر الحال مجذوب صفت ہوگئے عین شباب مین در بلدہ بھوپال

غریق رحمت الٰہی ہوے رحمۃ اللہ علیہ میرزا محمد نقشبندی عرف میرزا

شاہرخ بیگ دہلوی علیہ الرحمۃ قدماء اصحاب و اجل خلفا حضرت والد

سے ہین اول عمر مین حضرت شاہ غلام علی اور حضرت شاہ ابو سعید قدس سرہما

کی زیارت اور شرف حضوری سے مشرف تھے بیعت طریقت دست مبارک

حضرت جد امجد پیر کی حسن اعتقاد و کمال اخلاص از ابتداء شباب حضرت

سے صحبت رکھتے تھے اکثر حاضر خدمت اقدس ہو کر استفادہ ظاہری و باطنی

کرتے حضرت کی نظر عنایت و کمال شفقت از اول ایام حضوری تا آخر حیات

انپر مبذول تھی مثل فرزندان محبت فرماتے تھے عہد اکبر تقرب بادشاہ دہلی سے

امتیاز حاصل تھا باوجود اشتغال امور دنیا بحسن عقیدت پیران طریقہ بصدق

ارادت و بہ نیاز مندی حضرت موصوف ہیں بعد غدر ترک اہل و عیال و وطن کرکے
بہمراہی حضرت ہجرت حرمین شریفین کی بکمال قناعت و حسن استقامت شرف جوار
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و خدمت جاروب کشی حرم محترم سے تا آخر دم
اعزاز دو جہان حاصل کیا دائرہ اسما، صفات یعنی ولایت کبریٰ تک حضرت جد امجد
سے سلوک طے کیا بعد رحلت شریف حضرت والد قدس سرہ کی ملازمت حلقہ توجہ
اختیار کی سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ تا انتہا طے کیا اجازت و خلافت سے مشرف
ہوئے حضرت والد کی بھی اونپر بکمال عنایت تھی بلکہ جمیع اعمام کرام و راقم الحروف کی
خصوصیت انسے ایسی تھی جیسے اقارب قریبہ سے ہوتی ہے پردہ حجاب انسے کسی امر کا
نتہا سب کے محرم راز و معتمد رسالت تھے جو امور فی مابین بطور پیام کرکے ہوتی تھے
خاص انہیں کی وساطت سے طے ہوتے تھے اون امور کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی
سے طے کرتے تھے تا آخر حیات حضرت والد مستفید توجہات و ملتزم حلقات رہے
بعد انتقال ملازم حلقہ توجہات فقیر رہے صاحب ذوق و شوق ملازم اذکار و بیداری شبہا
و اوراد و وظائف و تلاوت و استغفار تھے صالح و متقی و موید متخلق بحسن اخلاق تھے اکثر
اصحاب پیر و صغیر شباب میں کتب فقہ کتب درسیہ میں سماعت نزد فقیر کیے
تھے نسبت مقامات نقشبندیہ احمدیہ خوب حاصل تھی راقم الحروف سے بکمال رابطہ
محبت مربوط و بنہایت موانست مودت مانوس تھے کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے
بکمال فضل و کرم جمیع مقاصد دلی پورے کئے ایک مراد باقی ہے کہ شرف جوار محبوب خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں جان تن سے نکلے زیر اقدام پیر و مرشد یک وجب
جا ملے دفن ملے الحمد للہ کہ فائز المرام ہوئے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا بائیس غرہ شریف

حضرت جد امجد کے بقیع شریف مین مدفون ہوئے بید اللہ مضجعہ ملا رحمت اللہ بخاری
قدماء اصحاب و خاص نیازمندان راسخ الاعتقاد حضرت والد کے ہین مدینہ منورہ
مین بیعت دست مبارک حضرت جد امجد پر کی مستفید توجہات ہوتے اوسی زمانہ سے
شیفتہ کمال و فریفتہ جمال حضرت قبلہ تھے اکثر اوقات حاضر خدمت اقدس رہتے
مستفید انظار عالیہ و توجہات سامیہ ہوتے مثل غلام خدمت مین بجان و دل
مصروف رہتے حضرت کی انپر عنایت خاص تھی بسبب فریفتگی و دوام حضوری
غالبًا مشرف بفناء قلبی ہوکر مرخص وطن ہوئے جعلہ اللہ من المقربین ملا نور احمد
غزنوی برادر ملا فیض احمد غزنوی فرزند شاہ گل محمد غزنوی خلیفہ حضرت شاہ
غلام علی قدس سرہ حاضر خانقاہ دہلی ہوکر بر دست شریف حضرت جد امجد قدس سرہ
بہ بیعت طریقت ہوئے ملازمت خدمت و حلقہ توجہ اختیار کی سفر حرمین شریفین
مین حاضر تھے مستفید برکات توجہات رہے بعد رحلت شریف ملازم استفادہ
حضرت والد کے ہوئے قریب دو سال بہرہ اندوز فیوضات رہکر تا ولایت کبری
سلوک کیا معزز باجازت ہوکر مرخص بوطن ہوئے عین جوانی مین رحلت آخرت
کی شرفہ اللہ بوصالہ ملا محمد تاج الدین قوقندی اکبر خلفاء و عمدۂ
اصحاب حضرت والد ہین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے تھے بعد حج و زیارت روضۂ مطہرہ کی
دست مبارک پر بیعت کی چھہ سات سال ملازم صحبت شریف رہے حضرت
انکے حال پر عنایت خاص تھی توجہات قویہ بلیغہ سے معزز فرماتے تھے سلوک
باطن انتہا کو پہونچا کر نسبت مقامات احمدیہ کی انجام تک حاصل کی اجازت و خلافت سے
مشرف ہوئے صاحب حالات بلند و کیفیات ارجمند و واردات عجیب و غریب نسبت مقامات

بلکہ ہر مقام کی فرد فرد انکی فہم و ادراک مین آتی تہی جاذبہ عشق الہی سے گرم جوش صحبت
و محو بادہ قربت تہے کثرت اشتغال و مواظبت اذکار و مراقبات سے قلب پر از اسرار
و انوار رہتا تہا اصحاب ذوق انکی کیفیت باطنی سے نہایت محظوظ ہوتے تہے علاوہ فنا اور بقا کے
پایہ استعداد بلند رکہتے تہے بعض علوم دینیہ خصوصا تصوف حضرت سے استفادہ کیا تہا اور
وجدان قریب بمرتبہ کشف تہا بعد رحلت حضرت ممالک روم و شام مین بہت لوگ انکی
توجہات سے مستفیض طریقہ نقشبندیہ مجددیہ ہوے عین شباب مین شرف لقاء الہی
سے مشرف ہوے مشہد مقدس تقریبا فاصلہ پانچ مرحلہ مدینہ طیبہ سے واقع ہے مدفون ہین نور اللہ قبرہ
مولوی فیض القدیر بنارسی عمدہ خلفاء و اشرف اصحاب حضرت والد سے ہین
بعد حج و زیارت روضہ مقدسہ دست مبارک پر بیعت کی جامع علوم منقول و معقول
حاوی فنون فروع و اصول حضرت کی انکے حال پر کمال عنایت مبذول تہی بہت
دیر تک توجہات بلیغہ سے سرفراز فرماتے تہے صحت ادراک وجدان قریب مرتبہ کشف
تہا حالات مریدونکے حضرت انسے دریافت فرماتے جو بیان کرتے اوسکو صحیح کہتے تہے چند
مدت التزام حلقہ توجہات کرکے سلوک طریقہ احمدیہ قریب انجام طے کیا معزز باجازت
و خلافت ہوے حالات باطنی انکے بہت اچہے تہے قوی النسبۃ ذاکر شاغل متقی صالح متواضع
منکسر مہذب الاخلاق صاحب حالات اصیل و واردات کمال و تکمیل تہے نفع اللہ بعلومہ
و معارفہ المسلمین سید عبد اللہ بدخشانی اجل خلفاء و اکمل اصحاب حضرت
والد ہین اشرف سادات و والا شان و اعظم مشائخ دیار بدخشان شہر مذکور مین
سجادہ مشیخت آبا و اجداد پیشینیان تہے مرجع خلائق خواص و عوام بادشاہ بدخشان
مرید با اخلاص نہایت الراسخ الاعتقاد تہا بعد شرف حج و زیارت روضہ منورہ بقصد

ملاقات حاضر خدمت حضرت ہوئے بجز و حضوری معتقد کمال و فریفتہ جمال ہو کر
منصب شیخت ترک کیا رشتہ مریدی گردن ارادت مین محکم باندہا دست مبارک پر
بیعت کی منظور عنایت عالی و توجہات سامی ہوئے حضرت انکے حال پر کمال شفقت
و نہایت محبت فرماتے تہے لہذا مدت یکسال و چند ماہ مین سلوک مقامات قریب اختتام
کرکے باجازت و خلافت سرفراز ہوئے حالات باطنی انکے بہت اچہے تہے بفضائل
صوری و معنوی و تہذیب اخلاق موصوف اوصاف جمیلہ و اوضاع حمیدہ
انکے زائد الوصف ہین کثیر الذکر و الاشتغال و الطاعات متواصل الفکر و المراقبات
قوی الحضور و المشاہدات شرفہ اللہ تعالی با علی المقامات وخصہ فی الدارین
بالمکرمات **مولانا شاکر افندی ازمیری** اجل خلفاء و اعظم اصحاب
حضرت والد ہین مولد و مسکن انکا شہر ازمیر واقع قریب استنبول جامع علوم عقلی
و نقلی حاوی فنون فرعی و اصلی مردم دیار شام و روم بہر استفادہ علوم انکی
خدمت مین حاضر ہوتے مدرسہ انکا طلبہ سے مملو رہتا تہا جس زمانہ سے کہ حضرت
متوطن مدینہ منورہ تہے اشتیاق زیارت و قدمبوسی بقصد استفادہ باطنی
مرکوز قلب تہا چونکہ بمقتضائے مشیت ازلی بفیضان نسبت معنوی انکا خاص متعلق بذات
گرامی حضرت والد تہا لہذا زمانہ ارشاد حضرت مین قاصد حرمین شریفین
ہوئے قبل اداء ارکان حج کہ حضرت بہی بہ نیت حج وارد مکہ معظمہ تہے ملازمت
اقدس مین بکمال حسن عقیدت حاضر ہو کر شرف بیعت دست مبارک پر
حاصل کیا ملتزم حلقہ توجہات و اخذ فیوضات رہے حضرت نظر شفقت و ہمت
ترقیات مقامات نقشبندی و مدارج احمدی بہ نسبت مولانا کے بغایت مرعی

رکھتے تھے توجہات قویہ سے ممتاز فرمائی تھی مدت ایک سال مین تا حد حقائق سلوک مقامات
مجددی طے کیا قمیص وکلاہ وعمامہ بدست شریف پہنا کر باجازت وخلافت سلسلہ شریف
عطا کی خلافت نامہ راقم نے بامر حضرت تحریر کیا تھا الفاظ مناسب حال لکھے تھے حضرت
نے پسند فرما کر مزین بمہر کرکی انکو عنایت کیا انکو زمرۂ خلفائین حضرت نے بکمال
خصوصیت ومحرمی سے فراز کیا تہا اور یہ بھی رسوخ عقیدت وصدق ارادت ورتبۂ
اخلاص ونیازمندی ذات اقدس مین رکھتا تھی بعد حصول خلافت ورجوع
وطن مرجع ومآب مریدین وطالبین ظاہر وباطن ہوی بہت مردم اوس دیار کے
انکی توجہات سے فیضیاب بنسبت خاندان نقشبندی مجددی ہوکر مرتبہ کمال کو پہنچے
بَارَكَ اللهُ تَعَالیٰ فِيْمَا اَعْطَاهُ وَجَعَلَ اٰخِرَتَهٗ خَيْرًا مِّنْ اُوْلَاهُ حافظ
عثمان افندی نوری ازمیری سلمہ اللہ تعالی زبدۂ خلفا
وعمدۂ اصحاب حضرت والد سے ہین بعد حج وزیارت روضۂ مقدسہ بکمال اشتیاق
حاضر خدمت فیض درجت ہوکر مشرف باخذ بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ برکت
مبارک ہوی بارادۂ صادقہ واعتقاد ومحبت راسخہ بالتزام صحبت شریف وتوجہات
منیف ترقیات مقامات وسلوک مدارج عرفان وحصول فیوضات تازہ ووارداتِ
بی اندازہ وحالات اصیل وکیفیات مراتب تکمیل سے سربلند رہی حضرت نے انکو کمال
اختصاص ونہایت شفقت سے بہرہ ور کیا تہا یہ بہی کثرت رسوخ اعتقاد وغایت
محبت وانقیاد مین بی نظیر تھی عاشق زار وشیفتۂ جمال باکمال مثل بندۂ بی زر بہر جمیع
خدمات از دل وجان حاضر مرتبۂ فنا فی الشیخ کہ وسیلہ وصول الی اللہ کا ہی ایسا
حاصل تہا کہ کم کسیکو ہوگا صاحب ذوق وشوق وحالات بلند وکیفیات ارجمند

ملازم الذکر والمراقبہ واتم الخشوع [illegible] والخشوع والسکینہ سالک
مقامات [illegible] تا انجام طریقہ کیا [illegible] دست مبارک سے اناہ پہنا کر باجازت
وخلافت مشرف ہوئے بعد [illegible] حرمین شریفین سے بہرہ اندوز ہیں
جعلہ اللہ ہادیا ومہدیا۔ مولانا مولوی بخاری قوقندی عمدۂ خلفاء
وخاص اصحاب حضرت والدین [illegible] اور حضرت خواجہ احمد یسوی کے سجادہ نشین
مشایخ طریقت وصاحب خانقاہ ومرجع طالبین بعد حج وزیارت روضۂ شریفہ
بارادۂ صادقہ ترک مشیخت کرکے حاضر خدمت عالی ہوئے طریقہ مجددیہ میں بیعت
دست مبارک پر کی ملحوظ عنایات خاصہ وتوجہات [illegible] رہے چند سال ملازم
صحبت شریف وحلقۂ منیف رہکر سلوک طریقت احمدیہ قریب اختتام کرکے اجازت
وخلافت سے مشرف ہوئے اذکار واشغال ومراقبات میں مصروف رہتے تھے نسبت
خوب حاصل تھی اپنے وطن میں ہدایت وارشاد طالبین میں مشغول ہیں زاد اللہ
ارشادہٗ ملا شیرین کولابی اکمل خلفاء واجل اصحاب خدا رسای حضرت
والدہین بعد حج وزیارت روضۂ مطہرہ بیعت طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت
کے دست مبارک پر کی بارادۂ صادقہ واعتقاد ومحبت زائد ملازم توجہات عالیہ
وفیوضات سامیہ رہے ملازمت اذکار واشغال ومراقبات وریاضات و
مجاہدات چنانچہ باید وشاید کرتے تھے ادراک وجدان قریب کشف انکو حاصل
تھا حالات باطنی بغایت اصیل وعمدہ بیان کرتے تھے رویت ملائکہ کرام ومشاہدہ
ارواح طیبہ انبیاء عظام سے خصوصاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا
وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وقت حلقۂ توجہ بارہا مشرف ہوتے تھے کہتے تھے کہ

حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجھپر عنایت خاص ہے نو دس سال
حاضر خدمت رہکر سلوک باطن تا انتہار مقامات احمدی طے کرکے اجازت وخلافت
سے مشرف ہوئے جعلہ اللہ للمتقین اماما۔ حاجی عثمان افندی انقروی
رومی سلمہ اللہ تعالیٰ عمدۂ خلفا وزبدۂ اصحاب حضرت والد ہیں سالہا
سال سے ہجرت حرمین شریفین کرکے مدینہ منورہ تھے جب حضرات نے سکونت
بلدۂ طیبہ کی حاضر خدمت ہوئے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی دس سال
سے زیادہ ملازم توجہات واخذ فیوضات رہے حالات استہلاک واضمحلال وفنا
وبقا ونیستی اثر غالب تھے مہذب الاخلاق جمیل الصفات سوائے اذکار ومراقبہ وتلاوت
وعبادت اور کام نہ تھا خط ثلث کے استاد کامل تھے اکثر ادعیہ ووظائف بخط
نفیس لکھکر پیش کرتے پسند حضرت ہوتے حضرت والد نے باجازت وخلافت
معزز کیا زاد اللہ فی عرفانہ۔ حاجی عمر افندی رومی زبدۂ خلفا و
خلاصۂ اصحاب حضرت والد سے ہیں بعد حج وزیارت روضۂ اقدس حاضر
خدمت فیض درجت ہوکر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت کی چند سال
مشغول استفادۂ باطنی وملتزم توجہات پر فیوضات رہکر سلوک طریقہ احمدیہ
قریب انجام کے طے کرکے باجازت وخلافت مشرف ہوئے نسبت باطن خوب تھی
کیفیات وحالات اچھی تھی بعد مرخص ہونے کے وطن کو گئے پھر حال معلوم نہوا
خصہ اللہ بالرضا فی الدنیا والاخری حاجی حسین افندی رومی
تاشکبری عمدۂ خلفا برگزیدۂ اصحاب حضرت والد ہیں بہ نیت ہجرت حرمین
شریفین وطن سے آئے بعد حج وزیارت روضۂ معطرہ شرف بیعت سے دست مبارک پر

شرف ہوتی بکمال خلوص ونہایت اعتقاد ملازمت توجہات واخذ فیوضات وبرکات
ودس سال کامل کی نسبت مقامات نقشبندیہ مجددیہ سے بہرہ یاب رہے مواظبت اذکار
ومراقبات وریاضات ومجاہدہ ترک وتجرید چنانچہ باید وشاید کرتے تھے نسبت خاندان
عالیشان خوب حاصل کرکے باجازت وخلافت افتخار حاصل کیا جعلہ اللہ من المقربین
شیخ عبد الستار قرآنی فرزند قاضی بلدہ قرآن اجل اصحاب وبرگزیدہ
نیاز مندان حضرت مرشدنا قدس سرہ المجید سے تھے بہجرت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا اپنے وطن سے
کرکے بعد ادائے ارکان حج وشرف زیارت روضہ انور اقامت بلدہ طیبہ مدینہ
منورہ میں اختیار کی معتقد کمال حضرت ہوئے دست مبارک پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ
میں بیعت کی ملحوظ عنایت بے پایان والطاف فراوان رہے التزام اذکار ومراقبات
ونفی اثبات وحضوری حلقہ توجہات سے نسبت طریقہ احمدیہ سے بہرہ یاب ہوئے تجلیات
اسما وصفات سے گذر کر تجلیات ذات تک توجہات حضرت سے مستفید ہوئے بعد رحلت
شریف تا وقتیکہ فقیر راقم حاضر بلدہ طیبہ تہا ملازم حلقہ تھے مقامات فوقانی میں
توجہات لیں فقیر نے اجازت وخلافت انکو دی مرد صالح متقی متواضع حالت
انزوا وخمول میں اوقات بسر کرتے تھے مرتبہ حضور آگاہی واستہلاک واضمحلال ونیستی
کا خوب حاصل تھا اوقات عزیز بیاد خدا کے جل وعلا واعراض از ماسوا وملازمت
طاعت وعبادت مصروف رکھتے تھے چونکہ اکثر سلوک خدمت حضرت میں طے
کیا لہذا انکو زمرہ خلفا میں داخل کیا علاوہ ازان یہ امر ثابت ہے کہ خلافت
نامے خلفا کے کہ بوقت اعطاء خلافت عطا ہوتی تھی حضرت والد راقم الحروف سے
تحریر کراتے تھے موافق حال ہر شخص کے الفاظ مناسب خلافت نامہ میں فقیر اپنی

فراست سے مندرج کرتا تھا حضرت پسند فرما کر عنایت کرتے تھے جملہ ایشان من
المقربین العارفین حاجی ملا ولی قرانی مخلص نیاز مندان حضرت سے ہین
بعد حج و زیارت روضہ معطرہ دست مبارک حضرت پر بیعت کی حلقہ توجہات
منبع البرکات کی ملازم رہے توجہات مقامات مجددیہ سے غالبًا تا ولایت علیا فیضیاب
ہوئے بعد انتقال حضرت فقیر نے اجازت طریقہ شریفہ دی بارک اللہ فیما اعطاہ
حاجی حسین قرانی عمدہ خلفاء و زبدہ اصحاب حضرت والد سے ہین بقصد ہجرت
حرمین شریفین وطن سے آئی بعد حج و زیارت روضہ مطہرہ بیعت طریقہ نقشبندیہ
مجددیہ حضرت کی دست شریف پر کی کثرت اذکار و اشغال و ریاضات و
مجاہدات مین بی نظیر تھے حالات عظیمہ و واردات فخیمہ انپر طاری ہوتی تھی بڑے
صاحب ذوق و شوق و آہ و نالہ و بکا مخمور مشاہدات و مستغرق کیفیات رہتے
باخدا یگانہ و باخلق بیگانہ انکا وصف حال تھا حضرت کی انپر عنایت خاص تھی
یہ بھی شیفتہ و فریفتہ از جان و دل تھے چھ سات سال خدمت شریف مین سلوک
طریقہ مجددیہ توجہات حضرت سے تا فوق مراتب تجلیات ذاتیہ طی کر کے باجازت و
خلافت ممتاز ہوئے بعد رحلت شریف ملازم توجہ فقیر تھے زادہ اللہ فی عرفانہ حاجی
حامد غنیانی زبدہ خلفا حضرت والد سے ہین بعد شرف حج و زیارت مدینہ
منورہ حاضر خدمت بصدق ارادت ہو کر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین بیعت دست
شریف سے سرلبند ہوئے ملازم حلقہ توجہات پر فیوضات رہے غالبًا تا ولایت کبری
سلوک کر کے مرتبہ اجازت حاصل کیا مرخص بوطن ہوئے حفظہ اللہ بقیہ
حاجی محمود بخاری عمدہ اصحاب حضرت سے ہین بعد حج و زیارت مدینہ منورہ

دست شریف پر بیعت کی چند مدت حاضر خدمت عالی رہکر بعد حصول اجازت [illegible]
رخصت بوطن ہوئے جعلہ اللہ من الصالحین حاجی ملا عجب [illegible]
خلص اصحاب حضرت والد سے ہین بعد حج و زیارت بلدہ طیبہ [illegible]
بیعت کی چند مدت توجہات عالی سے مستفید رہے مرتبہ اجازت [illegible]
رخصت بوطن ہوئے رزقہ اللہ الاستقامۃ سید ناصر [illegible]
علیہ الرحمہ نبیرہ و سجادہ نشین حضرت خواجہ میر درد خلص اصحاب اشرف
خلفا حضرت والد سے ہین اول حاجی دوست محمد علیہ الرحمہ کو دست پر بیعت کی
چندے اونکی توجہات سے بہرہ یاب رہے بعد ازان بقصد حج و زیارت روانہ
حرمین شریفین ہوئے کہتے تھے کہ جب مکہ معظمہ مین پہنچا جناب الہی مین عرض کیا
کہ جو بزرگان طریقت اس خاندان عالیشان کے یہان موجود ہین اونکے ہین جو
کامل ہو اوس بزرگ کی زیارت سے پہلے مشرف ہوون جب حرم محترم مین
داخل ہوا اول نظر حضرت کے جمال با کمال پر پڑی کشش معنوی ایسی ہوئی
بے اختیارانہ حاضر خدمت ہوکر قدمبوسی سے مشرف ہوا اور یقین کامل ہوا
کہ کاملترین مشایخ وقت حضرت کی ذات فائض البرکات ہے چنانچہ آپ کے
دست مبارک پر تجدید بیعت کی و بکثرت اخلاص و عقیدت ملازمت صحبت
شریف و توجہات منیف اختیار کی ایک سال سے زیادہ خدمت عالی مین حاضر رہ کر
سلوک طریقہ مجددیہ کا آپ کی توجہات سے فوق ولایت علیا تک طے کیا
نسبت مقامات و جذبات کیفیات کا خاصہ انکو حاصل تھا نسبت بمقام
مقامات فوقانی کی سے زیادہ مناسبت رکھتے تھے التزام اذکار و اشغال

ومراقبہ جیسے چاہئے کرتے تھے حضرت نے اجازت وخلافت عطا کرکے مرخص کیا بعد
رجوع وطن ہدایت وارشاد طالبین بلدہ خود ودیگر بلاد مشغول رہتے تھے اوقات
عزیز مصروف ذکر وفکر ومراقبہ وعبادت وطاعت رکھتے تھے وقتیکہ فقیر راقم
وارد ہندوستان ہوا بکمال محبت وخصوصیت واعتقاد پیش آئے سلوک
باطن تا انجام طے کیا افسوس کہ بعالم شباب ۱۱۹۹ بارہ سو ننانوے ہجری
میں عالم فانی سے ترک تعلق کرکے راہی عالم باقی ہوئے شرف لقا سے کہ
مقصود عمری تھا فائز المرام ہوئے ۔ اپنے غمخوار و نمین کس کسکو بھلا یاد کریں
غم مجنون کریں یا ماتم فرہاد کریں ۔ بعد دفن کئی ماہ گذرے تھے کہ قبر انکی کھولی
جیسا دفن کیا تھا بلا تفاوت ویسا ہی بطہر منور دیکھا اسکنہ اللہ فی اعلی
الجنان وشرفہ باللقاء والرضوان ؎ صوفی در اسمت اللہ بنگالی
عمدہ خلفاء حضرت والد ہیں اول بہ نیت خدا طلبی مشائخ چشتیہ وغیرہ کی خدمت
میں رہے مجاہدات وریاضات شاقہ کیں تسکین انہیں حاصل نہوئی بعد حج
وزیارت مدینہ منورہ دست شریف حضرت پر مشرف بہ بیعت طریقہ نقشبندیہ
مجددیہ ہو چند سال خدمت فیضدرجت میں حاضر رہے سلوک طریقہ مجددیہ قریب انجام
حضرت کی توجہات سے طے کیا اجازت وخلافت سے سربلندی حاصل کی ذکر وشغل
ومجاہدہ وریاضت میں مصروف رہتے تھے حضرت کی خدمت خاصہ سے سرفراز
تھے اوصلہ اللہ مرامہ ملا محمد یوسف بخاری بعد حج وزیارت روضہ
شریفہ دست مبارک حضرت پر بیعت کرکے ملازم حلقہ توجہات رہے غالبا تا
ولایت کبری سلوک کیا بعد رحلت شریف راقم سطور نے اجازت طریقہ دی وفقہ اللہ

لمایحبہ ویرضاہ سید عبد القادر ہاشم مدنی سلمہ اللہ تعالی خلص
مستفیدان حضرت والدین عمدۂ اعیان بلدۂ طیبہ حضرت کے دست مبارک پر
بیعت کرکے قریب ایکسال ملازم حلقہ توجہ رہے توجہات عالی سے چند مقامات
مین فیضیاب ہوئے جعلہ اللہ من الصالحین شیخ ابو الحسن سمان مدنی شیخ طریقہ
سمانیہ عمدۂ اکابر مدینہ منورہ بذات خود اور آبا و اجداد انکے مشایخ طریقت و
مرجع و مآب بلدۂ طیبہ تھے صغر سن مین حضرت جد قدس سرہ کے دست مبارک پر طریقہ
نقشبندیہ مجددیہ مین بیعت کی بعد ازان حضرت والد قدس سرہ کی خدمت فیضدرجت
مین حاضر ہوکر تجدید بیعت کی زیادہ از یکسال مستفید توجہات عالیہ رہے
حضرت انکی خوش استعدادی اور سرعت سیر سلوک باطنی کی تعریف فرماتے تھے
تا ولایت کبرے توجہات لیکر عین عین شباب مین شرف لقاے الہی سے مشرف
ہوئے جعل اللہ الجنۃ مثواہ شیخ عبد الحفیظ الیاس مدنی خاص مخلصین حضرت
والدین اکابر اہل مدینہ منورہ بکمال عقیدت حضرت کے دست مبارک پر بیعت کی
شیفتہ کمال و فریفتہ جمال حضرت کے تھے توجہات عالیہ و حضرات ثلثہ سے بہرہ یاب
رہے عالم شباب مین انتقال کیا نور اللہ قبرہ سید امیر نواب صاحب بہاری سلمہ
تعالے عمدۂ نیازمندان و خلص مستفیدان حضرت والدین دو مرتبہ تشرف
حج و زیارت روضہ اقدس سے افتخار حاصل کیا مرتبہ اولی جب وارد مدینہ
منورہ ہوے تھے بکمال اخلاص و نہایت عقیدت دست مبارک پر بیعت کی
چندے التزام حلقہ توجہات سے بہرہ یاب رہکر مراجعت وطن کی بعد چند
سال دوبارہ وارد مکہ معظمہ ہوے ادا نسک سے فارغ ہوکر بلدۂ طیبہ

مین آئی قریب ایک سال اقامت کی مخصوص عنایات و الطاف حضرت سے ہوئی اکثر
ہر سہ وقت بہر استفادہ توجہ مین حاضر ہوتے توجہات خاصہ سے مستفید ہوتے حضرت
کی انپر کمال شفقت و محبت خاص تھی یہ بھی شیفتہ کمال و فریفتہ جمال تھے باوجود
قلت غنا خدمت زیادہ اپنی استطاعت سے بجا لاتے نعم المال الصالح للرجل
الصالح انکا وصف حال ہے کسر نفسی تواضع و مسکنت حسن اخلاق و مراحم اشفاق
جمیع بندگان خدا پر خاص صفات جمیلہ انکی ہین جو اخلاص و محبت حضرت والد
اور فقیر راقم الحروف سے رکھتے ہین حد بیان سے باہر ہین اونکے فرزندان دلبند میان
مظہر الحق و حافظ نصیر الحق نے بیعت طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین دست
فقیر پر کی ہے اللہ تعالیٰ ببرکات انفاس حضرات انکو مقاصد دلی و آرزوہای قلبی
بر لاوے اور توفیق اعمال صالحہ اونکو اور اونکی اولاد کو عنایت فرمائے صلاح و
تقویٰ و کمال ظاہری و باطنی و برکت عمر مین عطا کرے آمین مولوی ابو البرکات
بہاری علیہ الرحمہ نیازمند حضرت جد و حضرت والد ہین جس زمانہ مین کہ حضرت
ذی ہجرت حرمین شریفین کی تھی بقصد حج و زیارت مدینہ منورہ مین آئے اور سفر مبارک
حضرت جد قدس سرہ پر بیعت کی چندے حاضر رہکر مراجعت وطن کی بعد چند سال
ہجرہ کرکے سکونت بلدہ طیبہ سے مشرف ہوے حضرت جد قدس سرہ نے رحلت
فرمائی تھی ملازم صحبت حضرت والد ہوکے حلقہ توجہ مین صبح و شام مستفید توجہات
ہوتے تھے باوجود غنا کمال محبت و اعتقاد حضرات مین بھی درجہ بلند حاصل تھا انبساط
و خصوصیات حضرت والد بلکہ جمیع حضرات اعمام و فقیر سے ممتاز تھے سلوک ولایت
کبریٰ حضرت والد کی توجہات سے کیا خدمت مالی بھی بقدر حوصلہ کرتے تھے بعض کتب

درسیہ پڑہی تھین علم حدیث مین ہمسبق راقم تھی آخر الحال بسبب اثر صحبت بعض اشخاص
ضعیف الاعتقاد ہوکر بعض مشایخ غیر طریقہ مجددیہ پاس چند روز خفیہ جاتے تھی آخر
توبہ کرکے مدینہ شریف مین رحلت کی بقیع مین قریب مزار حضرت میان صاحب قدس سرہ دفن
ہوئی غفر اللہ لہ نواب اسد اللہ خان عرف نواب کلب علیخان
رئیس رامپور علیہ الرحمۃ قدماء اصحاب و محبین و نیاز مندان حضرت والد
قدس سرہ مین صغر سن سے مجبول بدیانت و امور خیر تھے زمانہ ولیعہدی مین بکمال
اعتقاد دست مبارک حضرت پر طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مین بیعت کی چنانچہ کیفیت مختصر
بیعت و تشریف آوری حضرت برامپور فصل اول احوال حضرت والدین مذکور ہی
ایک مدت کامل ہر سہ وقت حلقہ توجہات مین حاضر ہوکر توجہات قویہ سے مستفید ہوئے
اثر توجہات کا تا دم آخر انکی ذات مین موجود تھا علوم ظاہری مین بھی استعداد
حاصل تھی خصوصاً فن فارسی مین اوستاد تھے تین کتابین زبان فارسی مین
تصنیف کی ہین ایک کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت مین نام
اوسکا قندیل حرم دوسری کتاب بطور مرثیہ حضرت والد بعد انتقال
حضرت لکھی ہے نام اوسکا ترانہ غم تیسری بطور انشا کہ شامل نظم و نثر ہے فصاحت
و بلاغت ان کتابون کی مشہور و معروف ہے نظم فارسی مین کلیات ہے اہل طہران
کہ اہل زبان ہین معترف فصاحت ہوکر تقریظین اوسپر لکھی ہین زبان اردو مین چار
دیوان ہین پابندی عقائد اہل سنت وجماعت اور اجراء احکام شرعیہ کا ملحوظ رکھتے
تھے باوجود مسند ریاست و راحت و آرام حج کو گئے ارکان بخوبی ادا کئے زیارت روضہ
مقدسہ نبویہ سے مشرف ہو دو جہات حاصل کیا قدردان علماء و مشایخ وغیرہ تھے
ہندا انکی ریاست مجمع اہل کمال تھی اولاد حضرت امام مجدد اور اہل حرمین
شریفین کی مراعات بلکہ واردین صادرین کی حسب مراتب کرتے تھے حسین

عقیدت بہ نسبت اپنے پیر طریقت یعنی حضرت والد فقیر کے بہت راسخ تھے لہذا تعظیم و
مراعات بہ نسبت فقیر راقم الحروف کی نہایت ملحوظ رکھتے تھے اوصاف کمال مثل
انتظام ریاست و عقل و فطانت وغیرہ مین فخر سلف و پیشوای خلف تھے قبل از زمان
وفات نو دس سال سخت امراض مین مبتلا رہے نظم و نسق ریاست مین فرق نتھا اثنای
جمادی الاخری سنہ تیرہ سو چار ہجری مین رحلت کی مدفن اچھا پایا کہ مابین
قبہ حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی و مزار شریف عمی شاہ محمد عمر مجددی مدفون
ہوئے غفر اللہ لہ **نواب محمد مشتاق علیخان صاحب بہادر والی ریاست**
رامپور زاد اللہ عمرہ و اقبالہ انکے فرزند ارجمند مسند نشین ریاست ہوئے
صغر سن سے مالوف بحسن اخلاق ہین زمانہ ولیعہدی مین کہ فقیر راقم الحروف
وارد رامپور ہوا اظہار روابط محبت و اختصاص سے پیش آتے تھے بارہا فقیر خانہ پر
آکر حقیر کو مسرور کرتے بیعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ مین دست فقیر پر
کی ہے بعد مسند نشینی ریاست ارتباط و مراعات بہ نسبت اس فقیر کے مثل سابق ملحوظ
ہین اللہ تعالی انکو نعم الخلف کرے اور توفیق مرضیات خود بحرمت پیران عظام عنایت
فرماوے آمین اور ہر دو فرزند دلبند **محمد حامد علیخان صاحب بہادر** ولیعہد
حال اور **محمد ناصر علیخان عرف منجھو صاحب بہادر** کو معمر اور موفق بالخیر کرے اور بیعت مستفید ہوئے
صاحبزادہ محمد علیخان عرف چھٹن صاحب نبیرہ نواب محمد سعید خان مرحوم
جس وقت مین نواب صاحب بہادر حال نے فقیر سے بیعت کی تھی بیعت انکی انھون نے بھی کی
تھی علوم نقلیہ و عقلیہ مولوی غلام اکبر خان مرحوم سے اور مولوی عبد الحق صاحب خیرآبادی
سے تحصیل کیے استعداد اچھی حاصل کی بعقائد اہل سنت متمسک و باعتقاد مشائخ طریقت

مربوط ہین اللہ تعالی انکو توفیق اعمال خیر و استقامت راہ حق عطا فرماوے۔

صاحبزادہ محمد صفدر علیخانصاحب رامپوری سلمہ اللہ تعالے

نبیرہ نواب احمد یار خانصاحب مرحوم خالص نیازمندان حضرت والد ہین زمانہ ورود حضرت
برامپور بسبب خصوصیت نواب صاحب مرحوم رام پور بصدق ارادت حضرت سے بیعت
کی بسبب برکت بیعت اپنے ہمجنسون مین بہ نماز و روزہ و حسن عقیدت پیران طریقت
ممتاز ہین علی الخصوص بہ نسبت اپنے پیر و مرشد حضرت والد قدس سرہ اس
راقم فقیر سے بھی کمال محبت و اخلاص رکھتے ہین اللہ تعالی انکے مقاصد دلی کو پورے
کرے اور زیادہ تر توفیق اعمال صالحہ اور پیروی راہ ہدایت عطا فرماوے۔ آمین

میر محمد خانصاحب رسالدار خاص نیازمند راسخ الاعتقاد ہین ہنگام ورود حضرت
برامپور بوجہ کمال خصوصیت نواب کلب علیخان مرحوم دست مبارک حضرت پیر طریقہ
نقشبندیہ مجددیہ مین بیعت کی تا وقت قیام حضرت ملازم حلقہ توجہ وغیرہ اکثر دیکر مستفید
نظر عنایت خاص ہوے بسبب مناسبت معنوی شیفتہ و فریفتہ حضرت ہین۔ راقم سے بھی
کمال اتحاد محبت قلبی رکھتے ہین۔ رقیق القلب کثیر الاخلاق فن بندوق و پٹہ کے استاد
مسلم ہین سلمہ اللہ تعالے۔ **خاتمہ احوال مختصر مؤلف کتاب راقم سطور خاکپاے
درویشان بلکہ بدنام کنندہ ایشان محمد معصوم کان اللہ لہ**

بظاہر آپکا ایک ہی فرزند باقی ہے لیکن درحقیقت سگ آستانہ فیض کاشانہ سے بھی کمتر و بدتر ہے
اس روسیاہ بدکردار زشت خصال بد افعال کو نسبت آپسے دینی بالکل بے محل و محض بیجا ہے
کہ منسوب و منسوب الیہ مین کچھ تو مناسبت چاہیے کہ نسبت محقق ہو یہان سراسر مفقود ہے کوئی
قول کوئی فعل کوئی عادت کوئی خصلت ایسی نہین ہے کہ شایان صحت انتساب ہو کجا آفتاب
جہانتاب کجا بد از خنازیر و کلاب جتنے اعمال ہین رکش خودنمائی سواے افعال قبیحہ و اعمال ردیہ
و اتباع نفس و شیطان کے تمام عمر مین کوئی کام حسنہ مجھسے سرزد نہوا تمام جہان مین
مجھسے عاصی تر کوئی فرد بشر نہوگا کاتب بسیار کثرت کتابت عصیان سے عاجز مدام کاتب نیکی
بسبب معدومیت حسنات بکمال راحت و آرام سے آدم زیر بار عصیان ہست

افتم از پای گر نہ گیری دست ٭ مغفرت دارم امید از لطف تو ٭ زانکہ خود فرمودۂ لاتقنطو
ہمہ با ہوا و ہوس ساختیم دمی با مصالح نپرداختیم بے گنہ نگذشت بر من ساعتے
با حضور دل نہ کردم طاعتے شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم ای اکرم الاکرمین بیامرز مرا

للمؤلف

نہ ہوگا کوئی مجھسا زشت افعال	کہ بدتر ہیں سبھی سے میرے اعمال
ہمیشہ رہتی ہے غفلت شعاری	کہاں میں ہوں کہاں پرہیزگاری

مگر بتوسل مشائخ کرام و آبا و اجداد عظام رضی اللہ تعالے عنہم امید وار عفو ارحم الرحمین
جل جلالہ و عم نوالہ و دستگیری رحمۃ للعالمین علیہ افضل صلوٰۃ المصلین وازکی سلام
المسلمین رہتا ہوں واﷲ مجھ سیاہ کار کا حال بجز خسارت و محرومی اور کچھ نہیں ہے
مسکین حسن بگوید کہ وقت عشاق تو خوش ٭ گر من از یشانم کار بشان
لکن مرا ٭ الٰہی و مولائی بتوسل وسائل عظمی اس نا اہل کو بھی مانند آبا کرام
رویت جمال بے مثال و مشاہدۂ آفتاب عزت و جلال و وصول کعبہ آمال
و اتباع سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات و توفیق اعمال
مرضیات و افاضات نسبت حضرات تمنائے قلبی و آرزوئے دلی سے
فائز المرام فرما و زود تر شرف زیارت بیت اللہ المعظم و روضہ مطہرۂ رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم سے مع اہل و عیال و اصحاب بکمال صحت و سلامتی مشرف
فرما و تا حیات و بعد الممات دوری صوری بھی واقع نہو سے گر نیم لایق درگاہ
سلاطین۔ امید با منیہ ٭ شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را گاہے بہ نگاہے
کی شود یا رب کہ در یثرب و بطحا کنم ٭ گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم للمؤلف

یک نظر بر من فگن ای رحمة للعالمین | مضطرب کردہ مرا آن چشم تو ابروی تو
ظاہرا دست و گلو هم بستہ زنجیر نیست | این چہ باشد میکشد ہر لحظہ ما را سوی تو
جان عالم میرود از جنبش نیمہ تمام | این چہ طرفہ وصف دارد حلقہ گیسوی تو

للمؤلف

دل میرا اشتیاق مین رہتا ہے اب تپان | کب تک زمین ہند مین حضرت بسر کرون
پہونچا ہے گر نسیم مزار رسول | جان کو نثار لطف نسیم سحر کرون
ہو جائے گر قبول تو ہے فخر دو جہان | جان کو مین نذر حضرت خیر البشر کرون
یارب ہوا اب مراد مری دلکی حصول | ہر وقت سوی گنبد اخضر نظر کرون
حضرت رشید حق کی توسل سے مدعا | معصوم عرض حضرت خیر البشر کرون

ہون معصوم کی سب مرادین حصول
بحق امامین و زہرا بتول

ولادت اس ذرہ بیمقدار کی دہم شعبان ۱۲۶۳ سنہ بارہ سو تریسٹھ ہجری دہلی مین اندرون خانقاہ عالم پناہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ واقع ہوئی تاریخ ولادت مظہر حسن ہے۔ آنکھین کھلین تو اولیاء کاملین اور علماء راسخین کو دیکھا مربی خاص اپنا حضرت مصنف یعنی جد امجد قدس سرہ کو پایا آپ ہی کی ظل عاطفت مین تربیت پائی مستفید توجہات و ملحوظ شفقت و عنایات رہا بکمال الطاف فقیر خود طلب فرما کر شرف بیعت سے اپنے دست مبارک پر امتیاز بخشا تربیت ظاہری باطنی کا بہ نسبت اس غلام کی نہایت خیال فرماتے تھے بعض اوقات مین قرآن شریف یاد کراتے تھے ہمیشہ سنتے تھے جب حفظ قرآن بیشتر سے فارغ ہوا اہتمام و کمال فقیر

سنا وقت ختم بہت دیر تک دعا کی اپنے سینۂ معارف گنجینہ سے لگایا خلعت یعنی جبہ خاص بہت
اپنے دست شریف سے اس نا اہل کو پہنایا التزام صحبت حضرت والد کی وصیت کی بعد رحلت
شریف حسب وصیت آپکے خدمت حضرت والد ماجد قدس سرہ میں حاضر رہا استفادہ
ظاہری باطنی آپسے کیا جو عنایات و الطاف اس ناچیز پر مبذول فرمائی مجھے لا تعد و لا تحصی ہیں
اپنے توجہات قویہ سے منتہائے مقامات نقشبندیہ مجددیہ کما بسلوک تفصیلی و اجمالی پہنچایا بالکل اپنی
حیات میں ۱۲۸۲ھ بارہ سو بیاسی ہجری مکہ معظمہ کو واسطے ادائے حج کی تشریف لیگئے بعوض
اس نا اہل کی اُس سال کی تھی قایم مقام اپنا اور بزرگو نکا کیا اور جو حاصل کیا
آپسے حاصل کیا جو پڑھا آپسے پڑھا بعض کتب فقہ و اصول عم اصغر شاہ محمد مظہر
و بعض کتب حدیث حضرت شاہ عبد الغنی سے پڑھیں سند حدیث مسلسل بالاولیۃ بھی
آپسے لی و نیز اجازت عامہ از جانب عالم علامہ شیخ صدیق کمال کی و روایات جمیع
سلسلات و مرویات شیخ جو مسلسلات علامہ ابن عقیلہ و ثبت شیخ عبد الرحمان
زبری میں مسطور ہیں حاصل کی الحمد للہ ثم الحمد للہ تا زمانہ تحریر رسالہ ہذا فقیر کی تین
فرزند دلبند ہیں فرزند اکبر ابو طاہر محمد سیف الدین بستم ذی الحجہ ۱۲۹۸ھ بارہ سو
اٹھانوے ہجری بلدہ رامپور میں پیدا ہوا تاریخ ولادت محمد عبد المغنی ہے دیگر تاریخ ولادت
منظومہ مولوی حمید الدین خان مرحوم ولوی نبیرہ مولوی رشید الدین خان مرحوم

قطعہ تاریخ

ضیائے ز انوار احمد سعید	تجلی ز عرفان عبد الرشید	چراغ مجدد شعاعی عمر	چو آمد ز خلوت بجلوت پدید
جہان زد بگلزار ہستی علم	کہ از قاف تا قاف نکہت رسید	ہماندم کہ آن غنچہ نو شگفت	گل باغ معصوم گفتہ حمید

فی الحال ہفت سالہ ہے حفظ قرآن شریف میں مشغول ہے آثار حصول کمالات ظاہری باطنی
اوسمیں موجود ہیں اللہ تعالی معمر و صالح مثل اجداد عظام و ارشد اتم اوسکا کری آمین۔

فرزند دوم ابو شرف محمد عبد القادر چہارم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۱ تیرہ سو ایک ہجری
بلدہ رام پور میں ولادت ہوئی تاریخ ولادت مظہر قیوم ہے فی الحال سہ سالہ ہے
آثار رشد و وراثت اجدادی اوس میں ظاہر ہیں اللہ تعالی اوسکو مانند اسلاف کبار
قابل کرے آمین ۔ فرزند سوم ابو الفیض محمد عبد الرحمن اٹھارہویں ذیقعدہ
سنہ ۱۳۰۴ تیرہ سو چار ہجری بلدہ رام پور میں متولد ہوا تاریخ ولادت مظہر الحسینی ہے
ایک سالہ ہے اللہ تعالی اوسکو سمر متقی کرے ظاہر و باطن میں مثل بزرگان کبار عالی
نسبت فرماوے آمین ۔ بعض اصحاب فقیر بھی اجازت و خلافت یافتہ نسبت مقامات
اس خاندان عالیشان سے حسب استعداد گونہ بہرہ ور ہیں ۔ حافظ نسیم احمد صاحب
مجددی میاں دانش باقی صاحب مجددی ملا فقیر محمد کولابی ملا برات محمد بدخشانی
میاں عبد الرحیم مرحوم بلند شہری ملا یوسف بخاری مولوی محمد حسین شاہجہانپوری
ملا نذر محمد بخاری عبد القادر خان مرحوم رامپوری ملا عبد الرحیم کولابی ملا
عبد اللہ پشاوری ملا عبد الکریم مرحوم پشاوری حافظ محمد جان رامپوری
ملا اشرف بنیری مولوی عبد اللہ صاحب سلہٹی پر جگی کہ عالم علوم منقول و معقول
ہیں عبد الرب خان رامپوری محمد بشیر خان رامپوری حاجی نیاز محمد خان
صاحب مراد آبادی صاحب استعداد بلند و حالات ارجمند ہیں سلمہم اللہ تعالی
وخصہم بفضلہ اللہ تعالی ان سبکو بوسیلہ مشائخ کرام رضی اللہ تعالی عنہم مراتب
فنا اتم و بقاء اکمل و دوام حضور و آگاہی و تصفیہ قلب و تزکیہ نفس و قالب و تجلیات ذاتیہ و منتہائے نسبت
مقامات نقشبندیہ مجددیہ سے مشرف فرما کر مصروف ہدایت و ارشاد خلق کرے آمین
حسن خاتمہ اشعار نعت نبوی منظومہ مصنف عفا اللہ عنہ وتبہ الخفی والجلی

غزل فارسی

ای کہ از انوار حق شمع جمال روی تو
سجدہ گاہ اہل دل باشد خم ابروی تو

کحلِ چشمِ عاشقانست یا رسول الله — زان سبب سایہ ندارد قامتِ بیچون او

مصحفِ رخسارِ حضرت مطلعِ انوارِ حق — منبعِ نورِ خدا باشد جمالِ روی او

ظاهرا او مست و گلویم بستهٔ زنجیر نیست — این چه باشد میکشد هر لحظه ما را سوی او

جانِ عالم میرود از جنبشِ نیش تمام — این چه طرفه وصف دارد حلقهٔ گیسوی او

جان و دل را من فدای لطف احسانت کنم — گر نماید یک نظر آن گوشهٔ ابروی او

افضلِ خلقِ خدا کی شد بذاتِ احمد است — بهتر از کون و مکان باشد همه یک موی او

یک نظر بر من فگن ای رحمة للعالمین — مضطرب کرده مرا آن چشمِ جادوی او

بوی مشک و بوی عنبر کو سرِ معصوم را — مست کرده جسم و جانم یاد بوی گیسوی او

قطعه

کہا اک روز مین نے آج معصوم — فراست کا تمہاری امتحان ہے

جواب اس مسئلہ کا دیجئے شافی — وہ کون ایسا ہے جو جانِ جہان ہے

یہ کسکے عشق کا چرچا ہے سب مین — چمن مین کیون یہ شورِ بلبلان ہے

یہ نرگس تاکتی ہے کسکو ہردم — گریبانِ گل کا کیون شق نشان ہے

یہ کسکا داغ ہے لالہ کے دل مین — ہمیشہ کسکی سوسن مدح خوان ہے

مہ و خور پھرتے ہین کسکی طلب مین — بلا گردان یہ کسکا آسمان ہے

یہ شمعِ بزم کیون جلتی ہے تا صبح — یہ کیون پروانہ ہر شب جان فشان ہے

یہ کیون ماہی کو بیتابی ہے ہردم — یہ کیون دریا ہمیشہ پر فغان ہے

رہا کرتا ہے گریان ابرِ تر کیون — یہ آتش سنگ مین کیسی نہان ہے

یہ سودا اسکے سر مین کیون سمایا — یہ کسکے حسن کا عاشق جہان ہے

یہ کسکا عشق ہے سارے ہر اک مین — یہ کون ایسا حسینِ دلستان ہے

کہا اوسنے کہ وہ ہین شاہ خوبان
فدا اونپر ہماری روح و جان ہی

یہہ سودا سب کے سر مین ہی اونھین کا
اونھین کیواسطے کون و مکان ہی

وہی ہین پیشوا ہر دو عالم
ثنا اونکی تو جان عاشقان ہی

وہ ہین برج عرب کے ماہ کامل
منور اونکے جلوے سے جہان ہی

ہی بہتر عرش سی مرقد اونھین کا
مکان اوس شاہ کا رشک جنان ہی

شفیع روز محشر ہین اونھین کے
کرم پر اعتماد عاصیان ہی

محمد مصطفے ہی نام اونکا
محب اونکا خدائی انس و جان ہی

ہی منھہ کسکا کرے تعریف اونکی
کہ خود اللہ جنکا مدح خوان ہی

کرے معصوم کیونکر اونکی توصیف
زبان نطق اسجا بے زبان ہی

غزلہای اردو

بدتر ہی خار و خس سی گرانی بہار روز
عشق نبی کا رہتا ہی مجکو خمار روز

چہرہ سی اب نقاب کو شاہا اوٹھائیی
بیتاب کر رہا ہی مجھی انتظار روز

ہر روز جان فدا مین کرونگا نہی
آیا کرین الٰہی وہ بہر شکار روز

جلوہ ہزار رہتی ہین پیش نظر مدام
احسان مجھپہ کرتا ہی یہہ انتظار روز

ابر و بہار و گلشن و گلزار سب ہی ہیچ
عشق نبی کی رہتی ہی دل مین بہار روز

شاہ رسل کی روضہ اقدس پہ ہون نثار
آتا ہی میری دل مین یہی بار بار روز

معصوم کو مدینہ مین حضرت بلائیی
رہتا ہی اب فراق سی دل بیقرار روز

غزل دیگر

پہنچا دو ہی مدینہ مین مجھکو کبھی رسول
خون جگر نکالونگا تیرا انھین کو س

ای شاہ دوسرا مجھے اپنے بلائیے
دل مین سوا حضور کے باقی نہیں ہوس

محشر مین آپسے شہ والا نہون جدا
رکھتا ہے میرا یہہ دلِ اندوہگین ہوس

معدوم ہو جہانسے تیرا نشان ہو گم
کبتک رکھے گی مجکو ستاتی ہمین پھر ہوس

آرام اب نہین مجھے ہجرِ رسول مین
یارب مرا پوری ہو نکلے وہین ہوس

پہنچونگا یہہ امید ہے فضلِ خدا سے مین
اب ہے مدینہ کی مرے دلکو قرین ہوس

معصوم کو بلا کے وہ جلوہ دکھائینگے
دل مین ہے شوقِ دید کی خلوت گزین ہوس

غزل دیگر

ہند سے ہجر اکی شب و روز اٹھائین کبتک
ہند سے ہمکو مدینہ مین بلائین کبتک

شوقِ دیدار مین حضرت کے تڑپتا ہون مدام
دیکھیے صورتِ زیبا وہ دکھائین کبتک

کیون نہین جاتا اگر شوق ترا سچا ہے
جھوٹی جھوٹی تو کریگا یہہ دعائین کبتک

مرضِ عشق و محبت ہے نبی کا ہمدم
ہوگی صحت کبھی مجکو دوائین کبتک

مطلعِ نورِ تجلی مین ہو صبحِ امید
شبِ فرقت کی یہہ ظلمت یہہ گھٹائین کبتک

مین بھی مشتاقِ نظارہ ہون خدارا مجھے
آپ خیر وسے کرینگے یہہ وفائین کبتک

ضبط کی تاب نہین باقی ہمارے دل مین
غمِ ہجران نہین اتنو چھپائین کبتک

دل مین رہتا ہے شب و روز اسکا ایک غم
اپنے دربار مین ہمکو وہ بلائین کبتک

شہ رشیدِ دو جہان عرضیہ میری سنیے
ہونگی معصوم پہ دوری کی جفائین کبتک

غزل دیگر

یارب پہونچ وادئ یثرب سفر کرون
خاکِ درِ رسول کو کحل البصر کرون

اگر کچھ ہجومِ شوق مین گریہ سر کرون
عالم کو آہ و نالہ سے زیر و زبر کرون

دل ہے مرا اشتیاقِ مدینہ سے ہی طپان
کیونکر زمینِ ہند مین حضرت بسر کرون

ہوجای شگفتہ میرا بھی غنچۂ دل / دل مین خیال روضئی منور کیا کرون

پہنچای گر شمیم مزار رسول کی / جان کو نیاز لطف نسیم سحر کرون

زلفین بنا اوٹھا کی اپنی وہ چہرہ دکھائی / کبتک غم فراق مین شام و سحر کرون

ہو جای گر قبول تو ہی تحفۂ دو جہان / جان کو مین نذر حضرت خیر البشر کرون

حضرت غم فراق سہا جاتا نہین / کیونکر بیان شدت درد جگر کرون

اپنی ہی در کا کیجیو حضرت گدا مجھی / کبتک مین آہ و نالہ یہان دربدر کرون

یارب ہو اب مراد مری دل کی حصول / ہر وقت سوی گنبد اخضر نظر کرون

حضرت شہید حق کی توسل سی مدعا / معصوم عرض حضرت خیر البشر کرون

غزل دیگر

حبذا اصلی علی صدر العلی یہی تو ہین / تاجدار ہل اتی شمس الضحی یہی تو ہین

جلوۂ نور خدا بدر الدجی یہی تو ہین / دیکھیی حضرت محمد مصطفی یہی تو ہین

لیلۃ المعراج مین کہتی تہی سب جبرئیل / جنکا طالب ہی خدا وہ مہ لقا یہی تو ہین

کر رہی ہین انبیا آپس مین سب یہ گفتگو / ہم مین عالی مرتبہ پیش خدا یہی تو ہین

حاملان عرش نی دیکھا جو آتی شب کو / کہتی تہی سب صدر ایوان دنا یہی تو ہین

دستگیر بیکسان چارہ ساز عاشقان / شافع کل عاصیان روز جزا یہی تو ہین

مقتدای انبیا و پیشوای اولیا / بادشاہ دوسرا خیر الوری یہی تو ہین

محفل میلاد مین ہوتا ہی اونکا ظہور / کچھ بصیرت چاہیی وہ مہ لقا یہی تو ہین

پہر تسکین کہتی ہین معصوم کو شاہ رسید / جنکا خواہان دل ترا وہ دلربا یہی تو ہین

غزل دیگر

ہی محفل مین جو حضرت کی سمائی ہوتی / مست آنکہون کی لب فرش بچہائی ہوتی

جہان نثار کروں فدا جان ہیں کہ سینا در
چل مدینہ کو بلایا ہی تجھی حضرت نو
زندہ ہو جاتا ابھی کشتۂ فرقت ہی جو
غش پہ غش آتی ہین فرقت مین ہر
روضۂ حضرت محبوب خدا پہ ... بیٹھی ہو
ہوتا سر سبز ابھی مرا نخل امید
آستانہ جو تجھی کا مجھے ملتا اکسیر
ہفت اقلیم کی دولت کو سمجھتا ناچیز
چشم یعقوب کی بینائی بجا تی ہر گز
پہچلی ساتھ رشید و جہان ...

آپکے حضور ... تو دکہیا آئی ہوتی
مجھے ... سنائی ہوتی
لب ... تو ... بینائی آئی
ہو ... عاشق شیدائی ہوتی
یہ غزل کا شر ... جہین سنائی ہوتی
وہ ہی سبز ی گنبد نظر آئی ہوتی
شش مہتاب جبین اپنی دکھائی ہوتی
جسکو حاصل در حضرت کی گدائی ہوتی
خاک پا آپکی آنکھون مین لگائی ہوتی
کاش ... معصوم یہ امید بر آئی ہوتی

مثنوی

رشید جہان عرض ...
انا ... فخر ... شاہ
محمد محمد ہی ورد زبان
تڑپتا وہ فرقت مین کیتک
شب و روز رہتا ہی مضطر وہ
نہین اوسکو راحت ... ایکدم
سمجہا کام ہجران ... اوسکا تمام
جو آتا ہی اوسکو خیال وصال
وہ حاضر مواجہ مین ہوتا ہم
وہ چوکہٹ ... رکہکی ... سر کو
تڑپ ورد رہتا تہا او سر کرم
تہا اوسکی آنکھون ... ہر دم

حضور ... رسول خدا ...
غریب ... حامی ... بیچارہ
وظیفہ ہی اوسکا یہی تمام
شہا حال خستہ وہ کس کو کہی
تڑپتا ہی فرقت مین شاہ جہان
خدا کی لیی اوسپہ کیجی کرم
ہی رحمت تمہاری یہی خاص و عام
تو ہو ... صدقہ اوسی ... کمال
بصد شوق پڑہتا صلوٰۃ و السلام
وہ کہتا کہ مجھپر بھی ... لطف ہو
نظر لطف کی اوسپہ بھی دم بدم
زبان پر فغان ہی فغان ہی فغان

گدا ہو فخر عالم شفیع الوریٰ
مرا ... عرض ... مشغول
سمی وہ حضرت معصوم
وہ ہی آپ جان ... فدا
گذرتی ہی اوسکی بصد اضطراب
گدا ہی تمہارا تمہارا غلام
پڑی اوسپہ رحمت کی گر ... نظر
حضوری وہ اپنی جو کرتا ہی یاد
وہ قبر مقدس کو ہونا نثار
وہ الطاف عالی جو ہوتی ہی یاد
وہ الطاف عالی کو سب یاد کر
نہین چین اوسکو نہین ہی قرار

حبیب الٰہی شہ دوسرا
کہ ہی ایک عاشق تمہارا ملول
جدائی سی بیحد وہ مغموم ہی
کرم اوسپہ کیجی رسول خدا
جدائی کا رہتا ہی ہر دم ...
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
تو ہو جای حاضر ابھی آنکر
وہ رہتا مدینہ مین دل شاد
فدا جان کرتا وہ لیل و نہار
کرو اوسکی کیا اب وہ شرح و بیان
تڑپتا ہی ہر دم وہ خستہ جگر
وہ کہتا ہی ہر دم شہ مرسلین

ہوئی مدینہ مین تکلف اپنی حضور
ملا کر مدینہ مین مجکو شتاب
عطا دیکھون وہ جلوہ تو ہو کر فنا
مبارک اور جلوہ دکہا کر مجہی
کبھی آستانہ پہ سر کو جہکا
نہون تا بمردن سپہر حضور
دم آخرین تک رہون مین یہین
ضریح مبارک مین مدفون ہون
اللہ روضہ حضرت کی ہر دم رہی
ہوئی دوست سارے ہمیشہ یہ ساتہ

شب و روز غم ہی کہان ہی مدور
دکہا دیجیی اپنا جلوہ جناب
شہا جان کردون مین تجہ پر فدا
مقام بقا مین اوٹہا کر مجہی
یہی عرض کرتا شہ دوسرا
نہون آستانہ سی ہرگز جدا
نجاون مدینہ سی ہرگز کہین
یہین محشر مین حضرت کو سعد ہو
درِ قصر عرفان کا او سیر کہلی
بدست مبارک رہی میرا ہاتھ

خبر لیجیی اب میری رسول
اوٹہا کر شہا اپنی حسن نقاب
نہ باقی رہی مجہ مین ہرگز شعور
کبھی عشق مین ہوتا کبھی ہوشمند
تمہارا ہون منہ تشنہ ہجر و سرور
نہین تاب نہین مجکو تاب فراق
دم واپسین تیرا ہو نام ہو
مریدا اہل اولاد سارے حضور
رہین ساتہ میری محفوظ و امان
ہون معصوم کی سب مراد حصول

مرادین طلب تھین تو دعا ہو قبول
یہ مجھ کو بسرفع حجاب
جو دیکھون تو ہون ایک دریا کو
کبھی بھر دریا اور کبھی جو شیر
رہی اب عنایت کی مجہ پر نظر
مجہی بس حضور تیکا ہی اشتیاق
زبان پر محمد کا بس نام ہو
رہین ساتہ میری یہ ہون مجہی
بدنیا و عقبی شہ انس و جان
بحق امامین زہرا بتول

ختم تالیف روز دوشنبہ تیرہوین ذیقعدہ ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ ہجری بلدۂ مصطفے آباد عرف رامپور افغانان مین اختتام کو پہونچی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۞ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۞

تقریظ رنگین قلم اعجاز رقم طوطی بوستان فصاحت و بلبل گلستان بلاغت ملجائ مصدر علم و تقوا منبع صدق و صفا مولوی محمد حسین صاحب مرادآبادی متخلص بہ تمنا سلمہ اللہ

زہی رسالہ شریفہ و مقالہ منیفہ کہ آئینہ اولیا نما است و دفتر صدق و صفا سفینہ اتقیاست و صحیفہ اصفیا معتقدان طریقت را عقیدت افزاست و منکران را ہدایت فرما مخبر احوال کملاست و صیقل مرآت دلہا خورشید روان تابش ہا دہست و عینک دوربین عباد بدر شبہای سالکان است و مہر روزہای طالبان انیس خلوت گزینان طریقت است و جلیس محفل نشینان شریعت نو خط عذار شاہد سلوک است و منظور انظار عابد سالوک سرو بستان را راست بازیست و ہمت دستان را سامان دلنوازی رنگین نگاہ رسائی پارسایان را سرمایۂ دلربائی مخزن اسرار واصلان مطلع الانوار مقربان نسخۂ ذکر خیر پیرانست و حرز جان اہل عرفان ہر صفحہ اش گلزار عرفانست

عرفانست و هر سطرش ابروی جمیله ایقان هر دایره اش مهر درخشان رهنمای ست و
هر نقطه اش اختر تابان پارسائی هر الفش انگشت شهادت تحقیق است و هر کشش حروفش
کمند گردن تدقیق هر لفظش گلدسته بستان ارباب اقبال است و هر معنیش جان پسند صاحبان حال
بین السطورش نهار کوثر تشنگان کمال است و راه روشن رهروان منزل وصال
سفیدی او روشنائی چشم سحرخیز شعاران است و سیاهی او سرمه بصیرت شب زنده داران
افتتاحش فتح باب اشارات هدایت است و اختتامش ختم امارات ولایت تصنیف لطیف
عالم و عامل و معلم علوم شریعت و طریقت سالک و هادی مسالک معرفت و حقیقت قدوه
مشایخ زمان زبده فضلای دوران خلف اصفیا وارث اولیا موصوف عرفان محمد علیا

منبع صدق و صفا شاه محمد معصوم
منهل حلم و حیا شاه محمد معصوم

احمدی فقر ز میراث اکابر دارد
یادگار کبرا شاه محمد معصوم

یاد حق هیچ نبی شغل هدایت دارد
روز و شب صبح و مسا شاه محمد معصوم

صورتا خادم سوسیش بود و در معنی
خادم خیر ورا شاه محمد معصوم

از سر سایه الطاف عمیم رحمان
آمده بر سر ما شاه محمد معصوم

از تقاضای کمال شرف ذات آمد
قدردان شه فنا شاه محمد معصوم

بود در هند ز دست جهلا فقر خراب
قصر او کرده بنا شاه محمد معصوم

جد و فرجد حمیداشت سعید دوران
جانشین سعدا شاه محمد معصوم

با جناب شه او رنگ تدلی دارد
جان هم دل وقف ولا شاه محمد معصوم

فقر را کرده غنی از فقرای هندی
بخشدش برگ و نوا شاه محمد معصوم

جملگی فضل و کمال آمده موروثی او
جانشین کملا شاه محمد معصوم

حافظ و عالم و صوفی و حقایق آگاہ — مقتدائے علما شاہ محمد معصوم

صاحب جود و سخا مظہر انعام و عطا — چارہ ساز غربا شاہ محمد معصوم

جود نازد بکفش خلق بطبعش نازد — حق شان کردہ ادا شاہ محمد معصوم

پست دارد بتواضع سرِ عالی رتبت — سرفراز دو سرا شاہ محمد معصوم

ہمتش بین کہ بہ نیروے فروغ باطن — ماہ ساز ذرِ سہا شاہ محمد معصوم

حل کند نکتۂ دیرینۂ اہل عرفان — ترجمان قدما شاہ محمد معصوم

ببری قوت اگر ضعف بیاری پیشش — دستگیر ضعفا شاہ محمد معصوم

ذات او ہست پے علم و تصوف ملجا — حامی شرع و ہدا شاہ محمد معصوم

آمدہ بدر بظلمت کدۂ ہندستان — سوے حق راہ نما شاہ محمد معصوم

صورتا باقی و بینم کہ بمعنی دارد — در بقا عین فنا شاہ محمد معصوم

اے تمنا بہ تکلف نستودم کہ بود — لایق مدح و ثنا شاہ محمد معصوم

تقریظ دلپذیر نونہال بوستان شاعری غنچۂ نوخیز سخنوری عزیز از جان حافظ احمد علیخان صاحب متخلص بشوق رامپوری سلمہ الملک العلی

حمد اوس نخلبند ان گلستان دو عالم کو سزاوار ہے جسنے صرف ایک دو حرف حکم کن مین بساتین کو خیابانہاے مقصود سے آراستہ و گلہاے مراد سے پیراستہ کیا چمنستان حقایق مخلوقات کو مذاق معرفت اور اشتیاق کیفیات مواصلت دیکر مخمور بادۂ بہار حدایق سودت اور سرشار رونق ریاض محبت فرماکر ہر مادہ ذہن ذوق خمیر خلقت کرکے اوسکے مذاق مین شغل خاص اوسکی لئے پیدا کر دیا۔ نعت کے بیش بہا موتی اوس خان جہانیان

اور مطلوب روحانیان کر وضہ معطرہ و منورہ پہ نچہاور کے قابل ہین جسکی آب تاب
ہنگام ہین ہر ذی ہوش دولت جاوید کے پہول پھلے چمنستان کی خوشا چینی کا
آرزو مند ہی نور آفتاب جہانتاب رسالت بسبب قرب شام قیامت کیا دکہاتا ہے
شام کے قریب اوسکی نورانی اور چمکیلی شعاعونکا جہلملانا مسافران بادیہ غربت کو
کالی کالی شام مصیبت کی آنیوالی بلا سے ڈراتا ہی سطح مشرق سی تاریکی کا دمبدم
بڑہنا شب تاریک کی بلا خیر سوجہین اوٹہنی کی وحشت انگیز خبر سناتا ہے ایسے
ہیبول وقت مین کسی گم گشتہ بیابان بلا کے دل سے پوچہنا چاہیے کہ سنسان
جنگل مین ہوا کے پرزور جہونکے گنجان جہاڑیون مین ٹکرا ٹکرا کر کیسی ہیبتناک
آوازین پیدا کرتی ہین - اور کسی غمزدہ شکستہ خاطر بے یار و مددگار کی نازک
دل پر اون سخت اور ہیبناک آوازون سے کیسا صدمہ پہنچتا ہے آفتاب
رسالت کے پرانوار شعاعون نے ایک مدت ہوئی کہ اسلامی دنیا کے مسافرون کی
آنکہین محروم ہین البتہ اون پرنور شعاعون سے جو ذرے روشن ہو چکے تھے وہ کبھی کبھی
جگنو کیطرح ضرور مشتاق آنکہونکا نور بڑہانے مین کمی نہین کرتے لیکن افسوس افسوس
جہالت کی تاریکی نے چاردانگ عالم کے سطح مین اپنا ایسا سکہ بٹہلالیا کہ اب وہ
روشنی بھی روز بروز کم ہوتی جاتی ہی جسکے باعث سی مذہبی گلشنون مین جو عارضی خار
پیدا ہو گئے وہ بھی گل سرسبد ہنر کا دعوی کرنے لگے اور پرانوار آنکہین اون
کانٹون کے چننے مین ایسی ہی مصروف ہین جیسے کبھی اصل پہولون کے چننے مین
مشغول تھین اہل اسلام کی دستگیری اور ہمدردی کا شاید اس وقت سے بہتر کوئی موقع نہین
ہوا اسلئے کہ تشنہ لب اسلامی صورتین پانی کی خواہش مین سیراب ہر دو

رہی ہین الحمد للہ والمنۃ کہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین نونہال گلشن شریعت نوبادہ چمنستان طریقت عالیجناب فضیلت مآب مولانا شاہ محمد معصوم صاحب نقشبندی مجددی ادام اللہ تعالیٰ ظلہم علی رؤس الطالبین نے اس مذہبی جہاز کو خیال باطل اور تصور عاطل کے گرداب سے بچانیکی پوری پوری کوشش فرمائی او صحیفہ مبارک سعید البیان فی مولد سید الانس و الجان تالیف لطیف تاج العلماء الراسخین و زبدۃ الاولیاء العارفین قطب جہان غوث زمان جناب حضرت شاہ احمد سعید دہلوی نقشبندی مجددی نور اللہ مرقدہٗ کو مشتہر فرمایا عاشقان صادق رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ رب المشرقین والمغربین کو مژدہ ہو کہ اب معاندان راہ اسلامی کو دہوکا دینے کا کوئی موقع نہین رہا اور اہل اسلام نے اوس راہ غیر مستقیم سے نجات پائی جسکا باعث وہ میلاد خوان جاہل تھے جنہون نے اپنے رونق بازار کے واسطے روایات ضعیفہ یا موضوعہ کو شامل ذکر خیر میلاد کرکے اپنے اور سامعین کے لیے درد اک اعمال مین عمارت کی نیو ڈالی تھی انہین وجوہ سے اسلام کے اتفاقی اصول مین مخالفون کے اختلافی درخت جڑین پکڑتے گئے۔ سبحان اللہ کس تحقیق و تدقیق سے روایات صحیحہ کے دُر شاہوار سلک تحریر مین پروئے ہین جنکے دیکھنے سے آنکھین علحدہ جذب نور سے جھپکی پڑتی ہین اور دل الگ محو لذات ظہور تاثیرات روحانی ہین۔ مخالفین ذکر میلاد شریف کی جہالت کیبہرے ہوئے دلونکی صفائی کو حضرت نے ایک رسالہ جدید تالیف فرماکر شامل کیا ہے جسکا نام احسن الکلام فی اثبات المولد و القیام ہے۔ کہان ہین وہ کور چشم جو باوجود دعوی اتباع سنت نبوی اس ذکر خیر سے مانع ہین آئین۔ دیکہین۔ اور اپنے اقوال و افعال سے پشیمان ہون۔ آہ آ گمراہون

بوجہ نقصان محبت حضرت محبوب رحمان سردار دو جہان کہ موجب نقص ایمان ہے
کس دلیری اور بیجگری سے نافہم مسلمانونکو مراتب عالی پر فائز ہونے سے روکا
اور کیا کچھ اپنی طبعزاد عقائد کے فیصلون پر افتخار ہی۔ افسوس تو یہہ ہی کہ یہ جوہر
بے بہا معدن ضمیر سے دیر کو نکلے ورنہ مخالفین کو اسقدر بھی جرأت نہوتی۔ آخر
مین وہ نادر تحفہ حضرت کی تالیف جدید کا شامل ہی جسکا نام **ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین**
ہی۔ یہ انمول ہیرے ہین جسکو دیکھنے کے لئے مسلمانونکی آنکھین ہمیشہ منتظر رہتی ہین
اہل اسلام کی قدیمی تاریخ دانی کا شعبہ جسکو تذکرہ یا ترجمہ کہا جاتا ہے اونھین صفحونکو زیب
بہترین اذکار مین سی کل تین ہی ذکر ہین اول خدا کا ذکر پہر اوسکے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کا اوسکے بعد اون لوگونکے اذکار شریف جو اپنی کلی وجزی
خواہشونکو محبت خدائے تعالی وعشق حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مین فنا
کر چکے اور مروج احکام شریعت ومعارف حقیقت ہوئے اس نسخہ متبرکہ مین
یہ تینون معاجین مختلف الہیئۃ ومتفق الخاصیۃ ایک ہی جگہ جمع ہین۔ اے اللہ تو
سب مسلمانونکو توفیق عطا کر کہ اونکی بے نور آنکھین مرتے وقت تک اس مجموعہ
متبرکہ کی سیر سے کسب نور کرتی رہین اور ہر فرد بشر دل کی طرح اپنی پہلو مین
اسکو جگہ دے۔ آمین۔

قطعہ تاریخ ریختہ قلم جواہر رقم مصدر علم وحیا مظہر حلم وذکا جامع الکمالات سحر البیانی واقف دقایق سخندانی استاد بےنظیر جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بامیر لکہنوی سلمہ الملک القدیر

معصوم صفت شاہ محمد معصوم	فرزند رشید شاہ حق آئین کا
ہے نور جسم و سعید کونین	کیا حوصلہ ہو زبان کو تحسین کا

لکھین چھپوائین وہ کتابین اوسنے — ہے جن سے فروغ دیدۂ حق بین کا
رنگین ہین مضامین ہدایات ایسے — ہر صفحہ ہے رشک دامن گلچین کا
تاریخ کی جستجو سے جب تھی تشویش — کیا حال کہون آپنے دل غمگین کا
حیرت یہ ہوئی کہ ہین اور اسکی تاریخ — ہے نقد [illegible] تحسین [illegible] کا
خجلت ہوئی بے بضاعتی سے اپنی — تقدیر کو پھیلے دیر تک [illegible] کا
آخر کہا دل نے کہ تعمیل ہے فرض — عصفور کو پاس چاہیے شاہین کا
تب مینے کہا مصرع تاریخ امیر — مجموعہ تبرکات اہل دین کا

[illegible]ھ

نتیجہ تاریخ منظومہ شاعر عذب البیان ماہر فنون زبان سالک مسلک مستقیم منشی امیر اللہ صاحب متخلص بہ تسلیم سلمہ الکریم

فخر جہان وہ اکمل نیکو صفت قدسی سیر — سر چشمۂ علم و ہنر دریائے اسرار قدم
راہ خدا کے پیشوا پیرو جو ان کے رہنما — شمع شبستان ہدیٰ نور مہ فیض اتم
سلطان اقلیم بیان شیرین سخن شیرین زبان — اسرار دان حضرت میان معصوم ہر رہ حکم
لکھا رسالہ اک نیا ترتیب مجموعہ دیا — حالات و ذکر اصفیا فرمائے خوبی سے رقم
اول مین تعریف نبی میلاد حضرت کی خوشی — تصنیف فخر ہر ولی احمد سعید ذی حشم
دوم رسالے مین لکھا حال کمال ازکیا — اسلاف کی مدح و ثنا یعنی اب وجد کی شیم
کیا کیا سوم مین ہے تمام اثبات میلاد و قیام — تا ہو مفید خاص و عام تعظیم حضرت ہو نہ کم

چھپ کر یہ مجموعہ ہوا مشہور حسیدم جا بجا
کہنے لگی طبع رسا لازم ہے کچھ کرنا رقم

تسلیم وقت فکر کیا تاریخ کا مصرع ملا	نایاب زیبا ہے چھپا مجموعہ نفیس [illegible]

قطعہ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک منشی محمد اصغر علی صاحب تلمیذ رشید منشی امیر احمد صاحب لکھنوی سلمہ الملک [illegible]

عجب سلادیہ چھپا پا گیا ہر	مسلمان ہو نگے اسکو دیکھکر شاد	اگر تاریخ لکھنا چاہتے ہے	لکھ اے اصغر سرح افزا دکہ [illegible]

قصیدہ مدح موے مبارک منظومہ فاضل یکتا جناب مولوی محمد حسین صاحب صبا مرادآبادی تخلص [illegible]

ہو کے حضرت کی یہان زیارت — حق کے محبوب کی بشارت ہے
ہو زبان خموش عرفانی — بے صدا حرف خوان حیرت ہے
ذات پاک محمدی سے لگا — حق کا یہ رشتۂ محبت ہے
ہے محبت تو اسکی ہم پر فرض — کہ یہ رب جہان کی سنت ہے
ہے یہ اس در کی رہنما انگشت — جسکی منزل مقام حیرت ہے
بول اوٹھے گا ابھی انا الحق — اسکی صورت سے یہ ملاحت ہے
قصر حسن حبیب حنان کا — ایک زیبا ستون رفعت ہے
نور حق ہو سیاہ پردۂ چشم — دیدۂ بے پردہ کسکی طاقت ہے
اس مقدس کے رہگذر کی ہوا — فصل دے مین نسیم جنت ہے
اہل دل گوشۂ تہ دلی کا — حاصل اس سے بھی فیض صحبت ہے
خاص حضرت سے ہے سند اسکی — واسطہ اک لی امت ہے
مشک عنبر تو پاس بھی نہیں — عطر قدسی کی اسمین نکہت ہے
اسکے خلوت کدے کی ہے ارشاد — قصر اسلام کی مرمت ہے
جس مکان مین گذر ہوا اسکا ہو — وہ مکان لائق زیارت ہے
فخر شیخ بہائی اسکی مدت سے — عرشیونکی سی شان و شوکت ہے
نعت مین ہو فصیح لاثانی — شعر مین مایۂ فصاحت ہے

سبز ہی بخت ہین ایزدی پاک — جمع ہے اور یہ اسکی صفت [illegible]
جسم پاکیزہ ہو کے اطہر کا — رشتۂ جان پاک عفت [illegible]
نہ مجازی ہے اسکی محبوبی — حب خالق یہان حقیقت [illegible]
بہر آب حیات یمانی — ظلمت آباد ملک حیرت [illegible]
صنعت ایزدی کا ہے یہ لطف — فضل خالق کی یہ اشارت [illegible]
سبز رنگی کا حسن جسم کے ساتھ — [illegible] بخشش [illegible]
مصحف روے مصطفیٰ کا — خط جدول [illegible]
ہو کے حضرت نے عظیم الشان — عظمت اسکی سب سمجھ [illegible]
جز خدا قدر اسکی جانے کون — بے قدر اسکی [illegible]
ایسی نعمت کہا ہے جنت مین — یہ مکان رشک قصر [illegible]
رحمت حق سے جسکا پایہ ہے — کہ یہ مفتاح گنج رحمت [illegible]
ہوسکیگا بھلا غلام اسکا — کبھی مشک ختن کی [illegible]
دشت ایمن کی نخل کا ہمسر — ایمن اور نخل بھی [illegible]
بال بانکا نہو گا اوسکا کبھی — جو کہ اسکا کفیل نعمت [illegible]
ہند مین یہ جو آیا ہے تحفہ — کیسی پاور بھاری [illegible]
لذت ان نعمت کی ہو نگی — منہ تو منہ دلمین [illegible]

ہے یہ لاکھوں صفت کی ایک صفت
مجھ سے بیکس سے ہو ثنا خوانی
کہ یہ مو ہے نبی رحمت ہے
اسکے اعجاز کی کرامت ہے
اسکا صانع ہے ذو الجلال قدیر
اے تمنا یہ دولت نایاب
اسکی مدحت اور اسکی مدحت ہے
شاہ معصوم کی عنایت ہے

مثنوی مدح موے مبارک ریختہ قلم عنبر رقم جناب مولوی محمد حسین صاحب متخلص بہ تمنا

مرحبا اے موئے جسم مصطفا — مرحبا اے شاخ نخل اصطفا
مرحبا اے موئے جسم جان بیز — مرحبا اے موئے شاہ مرسلین

مرحبا اے موئے بدر صد جا — مرحبا اے موئے شمس صد ضحا
مرحبا اے موئے فخر الانبیا — مرحبا اے آیت خیر الورا

مرحبا اے موئے ہادی سبل — مرحبا اے آیت مقصود کل
مرحبا اے آیت جان جہان — مرحبا اے آیت ایمان جہان

مرحبا اے آیت نور احد — مرحبا اے آیت لطف صمد
مرحبا اے پردہ راز نہان — مرحبا اے رونق بزم مکان

مرحبا اے مرجع روحانیان — مرحبا اے مقصد ایمانیان
مرحبا اے سید سادات دین — مرحبا اے خادمت روح الامین

مرحبا اے عنبر فیض کریم — مرحبا اے ہم قمر و ہم رحیم
مرحبا اے سرو بستان ہدا — مرحبا اے خستہ جانوں کی دوا

مرحبا اے مشکین طلسم گنج راز — مرحبا اے وجہ ناز سرفراز
مرحبا اے نسبت ایمان استنیر — مرحبا اے حرز بازوے یقین

مرحبا اے رحمت رب کے قلم — مرحبا اے رفعت حکم علم
مرحبا اے شمع بزم معرفت — مرحبا اے چشمہ سار رحمت

مرحبا اے پردہ قدسی جمال — مرحبا اے شاہد وصل مثال
مرحبا راہ جنان معرفت — نردبان آسمان معرفت

مرحبا رحمت کے سامان مرحبا — مرحبا عظمت کے نشان مرحبا
مرحبا دلکی تسلی مرحبا — مرحبا جانکی تشفی مرحبا

رونق افزا تم ہوے جسکے یہاں — یہ زمین ہے عرش بیت [illegible]
جب سے حاصل یہ تمہاری دید ہے — جان و ایمان چشم و دلکی عید ہے

جان تمہارے دید سے بس شاد ہے — خانہ ایمان بہت آباد ہے
یہ جو زائر ہیں تمہارے سیر [illegible] — بولیوں ہیں حشر میں انکو میان

جسکو ہو اذن شفاعت عام ہے — انکا بھی تمنی ذرا کچھ کام ہے
بخشش حق انکی شفاعت سے ہو — اس تمنا کی خبر بھی لیجیو

جب شفیع المذنبین ہو دین شفیع — انکے بھی سفارش اے رفیع
صد صلوٰۃ و صد سلام [illegible] — سر تو و مولا کے تو اے سرفراز

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب ذکر السعیدین فی سیرۃ الوالدین تصنیف شریف سیاح بیدار شریعت سیاح بحر طریقت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عالیجناب فضیلت مآب جناب حضرت شاہ محمد معصوم صاحب نقشبندی مجددی دام اللہ تعالیٰ ظلہم بتاریخ یازدہم ماہ مبارک شعبان سنہ ۱۳[illegible] ہجری بقلم نادر رقم منشی محمد علیخان عرف دولہ خان تلمیذ رشید جناب مولانا الہی بخش صاحب مرجان رقم رامپوری - در مطبع مظہر النور متصل مسجد [illegible] بحلیہ طبع آراستہ و پیراستہ گردید - اے اللہ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس تحفہ نادر [illegible] کر صفائی قلب حاصل کریں آمین [illegible] کوئی صاحب بدون اجازت اس فقیر کے قصد طبع نکریں